الہنود

حصہ سوم الثالث

یعنی تاریخ الہند کی تیسری جلد جسمین حالات ہنود درج ہین

اور جسکو

مرزا احمد کاظم برلاس مرادآبادی نے اپنی دس برس

کی کوشش مین کمال تحقیق کے ساتھ تالیف کیا

اور

مطبع گلزار احمدی واقع مرادآباد مین طبع کرا کر اپنے

دفتر سے شائع کیا

قیمت فی جلد عمہ ایکروپیہ — پہلی مرتبہ ۵۰۰ پانچسو جلد

جسقدر نسخہ مطلوب ہون ذیل کی پتہ سے طلب فرماوین۔

مرزا احمد کاظم برلاس محلہ مفتی ٹولہ مرادآباد

جلد چہارم زیر طبع ہے

جلد سوم الہند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیر و حرم مین ایک سی ہی ہین پرستشین — اوس بت کے پوجنی کا نکالینگے طور اور

پہلی روشن زمانے نے بدلی تو کیا ہوا — کرتے ہین انجلا کے سمجھنے مین غور اور

اشاعت مذہب بودہان

اصل بودہ کے مذہب نے اپنے شیوع کے زمانہ سے برہمنی مذہب کے ساتھ جہگڑے اور تنازعہ پیدا کرتے کرتے آخر کو ایسی قوت حاصل کرلی کہ تخمیناً ایک ہزار برس تک ہندوستان مین اپنا رنگ جماے رہا۔ اس ترقی کے زمانہ مین برہمنون کا اعزاز بالکل گہٹ گیا اور لوگون کی نظرون مین اچھی طرح ذلیل ہوگئے گویا اس مدت مین برہمنون کو زندگی دشوار ہوگئی تھی بودہ کا سب سے بڑا یہ اصول تہا کہ تمام بنی آدم یکسان ہین سب کو برابر تعلیم ملت دینا چاہئے مذہبی امور مین سب کا حق برابر ہے۔ چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا۔ لیکن ظاہر ہے کہ طبائع اور خصائل تمام بنی آدمون کی یکسان نہین

اور ہر دل مین خداوند تعالی نے ایک ظرف عطا فرمایا ہے یعنی ایک ایسی قوت دی ہے کہ ضبط اور برداشت اور ہر قسم کے مناسب امور دریافت کرنیکی قابلیت اوسمین ہوتی ہے چونکہ طبائع مختلف ہین لہذا یہ قابلیت بھی باعتبار مقدار کے سب مین یکسان نہین ہے کسی مین زیادہ ہے اور کسی مین کم کوئی رموز اور اشارات اور رازداری کی لائق ہے کوئی اس قسم کے بوجہ کا متحمل نہین لہذا رموز مذہب سے ہر کہ و مہ واقف ہوکر رائے زنی کرنے لگا اور اصول ملت پر اپنی کمزور عقل سے چھوٹی چھوٹی اور ضعیف دلائل قائم کرکے غور و فکر کرنے لگا جو امر اوسکی عقل مین نہین آیا اور اوس سے پوری دلچسپی نہین ہوئی اوسکو چھوڑ کر یا اوسمین اپنی ناکافی سمجھ کے موافق ترمیم کرکے کاربند ہوا۔ اسیطرح طبائع مختلف ہونیکے سبب صدہا باتین بے بنیاد ملت بودہ مین شامل ہوگئین۔

یون تو گوتم کی زندگی ہی مین اوسکے مروجہ اصول مین لوگون نے دخل دینا اور اپنی رائے شامل کرنا آغاز کردیا تھا (جیساکہ دیودت اور اجات شترو وغیرہ کی تسمین نظر سے گذری ہین) مگر گوتم کی وفات کے بعد تو اس سلسلہ کی ایسی بنیاد جمی کہ جسکا نتیجہ خاص مذہب کے واسطے بہت برا ظاہر ہوا۔ چنانچہ دو سو برس کے اندر مذہب بودہ تمام نئے خیالات سے آمیز ہوگیا اور یہ نئی باتین بڑہتے بڑہتے اسقدر چھا گئین کہ اصل اصول

ملت بالکل چھپ گئیے اور لوگون کا عملدرآمد زیادہ تر ان نئی باتون پر ہی رہ گیا۔ حالانکہ اس کی انسداد کے واسطے جلسہ کیے گئے راجاؤن نے سختیان بھی کین مگر مذہبی آزادی کے سبب پورا پورا یہ رواج بند نہوا۔
مؤلف۔ دنیا مین جسقدر مذاہب برباد اور ضعیف ہوے ہین اگر اُن کے ضعف کا سبب دریافت کرنے مین کنج کاوی کیجاوے تو محقق کو ظاہر ہوجائیگا کہ ہر ملت کی خرابی کا باعث یہی نئی باتین ہوتی ہین جو در اصل مذہب سے الگ ہوتی ہین مگر پیروون کے برتاؤ مین آتے آتے ایسی قوی ہوجاتی ہین کہ اصول ملت شکستہ اور ضعیف ہوکر انہین پردا ورد آنظر آتا ہے اور اونکے پیرو زمانہ کی چال وچلن یا قومی ننگ وعار یا مغلوبی یا اور اسی قسم کی بلاؤن مین مبتلا ہوکر اصول سے روگردانی کر کے ان نئی اور مہمل اور بے سود باتون کے ادا کرنے پر مجبور ہوتے ہین چونکہ یہ نئی بندشین اکثر غیر مدلل اور ایسی پوچ ہوتی ہین کہ بہت تہوڑی چون وچرا کرنے سے ٹوٹ جاتی ہین اس وجہ سے ایسی باتون کے پابند اور پیرو دوسرے مذاہب کے لوگون کے سامنے ذلیل اور ضعیف الاعتقاد بنجاتے ہین جسکے سبب خود اونہین کی نظرون مین اونکا مذہب غیر مستحکم اور حقیر ہوجاتا ہے اور ایسے لوگ اپنے مذہبی امور کے برتاؤ مین کم متوجہ ہوتے ہین بالآخر ایسے ہی ضعیف الاعتقادون کی بدولت قومون اور جماعتون کی

مذہب نکل جاتا ہے۔ اور لامذہب انسان رہ جاتے ہین۔
ان نئے خیالات کی ترقی کے زمانہ ہین برہمنون کو موقع ملا۔ اونہوں نے
تہوڑے دلائل عقلی سے مذہب بودہ کے پیرودن کے دلون ہین (ان
باتون کی طرف سے جنکو وہ لوگ اپنا مذہبی اصول تصور کیے ہوے تہے)
شکوک پیدا کر دیئے اور جب شکوک پیدا ہو گئے تو مذہب کی بیوقعتی
پیرودن کے دلون ہین جم گئی۔ اور کچہ کچہ لوگ اوس عقیدہ سے برداشتہ خاطر
ہو کر پہر برہمنی ملت کی طرف متوجہ ہونے لگے اس موقع کو برہمنون نے
غنیمت جان کر تالیف قلوب کرنی شروع کی اور تالیف قلوب کیواسطے بہی
کچہ نئے اصول قائم کرنے پر مجبور ہوے اور ایک نیا مجموعہ تیار کیا گیا۔
اس نئے مجموعہ کا نام پوران رکہا گیا برہمنون نے اس وقت ہین نئے
طور پر اشاعت مذہب کرنی شروع کی یعنی پہلے وید کے عقائد سے اب کچہ
بدل کر پورانون کے مضامین اور احکام اصل وید کے احکام سے
اگر بالکل علیحدہ نہین ہین تو بالکل اونکی مطابق بہی نہین ہین بہت سی
باتین وید کی مخالف ہین بہت سی احکام ایسے ہین جو وید ہین نہین تہی
انہین نئی باتون کی وجہ سے برہمن بودہ مذہب پر غالب آئے چنانچہ
تاریخ بدیع ہندوستان ہین بہی جوکہ قوم ہنود کے ایک لائق
شخص کی تصنیف ہے اوسکے صفحہ ۱۳۱ ہین بحوالہ دیگر کتب مذہب ہنود

تحریر ہے کہ جبکہ بودہ مذہب کمال ترقی پر تہا تو اگنی کنڈ[1] سے چار چہتری پیدا ہوئے جنہون نے بودہ مذہب کو نیست و نابود کیا اور دوبارہ وید کا مذہب پہیلایا مگر پہلے سے اوسکی حالت بدلکر نئے ڈہنگ پر اشاعت کی یعنی پوران مت جاری کیا۔ اور وہ زمانہ جسمین پوران مت جاری ہوا راجہ بکرم سے (جسکا سمت جاری ہے) سات پشت قبل گذرا ہے اور از روے تحقیق کے یہ مدت عیسیٰ سے تین ۳۰۰ سو برس قبل پائی جاتی ہے پس پورانون کا ترتیب پانا راجہ بکرماجیت والیٔ اوجین سے سات پشت پہلے یعنی عیسیٰ سے تین ۳۰۰ سو برس قبل محسوب ہوتا ہے۔ جبکہ برہمنون نے بودہ مذہب کے ساتہ یہ سلوک کیا کہ اوسکے پیروونکو مذہبی اصول کی طرف سے مشکوک کرنا شروع کیا اور اپنی طرف تسخیر قلوب کے آئین جاری کئے تو بودہ مذہب کو سخت صدمہ پہونچا لیکن اسیوقت مین تہوڑے عرصہ کے بعد ایک نہایت دانشمند راجہ اس مذہب کا طرفدار پیدا ہوا جسکا نام اشوک[2] ہے یہ راجہ چندر گپت کا پوتا ہے اسکی سخت گیری اور جابرانہ اصول مذہب بودہ کا رواج دینا

---

[1] (اگنی کنڈ) وہ بید ہیں سادہ اشخاص جو عقل و سمجھ سے بالکل بے بہرہ ہین اس لفظ سے یہ تصور کرتے ہین کہ آگ کے الاؤ سے دو شخص پیدا ہوئے اور یہ ہو نہین سکتا۔ بلکہ اس لفظ کی تعبیر یون ہے کہ اگنی کنڈ سے مراد آتش شجاعت ہے یعنی وہ لوگ ایسے بہادر اور مذہبی خیال کی بابت آتش غضب سے بہرے ہوے پیدا ہوے جنکی ہمت اور جوانمردی کی آتش غضب نے افروختہ ہوکر بودہ لوگون کو اپنی آتشین تلوارون کے شعلون سے جلاکر خاک کردیا۔

[2] اس راجہ کا حال راجاؤن کے حالات کے ساتہ تحریر ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

اور صد ہا قسم کے انتظام ملت بودھ کے واسطے ایک ایسا مضبوط شب
ہو گئے کہ جتنے مدت تک برہمنوں کو سر نہ اوٹھانے دیا اور پھر بودھ مذہب
ترقی کر گیا مگر برہمنوں کے یہ نئے اصول بہی جاری رہے کیونکہ اس
وقت مین ہندوستان کی بہت سی زمین ایسے راجاؤن کے قبضہ مین
بھی تھی جو راجہ اشوک کے مطیع نہ تہے اور برہمنی مذہب کے پیرو تھے۔
جب پوران مت کو ترقی ہو گئی تو مضامین کی آسانی کے واسطے اوس
نئے مجموعہ یعنی پوران کے اٹھارہ حصہ کر لئے۔ اور جسقدر برہمنوں کو استحکام
ہوتا گیا نئی باتین جو زمانہ کی ضرورت کے سبب پیدا ہوتی جاتی تہین
پوران مین بھی زیادہ کرتے جاتے تہے۔

خلاصہ مضامین پوران

بہاگوت - جو کہ فرقہ ہنود مین بہت مستند مانی جاتی ہے۔ اوسمین تحریر ہے کہ
سبحان تعالیٰ آغاز پرکرت (یعنی طبیعت) مین خلعت ہستی سے آراستہ ہوا اور
چودہ بہون (یعنی خلعت) مین ظاہر ہوا۔
لکھتے ہین کہ سب سے پہلا کرہ کرۂ زمین ہے۔ بعض محققان فرقۂ ہنود زمانہ قدیم نے اس
کرہ کی وسعت [۱] پانچ کوٹ جوجن تحریر کی ہے۔

[۱] کوس ایک کروہ جوجن کا ہوتا ہے اور جوجن ایک اور تہائی فرسخ کا ہوتا ہے لیکن ایک اور تہائی فرسخ برابر پانچ میل انگریزی کے ہوتا ہے اور میل ایک ہزار سات سو ساٹھ گز کا۔

اور زمین کے اوپر پانی اور پانی کے اوپر آتش اور آتش کے اوپر ہوا
اور ہوا کے اوپر آسمان اور آسمان کے اوپر آہنکار (یعنی انانیت
اور خودی) اور اوسکے اوپر مہت تت (یعنی مادہ) ہے مہت تت
کے دش درجہ ہین۔ اور اوسکے اوپر خود مبدع تعالی ہے اوسکو پرکرت
(یعنی طبیعت) احاطہ کئی ہوے ہے۔ جو لوگ عارف کا مرتبہ حاصل کیتے ہین
وہ ان سب سی نکل کر اوس بلندی تک پہونچ سکتے ہین۔
دانا زمین مین جمتا ہے پانی اوسکی غذا ہوتی ہے۔ اور آگ سے صورت
حاصل کرتا ہے۔ ہوا کے باعث اوسمین خاصیت پیدا ہوتی ہے۔ یعنی
اوسکا مزاج قائم ہوتا ہے۔ اور آسمان کے سبب صوت کا ادراک ہوتا ہے۔
ان سب اسباب کے مدرک حواس ظاہری ہین۔ اور حس باطنی محل انانیت ہے
اور تجربہ ہے کہ چونکہ ادراک اصوات کا سبب اصلی طبع آسمان ہے۔
لہذا ہوا مدرک صوت و لمس ہے۔ اور تمام اجسام مین روح ہے اور
اور وہ روح ہوا ہے اور حواس کو اوسی سے قوت ہے۔
اور طبع آتش اوسکی صوت اور لمس اور صورت کی مدرک ہوتی ہے۔
اور طبع آب سے شئی کی صوت اور لمس اور صورت اور ذائقہ کا ادراک
ہوتا ہے۔
اور طبع زمین صوت اور لمس اور صورت اور ذائقہ اور سماعت کا باعث ہے

الغرض سبد، تعالیٰ کی جو چودہ خلعت اوپر تحریر ہوئی ہین منجملہ اونکی ہفت خلعت ہے جو کہ جسم کے اوپری نصف حصہ سے تعلق رکھتی ہین یہ کچھ خلعت پیدا ہوی۔ اور باقی نصف نیچے کے حصے سے بھی اوسیطرح سات خلعت کے تین سے بعض مخلوق کا ظہور رہا۔ ان چودہ خلعت سے جو مخلوق ظاہر ہوئی ہے اوسکی تفصیل بھی لکھی ہے مگر ہمنے طول فضول سمجھکر کنارہ کشی مناسب سمجھی۔

دراصل یہ چودہ خلعت اوس رمز کی تفصیل ہین جسکو ظہور ثلثہ تصور کرتے ہین اور ظہور ثلثہ اوس ذات اعظم کی طبیعت سے عبارت ہے جسکو یہ لوگ اپنے عقیدہ کی موافق خدائی تعالیٰ سمجھے ہوی ہین۔

دوسرے مقام پر اوسی کتاب مین بیان کیا گیا ہے۔ کہ حق تعالیٰ سے سبھاؤ یعنی زمان ظاہر ہوا۔ اور طبیعت اور زمان کے اتصال سے پرکرت یعنی خواہش پیدا ہوی۔ اور پرکرت سے مہت تت نے ہستی پائی۔ اور مہت تت مادہ کو کہتے ہین اس مادہ سے تین اہنکار یعنی خوبیان ظاہر ہوئین۔ اور اون خوبیون کے نام۔ ساتک۔ راجس۔ تامس ہین ساتک سے قوت عقل مراد ہے۔ اور راجس جذب ملائم کو کہتے ہین جس سے شہوت مراد لیجاتی ہے۔ اور تامس دفع منافی کا نام ہے جسکو عربی زبان مین غضب کہتے ہین۔ راجس سے حواس نے ظہور پایا

اور ساتک سے ارباب طبایع اور خواص موجود ہوئے۔ تامس سے افعال حواس خمسہ یعنی سننا۔ چکھنا۔ دیکھنا۔ سونگھنا۔ چھونا وغیرہ نے ہستی پائی۔ اور انہین پانچون سے۔ آسمان۔ آتش۔ ہوا۔ آب خاک ظاہر ہوے۔

طبع شخص اعظم کے ظہور ثلثہ سے برہما۔ بشن۔ مہیش۔ عالم ظہور مین آئے اور خالقیت کے واسطے اوس برہما سے آٹھہ برہما اور پیدا ہوے۔ جنہون نے مراتب روحانی۔ جسمانی۔ علوی۔ سفلی۔ جمادی نباتی حیوانی کو پیدا کیا ہے۔

بعض تحریرون سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس فرقہ کے عقیدہ کے موافق حق تعالیٰ زمان اور عمل اور طبیعت سے عبارت ہے اور بعضی مقالات سے یون افشا ہے کہ زمان اور عمل اور طبیعت وغیرہ یہ سب حق تعالیٰ کی بارگاہ کے کارندہ ہین۔ بعضے نوشتون مین حق تعالیٰ کو ایک ایسا نور تصور کیا ہے جو نہایت عظمت واشراق اور بے انتہا بہا وضیا کے ساتھ ہے۔ اور کہین وہ جسمانی اور لابس اجساد بھی مانا گیا ہے۔ بعض مقام پر ایسے کلمات تحریر ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ نور محض اور وجود بحت اور ہستی مطلق ہے۔ امکان سے مبرا اور حلول سے معرا اور جسمانیت سے منزا ہے اشیاء مجرد اور بسیط۔ اور بلا صفات اور جہان

اور جہانیان وغیرہ سب کو اوسنے ظاہر کیا۔ بھاگوت مین لکھا ہے۔ کہ موجود حقیقی وجودی اور بحت واحد بے ضد و ند ہے۔ مختلف زبانون اور لوگون کے اعتقادات کی موافق اوسکے بہت سے نام ہین۔ اوسکی حضوری کے حصول کی تدبیر کمی قوائے ثلثہ پر موقوف ہے یعنی غضب اور شہوت اور حواس کا کم کرنا۔ اور وہ ذات مقدس نارائین کے نام سے تعبیر کیجاتی ہے۔ جبکہ تمام دنیا کی زمین پانی مین ڈوبی ہوی تھی۔ وہ ذات اقدس ایک سانپ کے اوپر (کہ نام اوس سانپ کا آدسیس ہے اور وہ زمین کا حامل ہے) خواب وحدت مین تھی پس اوس نارائین کی ناف سے ایک پھول پیدا ہوا جسکو اہل ہند کنول کہتے ہین اوس پھول سے برہما پیدا ہوا اور اسیطرح اس برہما سے جمیع موجودات عالم ظہور مین آئے۔

بعض مصنفان کتب معتبرہ و متبرکہ ہنود اس امر کے قائل ہوے ہین کہ ذات مطلق اور وجود بحت ایزد کو (جبکہ وہ مقام صرفیت یعنی وحدانیت مین تھا) نرانجن کہتے ہین (یعنی حضرت بیرنگ) اور وہ ذات جہان سے مبرا ہے اوسنے ایک شخص کو پیدا کیا جسکا نام برہما ہے۔ اوسکو وسیلہ آفرینش گردانا باقی تمام موجودات کو برہمانے پردۂ نیستی سے جلوہ گاہ ہستی مین پہونچایا اور اسیطرح وہ ذات اقدس لباس بشن مین

جلوہ افروز ہوئے تاکہ اوتار لے۔ اور جو کچھ برہمانے پیدا کیا ہے۔ اوسکی محافظت کرے۔ بعدہ مہادیو کے روپ مین وہی ذات ظاہر ہوی تاکہ جو کچھ برہمانے پیدا کیا ہے (اوسوقت جبکہ حکمت ازلی جہان کو عالم ظہور سے عالم باطن کی طرف لیجانے کی مقتضی ہو) برہم کرکے اوسکی ہستی کو مٹادے۔

پس جہان انہین تین سببون سے مرتب ہوا۔ ان برہما۔ بشن شیو یعنی مہادیو کو۔ **ترکارن** کہتے ہین۔

برہما۔ کی شبیہ ایک بوڑہے مرد کی سی بناتے ہین جسکے چار سر ہین ناراین۔ دراصل بشن کا دوسرا نام ہے۔ اسکی شبیہ مین ایک ہاتہ مین چکر دیا ہوا ہے جو ایک قسم کا آلۂ جنگ ہے اس بشن نے مخلوق کی حفاظت کے واسطے مختلف زمانون مین مختلف روپ مین ظاہر ہوکر اکثر اوتار لئے ہین۔ یعنی ایک مخلوقی افراد مین کسی فرد کی شکل مین ظاہر ہوکر اوس نوع کی حفاظت کی ہے۔ الغرض جمیع مخلوق جو برہما کی پیدا کردہ ہے اوسکی حفاظت بشن کے اختیار ہے۔

اوتار

اول مچھ اوتار۔ لکھا ہے۔ کہ سب سے پہلے ست جگ مین ایک

راکہشس (خبیث) گذرا ہی اوسکا نام سوکمک اسر تہا اوسنے بہت سی ریاضت کرکے خوارق عادات پر قدرت حاصل کی تہی۔ برہما کے پاس ایک کتاب اننت بید[1] نام تھی جس سے چارون بید یعنی وید پیدا ہوے اور چونکہ مذہب ہنود مین آسمانی کتاب مذہب مانی جاتی ہے راکہشس مذکور نے اننت بید کو برہما سے چہین کر پانی مین ڈالدیا۔ لشن لشن پانچوین تاریخ ماہ چیت کی مقام کشن پچہ مین ایک ماہی یعنی مچہلی کی شکل مین ظاہر ہوا اور پانی مین گہس کر اوس راکہشس کو مار کر کتاب مذکور کو پانی سے باہر لایا۔ اس اوتار کا نام مچہ اوتار ہے اور یہ سب سے پہلا اوتار ہے۔ مقصود اس سے یہ ہی کہ اس صورت مین تمام جانوران آبی کا محافظ ہوا ہے۔

دوم۔ کورم[2] اوتار کہ اوسکو کچہ اوتار بھی کہتے ہین وجہ اس اوتار کی یہ لکھی ہے۔ کہ زمانہ گذشتہ مین فرشتون اور دیوون نے ملکر ایک اژدہا واسک نامی کو پکڑکر اوسکے رسی (یعنی رسی) بناکر ایک پہاڑ جسکا نام سترک سندر تہا اوس رسی مین باندہکر سمندر مین گہمانا شروع کیا۔ جس سے مخلوق آبی کی تباہی اور پریشانی۔ انتہا کو پہونچی۔ اوسوقت مین نارائن نے اوس پہاڑ کو اپنے پاؤن پر روکا تہا تاکہ وہ گرنے سے بچا رہے۔

---

[1] اننت بید یعنی بہت سے بید۔
[2] کورم۔ یعنی کشف یعنی کچہوا۔ درنگ پشت وغیرہ۔

مضافات کشمیر مین ایک بستی **کلنگ** نامی ہے اوسمین کورم کے
نام کا مندر ہے اوس مندر مین کورم یعنی کچھوے کی شبیہ بھی بنائی
ہے۔ اوس مندر کے متصل ایک تالاب ہے اوس تالاب کی ایک
تعجب خیز بات زمانہ قدیم کی یادگار ہے جسکو مورخ کشمیر نے بھی نہایت
خوبی سے بیان کیا ہے اور بعض فارسی کی تواریخون مین بھی لکھا دیکھا
کہ اگر استخوان برہمن یا گاے کی ہڈی اوس تالاب مین ڈالی جاے تو
ایک سال کے بعد وہ ہڈی نصف پتھر کی ہوجاتی ہے اور نصف اپنی اصلی
حالت پر قائم رہتی ہے یہ بات کسی دوسرے کی ہڈی مین یا زیادہ مدت تک
پڑی رہنے سے بھی نہین پیدا ہوتی۔

سوم براہ اوتار۔ وجہ اس اوتار کی یہ ظاہر ہوتی ہے کہ زمانہ قدیم مین
ہرن نیاچہ نام ایک راکہشس تہا۔ اوسنے اپنی ریاضت سے اسقدر
قوت حاصل کی تہی کہ زمین کو اوٹہاکر پانی مین گہس گیا۔ ناچار بشن نے
چیت مہینہ کی تیرہوین تاریخ بچہ براہ (یعنی سفید خوک یعنی سفید سور)
کی شکل مین ظاہر ہوکر اپنے دانتون سے اوس راکہشس کو ہلاک کیا
اور زمین کو پانی سے نکالا۔

چہارم نرسنگہ اوتار۔ اس اوتار کی ضرورت یہ واقع ہوئی تہی کہ زمانہ
قدیم مین ہرن کشپ نام ایک راکہشس تہا، وسکا بیٹا پرہلاد

تمام بشن کی پرستش کرتا تہا۔ راکہشس اس پرستش سے اوسکو باز رکہنے کے واسطے ایذا پہونچاتا تہا لاچار ماہ بیساکہہ کی چودہوین تاریخ بشن جی بصورت نرسنگہ ظاہر ہوے۔ اور ہرن کشپ کو ہلاک کیا۔ نرسنگہ کی صورت اسطرح لکہی ہے کہ سر اور پنجہ شیر کا سا اور باقی جسم آدمی کی مانند تہا۔ مقصود اس اوتار سے حفاظت جانوران صحرائی کی تہی۔ مرزا **اقتیل** محقق حالات ہنود نے اس موقع پر چند سطور نقل کی ہین جنکا ترجمہ ہم بجنسہ درج کرتے ہین۔ وہ لکہتا ہے کہ مذکورہ بالا صورتون مین جناب اقدس الہی کا جلوہ گر ہونا بہی طرفہ عقیدہ ہے اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ کُلِّ بَلَاءِ الدُّنْیَا شاید صوفیہ صافیہ کے نزدیک اسطرح کے عقائد مقرون بصحت ہون۔ میرزا مذکور ایک کتاب کی چشم دید عبارت لکہتا ہے کہ ایک شخص کسی صوفی صافی سے دوچار ہوا۔ باہم مباحثہ پیش آیا۔ متکلم نے سوال کیا کہ جبکہ تم اشیا موجودہ مین حلول باری تعالی کے قائل ہو۔ تو خوک اور سگ کے حالت مین کیا عقیدہ رکہتے ہو صوفی نے جواب دیا کہ دونو خدا کے محل ہین متکلم غصہ ہوا اور کہا افسوس ہے اوس خدا پر جو خوک اور سگ کی شکل مین حلول نکر سکے اسیطرح ایک اور صوفی کا مقولہ بہی تحریر کیا ہے کہ ایک شخص مسلمان کسی مسلمان ولی کے سامنے تہوڑا سا غلیظ چہپا کر لیگیا اور کہا کہ آپکو واسطے

افسوس ہے اوس خدا پر جو خوک اور سگ کی شکل مین حلول کرے۔ صوفی نے جواب دیا کہ

کھانا لایا ہون۔ ولی نے کہ صاحب باطن تھا اس رمز سے آگاہ ہوکر ایک چادر اوڑھ لی اور بعدہ چادر اوتار کر بشکل خوک ظاہر ہوکر اوس غلاظت کو نوش کرکے صحرا کی راہ لی۔

پنجم وامن اوتار۔ اس اوتار کی ضرورت یہ بیان کی گئی ہے کہ زمانہ قدیم مین **بلدیت** نامی ایک راکھشس تھا جو اپنی عبادت اور ریاضت کی بدولت ستہ لوک (یعنی آسمان۔ زمین و بالای آسمان) پر قابو پاگیا تھا اور تمامی فرشتون اور مقربین برہما کو ایذا پہونچاتا تھا۔ لاچار بشن جی نے بہادون مہینہ کی بارہوین تاریخ بشکل وامنہ[1] (یعنی آدم کوتاہ قد) اوتار لیا اور بلدیت کے سامنے آکر تین قدم زمین کا خواستگار ہوا۔ بلدیت مذکور نے حقیر سمجھکر استدعا قبول کی باوجود اس بات کے کہ سکر یعنی ستارہ زہرہ نے کہ مرشد اور مربی عفاریت کا ہے۔ بلدیت کو اس عطا سے منع کیا اور کہا کہ یہ بونہ انسان نہین ہے تجکو برباد کریگا۔ بلدیت نے جواب دیا کہ بہت اچھا ہے کہ اگر میری اور بشن کی جنگ قرار پائے۔ پس بشن نے ایک قدم کی وسعت سے زمین پر اور دوسری قدم کی درازی سے آسمان پر قبضہ کیا اور تیسرے قدم مین آسمان اور زمین کے درمیان سے ظاہر ہوکر بلدیت سے کہا بول

---

[1] وامنہ دراصل کوتاہ قد ایک برہمن تہا۔

اب کہان پہینکون - بلدیت نے عاجزی کی اور کہا کہ زمین کے نیچے مجہے رہنے کی اجازت دے چنانچہ ابتک اوسکو لاکہون برس گذر گئے ہین کہ زمین کے نیچے بادشاہی کرتا ہے -

ششم - پرسرام اوتار جس زمانہ مین کہ چہتریون کا گروہ نہایت بدکار اور ظالم ہوگیا تہا اوس زمانہ مین ساتوین تاریخ بہادون مہینہ کی بچہ کی شکل مین بشن مذکور نے اوتار لیا - وہ بچہ برہمن کے تخم سے پیدا ہوا تہا م اوتار لیکر چہتریون کو ہلاک کیا اور یہانتک انکی بربادی کی نوبت پہونچی کہ عورات کے شکم بہی چاک کرڈالے گئے - اور بچون کو قتل کیا گیا اس اوتار کو لکہا ہے کہ زندہ جاوید ہے - یعنی جو کچہ مشہور کرتے ہین چہتریون کے قتل کا جسبب پیدا ہوا تہا کہ پرسرام کے پدر کو چہتریون نے کسی وجہ سے ارڈالا تہا - اس وجہ سے پرسرام نے غصہ مین آکر چہتریونکو ہلاک کرنے پر کمر باندہی - اور انتہا درجہ کا ہلاک اور برباد کیا - معتبر برہمن اس امر کے قائل ہین کہ پرسرام کے قتل کے بعد ایسے چہتریون مین سے جسکا حسب و نسب درست ہو ایک متنفس بہی نہین رہا ہے اب جسقدر کہتری یعنی چہتری دنیا مین ہین سب برہمنون کے نطفہ سے ہین - کیونکہ پرسرام نے بعد قتل عام کے وہ عورات جو باقی بچ رہی تہین اپنے بہائیون اور عزیزون کی سپرد کردی تہین - اور پرسرام کے عزیز وغیرہ برہمن تہے

لہذا اونکی اولاد جوکہ نطفہ برہمن اور بطن عورت قوم چہتری سے ہوئی ہی پہر کہتری مشہور ہو گئی ہے۔ چونکہ ہنود مین شرافت بطن سے تعلق رکہتی ہے نہ کہ نطفہ سے۔ اسلئے وہ اولاد کہتری مشہور ہوی۔

ہفتم اوتار رام کے نام سے مشہور ہے۔ رام ایک چہتری راجہ جسرتہ کا بیٹا تہا جسکا ملک اودہ مین راج تہا۔ وجہ اس اوتار کی یہ تہی۔ کہ اوس زمانہ راکہشون کا سردار راون نام جوکہ لنکا یعنی جزیرہ سنگلدیپ کا فرمان روا تہا۔ مخلوق کو ستانے پر آمادہ ہوا۔ اور جب ظلم اوسکا حد کو پہونچا تو رام چندر کے نام سے بشن جی نے اوتار لیا۔ بعدہ ایک موقع ایسا آیا۔ کہ رام چندر مذکور کی زوجہ سیتا نامی کو جو حسن و جمال مین لاثانی تھی۔ ایک بن مین سے جہان کہ رام چندر جی بن باس ہوے تہے۔ راون مذکور جوکہ سیتا جی کی خوبصورتی سنکر عاشق ہو چکا تہا۔ بہکا لے گیا۔ اسپر رام چندر جی نے دکہنی وحشی اقوام کی فوج فراہم کرکے لنکا پر چڑہائی کی اور بعد جنگ شدید کے اپنی بی بی سیتا جی کو اوس ظالم کے ہاتہ سے رہا کیا اور عین معرکہ مین اوسکو کمال دلیری سے ہلاک کیا۔ اس سانحہ کی نہایت دلچسپ ایک کتاب بطور رزم نامہ رام چندر کے نام سے بالمیک جی نے (جوکہ ایک مرتاض شخص قوم ہنود سے تہا) تصنیف کی ہی اس کتاب کا نام اوسکے مضمون کی مطابق رامائن رکہا گیا ہی اور

نہایت ضخیم ہے اوسمین بقول بعض اسّی ہزار شعر ہین اور بعضون نے
ایک لاکھہ تک اونکی شمار بتائی ہے۔ مگر زمانہ حال کی تحقیقات سے
اصل بالمیک جی کے بنائے ہوے اشعار قریب چوبیس ہزار کے ضرور
تسلیم کئے جاتے ہین۔ باقی آمیزش متصور ہوتی ہے۔ لنکا دراصل
ایک پہاڑی جزیرہ ہے جو ہندوستان کے جنوب مین واقع ہوا اوسمین
جو سنگین قلعہ تہا نہایت مضبوط اور پائدار تہا۔ اوسکو رام چندر جی نے
آگ لگاکر برباد کیا۔ اور راون کے مکانات اور محل وغیرہ جو اوسمین
تہے سب خاکستر کردئے گئے۔ کتب ہنود مین لکہا ہے کہ وہ لنکا سونے کی
تہی اوسکو رام چندر جی نے سمندر مین غرق کردیا۔ یہ بات قرین قیاس
نہین ہوسکتی۔ راون گو راجہ تہا اور اوس ملک مین جواہرات وغیرہ کی
کہانین بہی موجود تہین۔ لیکن زمانہ قدیم مین اول تو کہان کی دریافت
اور اوس سے حصول دولت کا سلسلہ ہی نہ تہا۔ اور نہ راون کوئی ایسا
بڑا راجہ تہا کہ جسکا قلعہ یا کوئی خاص محل سونے کا ہوسکتا ہو۔ البتہ کسی
خاص آرایش کی نسبت اگر یہ لفظ تحریر ہوے ہین تو مضائقہ نہین ورنہ
عقل سلیم ایسے مضامین کو تسلیم کرتے ہوے ضرور تامل کرتی ہے
ہشتم کشن اوتار۔ لکہا ہے کہ دواپر جگ مین ایک راکہشس کنس
نام تہا جسکے ظلم سے مخلوق تنگ تہی۔ لہذا بشن جی نے اوتار لیا اور

کشن جی کے نام سے مشہور ہوکر اوس راکہس کو ہلاک کیا۔
فرقہ ہنود کے داناؤن نے لکہا ہے کہ کشن جی دواپر جگ مین ظاہر ہوے
حالانکہ کامل تحقیقات سے کشن جی کا زمانہ کل جگ مین بھی بہت مدت
بعد گذرا ہے۔ انکے وقت کی تواریخ اچھی طرح دستیاب ہوتی ہے۔ مہابہارت
کے لڑائی اور انکا زمانہ ایک ہی وقت مین ہے۔ انکی بہت سی لڑائیان اہل
تواریخ نے بقید سنین قلمبند کی ہین۔ انکے زمانہ کی تحقیق مین غلطی کا کم احتمال ہے
تاہم مصنفین فرقہ ہنود اپنے بے اصل اور خیالی توہمات سے باز نہین
رہتے۔ حال مین دو کتابین میرے پیش نظر مین ایک تاریخ پنجزار سالہ جو کسی
عزلت نشین آریہ مسافر کے نام سے مشہور ہے۔ اس آریہ مسافر کو تحقیقات
چہو نہین گئی مورخون کے نفس کلام اور مدعا کو پہونچنا تو دشوار امر تہا۔
بیچارہ لفظی تطبیق مین بھی قاصر ہے۔ اسکی تحقیق اور تدقیق جو فن تواریخ
مین ہے ان لفظون سے بخوبی ظاہر ہوگی۔ "تاریخ پنجزار سالہ مین بہت
مقام پر اسطرح لکہا ہے (یہان ہم تاریخ پنجزار سالہ کی تہوڑی سی عبارت
نقل کرتے ہین) ڈاکٹر بے نٹ ڈولر صاحب بہادر نے یہ اندازہ کیا ہے کہ
نیو آئرلینڈ (ایک خطہ زمین ہے) کی عمر کم از کم ایک لاکہہ اٹہاون ہزار برس
کی ہے کیونکہ وہان جو کہدائیان ہوئی مین اور اونمین انسانی ہڈیان
دس جنگل کی سطح کے نیچے پائی گئین جو زمین مین بسبب گذر نے زمانہ دراز کے

دب گیا تہا تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس زمین مین ستاون ہزار[57]
سال سے زیادہ عرصہ گذرا کہ یہان انسان کی نسل زندہ تہی۔
(دوسری عبارت) ایک فاضل ہیئت وان نے نہایت فاضلانہ ولائل سے
چھہ ہزار سال سے دنیا کی پیدایش ماننے والون کی تردید مین علم جیالوجی
اور اسٹرانومی سے بہت عمدہ معتبر و مستند شہادتین پیش کر کے اوسلسلہ
تحقیقات ۲۰۰۰۰ ہزار سال تک پہونچاکر سب کو چیلنج (یعنی اشتہار) کیا ہے کہ
اگر کوئی انکی تردید کردے تو تب مین اوسکو ثبوت دونگا (یہا تک عبارت
تاریخ پنجہزار سالہ کی ہے) ناظرین ایسی دلیلون کو آریہ مسافر تحریر کر کے
دعوی کرتا ہے کہ آریہ قوم لاکہون اور کرورون برس سے ہے۔ اور
ہڈی جو صاحب موصوف کو دستیاب ہوئی اہی وہ کسی آریہ کی تہی۔ جو شخص
ایسے ایسے وجوہ پر اپنا یقین اور اپنی تحقیقات کا مدار رکہے اور ایسی ہڈیون کو
آریاؤن کی ہڈی سمجہے۔ اوسکی تحقیق کا اللہ ہی مالک ہے۔ کوئی ذی عقل
انسان تو مان سکتا نہین۔ حالانکہ ہڈی زمین مین دب کر اتنی مدت کبہی
اصلی حالت پر قائم نہین رہ سکتی۔ دوسری کتاب بہی اک ایسے لائق اور
محقق کی (بلکہ اونکو مجسم تحقیقات کہنا چاہئے) اہنسا دہرم پرچار نامی میرے
پاس موجود ہے جسمین اوس بیچارہ سادہ لوح نے اس امر کی تحقیقات
کی ہے کہ گوشت کہانا انسان کی قدرتی غذا نہین ہے۔ اس دعوی کی

دلیل مین لکھا ہے کہ سب سے پہلے انسان کی غذا۔ خربوزہ۔ اور خرما۔ اور انگور۔ اور سیب اور بادام وغیرہ تھی۔ بعدہ درندہ جانورونکی عادات دیکھکر گوشت کھانے کے عادی ہوے۔ نہ معلوم اس شخص نے کس میوہ فروش کے گھر جنم لیا ہے۔ کہ جسکو اسقدر تحقیق نہین کہ انسان کب پیدا ہوا۔ اور کب اوسکے واسطے غذا کا سلسلہ جاری ہوا۔ اور تربوز۔ خربوزہ۔ انگور۔ سیب بادام وغیرہ کب پیدا ہوے ہین۔ ایسے ایسے حضرات علم تواریخ مین قدم زن ہین پھر کیون اس علم کی مٹی خراب نہو۔ آمدم برسر مطلب۔

رام چندر جی کے اس فتح کے زمانہ حال تک فرقہ ہنود مین رام لیلا تیوہار انکے نام سے یادگار باقی ہے۔ کشن جی دراصل چھتری تھے۔ کرشن اور کنھیا بھی انہین کے نام تھے۔ انکے باپ کا نام بسدیو اور ماں کا نام دیوکی تھا۔ خوردسالی مین کشن جی کو جسودھا نامی ایک عورت دودھ دیا کرتی تھی جو کہ ایک اہیر نند نامی کی زوجہ تھی۔ زیادہ وقت ایام طفولیت کشن جی کا اہیر کی قوم مین گذرا۔ اسی وجہ سے بعض نامحقق لوگ اونکو اہیر کی قوم سے سمجھتے ہین حالانکہ یہ غلط ہے۔ کشن جی ابتداء عمر مین نہایت جیج رنگ حسین خوش اندام سڈول نقشہ خلیق انسان تھے لیکن ایک وقت مین اونکو سانپ نے کاٹا اوسکی وجہ سے اونکا سپید سرخ رنگ سیاہی سے تبدیل ہوگیا۔ تاہم وہ سیاہی بھی کچھ ایسی نکھی کے

رہی کہ جس سے اونکے حسن مین فرق نہین آیا۔ بانسری بجانیکا نہایت
شوق تہا بلکہ اس فن مین کمال حاصل تہا۔ کشن جی کے دیدار آرزو
مین قوم اہیر کی اکثر عورات دودہ اور مسکہ لئے ایستادہ رہتی تہین ج
جس وقت کشن جی بانسری بجاتے ہوے اوس طرف سے گذرتے تہے
اکثر عورات پر حالت وجد طاری ہوتی تہی۔ فرقہ ہنود کے بعض لوگ
کشن جی کے اختلاط عورات کو فسق سے منسوب کرتے ہین اور بعض
معتقدین عصمت کے ساتہ اعتقاد رکہتے ہین۔ واللہ اعلم۔ کشن جی کی
اہیرون مین پرورش پانے کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ اوس وقت کا
راجہ جو دراصل کشن جی کا ماموں تہا برہمنون کے کہنے سے اپنی ہمشیرو کے
حمل اور اولادین نیست و نابود کرتا تہا کیونکہ راجہ سن چکا تہا کہ اوسکی
موت اوسکی کسی ہمشیرہ زادہ کے ہاتہہ سے آئیگی۔ جب راجہ کو اس ظلم
کی خبر کشن جی کی والدہ کو پہونچی۔ اوس بیچاری نے اس نوزائیدہ طفل صغیر
کو اپنی چہاتی پر پتہر رکہکر دایہ کی سپرد کیا اور تاکید کی کہ اسکا حال چہپائے
اور اپنے قریہ مین لیجا کر پرورش کرے۔ اور بوقت ضرورت ایسا
مشہور کرے کہ یہ طفل خود اوسی کے بطن کا ہے۔
بعض لوگ فرقہ ہنود کے اس امر کے معتقد ہین کہ کشن جی کو خدا تعالے
نے دنیا کی زمین ہلکی اور سبک کرنے کے واسطے دنیا مین پیدا کیا تہا۔

کیونکہ اوسوقت کثرت بنی آدم سے زمین متحمل بوجہ کی نہین تہی۔ چنانچہ
جنگ مہابہارت جو کہ کورو اور پانڈو کی لڑائی کی یادگار ہے۔
واقع ہوئی۔ اور اوسمین تمام روی زمین کے راجہ دونو فریق کے
طرفدار بنکر باہم لڑکر مر گئے معدودے چند انسان رہ گئے تہے اس لڑائی
مین کشن جی کے ہاتہہ پر فتح لکہی تہی وہ پیش آئی۔ یہ بہی پانڈو کے طرفدار
تہے۔ دراصل پانڈو انکے عموزاد خویش تہے۔
نہم اوتار بودہ گذرا ہے۔ دواپر جگ کے تمام ہونے مین جب ۵ س
برس باقی رہے تہے تو بودہ اوتار ہوا تہا۔ دواپر جگ کا اختتام
اور طوفان نوح کا آغاز ایک ہی زمانہ مین ہوا ہے۔ جیسا کہ الہند کی
جلد اول المجوس مین ہم ثابت کر چکے ہین۔
میز اقتیل محقق حالات ہنود اپنی کتاب مین لکہتا ہی کہ اوتار نہم کا
نام جگنناتھ ہے۔ جو کشن جی کے مرنے کے بعد پیدا ہوا۔ اسکو نام
کی زیارتگاہ ملک اوڑیسہ[1] مین سمندر کے کنارہ بنی ہے۔ جگنناتہہ جی
کے نام سے رتہہ جاترا ہوتی ہے۔ اگرچہ اس مندر کے خدام قوم
ہنود سے بہت سے ہین لیکن متولی اس مندر کا زمانہ دراز سے ایک
مسلمان فرقہ چلا آتا ہے۔ لکہا ہے کہ ایک وقت مین ایک مسلمان

[1] ملک اوڑیسہ ہندوستان کی شرقی سمت سمندر کے کنارہ کنارہ آباد ہے۔

صالح بیگ نام قوم مغل اطراف ایران یا توران سے ملک اوڑیسہ مین پہونچا چونکہ مفلس تہا۔ لہذا شب بہر بہوکا پیاسا پریشان رہا صبح کو جب گذرا اوسکا اوس مندر کی طرف ہوا تو اوس مندر کے حالات دریافت کرنیسے اوسے ایسا معلوم ہوا کہ یہ مقام خانۂ خدا ہے بس وہ ضعیف الاعتقاد شخص یہ کہکر وہین بیٹھ گیا کہ اگر یہ خانۂ خدا ہی تو مین یہان سے ایک گہوڑا اور ایک ہزار روپیہ نقد لیکر ہٹون گا۔ الغرض وہ شخص اوس مندر پر تین شبانہ روز بے آب و دانہ بیٹھا رہا چوتہے دن جگنناتھ جی بشکل انسان خود اوسکے پاس آئے اور مندر کے اندر لیجاکر اوسکو اچہا کہانا کہلایا۔ گہوڑا اور ہزار روپیہ کا انتظام بہی کر دیا جب اوس شخص نے یہ حالت دیکہی تو گویا ہوا کہ مجہے تو صرف مرتبہ درکار ہے یہ اشیا نہین لیتا۔ جبکہ جگنناتھ جی نے اوسکو اپنی محبت مین ثابت پایا تو حکم کیا کہ اس مندر کا متولی اور ذی اختیار یہ شخص ہے کسی کو اسکی سرتابی نکرنا چاہیے۔ اوس وقت سے اوسی شخص کی اولاد نسلاً بعد نسلٍ اوس مندر کی متولی چلی آتی ہے لیکن جیسے کہ یہ واقعہ پیش آیا خود اوس شخص صالح بیگ کی شکل اور وضع اور بعد اوسکے اسوقت تک اوسکی اولاد کی حالت بالکل ہندوؤن کی سی ہے نہ وہ مسلمان ہین نہ مسلمانی سے غرض

جگنناتھ جی کے مندر مین جو شخص داخل ہوتا ہے اوسکو کسی دوسرے فرقہ سے کوئی پرہیز نہین رہتا- وہان ایسا حکم ہے کہ ایک دوسرے کا جھونٹا کہاتے ہین- کوئی شخص کسی فرقہ یا قوم- یا ملت کا ہو اوس جگہ سب شیر و شکر ہین ایک دوسری کے ہاتہہ کا کہانا اچھی طرح بلا کراہت کہاتے ہین کیونکہ جگنناتہہ جی کا تاکیدی حکم تہا کہ میرے مندر مین کوئی شخص غیر نہین ہے سب ایک ہین اسیواسطے بہت سے متعصب ہندو اوس مندر کے درشن کو نہین جاتے- اور بعض جو زیادہ معتقد ہین بہزار خوشی وہان جاکر درشن کرتے ہین اور کسی قسم کا پرہیز کسی دوسرے انسان سے نہین کرتے- (اس مندر کی بنیاد کا حال التثلیث حصہ اول جلد دوم الہند مین گذر چکا ہے-

دہم اوتار **کلنکی** نام کا ہو گا جسکا ظہور قصبہ سنبہل ضلع مرادآباد سے ہونا تسلیم کرتے ہین- لکہا ہے کہ یہ اوتار جسّا نام برہمن کے گہر پیدا ہو کر ملیچھون کو برباد کریگا-

---

عقائد و اعمال ہنود

التثلیث حصہ اول جلد دوم الہند مین- مذہب کی بحث مین

ا؎ سوائے قوم ہنود کے فرقہ ہنود کے نزدیک دوسری سب اقوام ملیچھ ہین-

بیان ہوچکا ہے کہ انسان بوجہ جوہر عقل کے۔ پابندی اور قیود کی ساتھ زندگی بسر کرنے پر راغب ہوتا ہے۔ یون سمجھنا چاہئے کہ روح انسان ایام تعلق اجسام کسی پابندی کے ساتھ پور کرنے سے راحت مین رہتی ہے۔ کیونکہ اوسکو ایک طریقہ تعین پر چلنے کی اجازت ملتی ہے۔ جسکی رہروی مین برائی یا بھلائی جو اوسکے ساتھ منسوب ہونے والی ہوتی ہے۔ اوسکی رفتار سے پہلی ہی اوسکو معلوم ہو جاتی ہے۔ مگر خواص حیوانی بھی کبھی غالب آکر انسان کو ایسے افعال کی طرف بھی متوجہ کر دیتی ہین کہ جنکی برائی اسکو معلوم ہوچکی۔ اور اس واقفیت کے بعد بھی یہ اندھا ہو کر چاہ ضلالت مین کرتا ہے۔

برہم چاریہ

بانیان مذہب ہنود نے (جو کہ حقیقتاً مصنفان پوران دھرم شاستر وغیرہ ہین) چند قیود اپنی جماعت کیواسطے مقرر کی ہین۔ جنکو وہ اپنی شرع کہتے ہین اور اوسکی پابندی باعث نجات جانتے ہین۔ کیونکہ ہر مذہب وملت کے پیرو اس امر کی ضرور قائل ہین کہ روح اور جسم کے تعلق کا انجام کسیطرح دو حال سے خالی نہین ہوسکتا۔ یعنی روح کو جسم کے تعلق کا زمانہ پورا کرنیکے بعد راحت ملیگی۔ یا تکلیف۔ اگر اوسکا تعلق سلامت روی سی گذرا ہے تو

راحت کی مستحق ہے اور جو اوس تعلق مین راہ راست سے لغزش مین پیدا ہوئی ہین تو ایذا پہونچیگی۔ اس وجہ سے ہر فرد بشر اپنی اپنی خیال کی موافق راحت پانیکا مستحق بننا چاہتا ہے۔ چنانچہ بانیان مذہب پوران وسمرتی نے جو قیود اپنی واسطے مقرر کی ہین وہ ہم مرزا محسن کشمیری محقق حالات ہنود کے صحائف سے جو کہ ہنود کی مذہبی کتب ہین ملخص بطور خلاصہ لکھتے ہین پیروان مذہب پوران کے نزدیک پیدائش دو اعتبار سے مانی جاتی ہے ایک تو پیدائش کی یہ صورت ہے کہ انسان شکم مادر سے بطور معلومہ تولد ہوتا ہے اور دوسری اوس وقت سے پیدائش کا شمار ہے جسوقت سے کہ موبنجی یعنی زنار بند ہو۔ اور ادعیہ مقررہ پڑہنے کی قابل سمجھا جاوے۔ کیونکہ جب تک زنار بندی نہین ہوتی ہے کوئی شخص پاک دعائین پڑہنے کی قابل نہین ہوسکتا۔ اور اوسکا شمار اوس ملت مین نہین ہوتا۔

زنار بندی کے وقت سے جو اعمال اور افعال ہنود پر اونکی مذہبی عقیدہ کی موافق واجب ہین اونکی تعداد سولہ ہے۔ جنکو شودکرم کہتے ہین۔

اول۔ کر بہادانہ کرم۔ ہے۔ یعنی دختر کا بیاہ کرنا۔

دوم۔ پون سون۔ یعنی وقت جماع ادعیہ مقررہ پڑہنا تاکہ اولاد نیکوکار اور صالح حاصل ہو۔

سوم۔ جبکہ چہہ مہینہ حمل کو گذر جائین۔ ادعیہ مقررہ پڑہے۔اور برہمنون کی دعوت کرے۔ اچہے کہانے کہلاے۔ اسکو سیمنت مین کہتے ہین۔

چہارم۔ جات کرم۔ یعنی پدر پر واجب ہی کہ فرزند پیدا ہونیکے دن غسل اور ہوم اور جپ۔ اور خیر خیرات کرے۔

پنجم۔ نامہ کرن۔ یعنی گیارہوین دن فرزند کی پیدائش سے گذرنے کے بعد اوسکا نام رکہین اور اوسوقت جو دعائین کہ تہائی گئی ہین پڑہنا چاہئے۔

ششم۔ پہ نشکرم۔ یعنی چوتہے مہینہ فرزند کو باہر نکالین۔

ہفتم۔ ان پراس۔ یعنی جبکہ فرزند طعام کہانے کی قابل ہو تو ساعت سعید مین طعام کہلانا چاہیے۔

ہشتم۔ چوراکرم۔ یعنی تیسرے سال فرزند کا مونڈن[۱] کرائین فرقہ ہنود مین ان آٹہہ عملون کا انجام کو پہونچانا بہت تاکیدی ہے۔ اگر فرزند از قسم ذکور ہے تو تمام اعمال مذکورہ معہ ادعیہ مقررہ اور اگر از قسم اناث ہی تو بلا ادعیہ پوری کرنی چاہیئین۔ دختر کے نکاح کے وقت البتہ ادعیہ اور کلمات مقررہ ضرور پڑہنے چاہیئین۔

[۱] یعنی سر کی حجامت۔

نہم[9] - سوتر - یعنی پانچوین سال فرزند کی کمر پر رسّن[1] باندہنی چاہئے -

دہم[10] - یگیون پویت - یعنی رسن باندہنے کے تین دن کے بعد گردن مین زنار پہنائین -

یازدہم[11] - گئو دان - یعنی جبکہ فرزند کو زنار پہنائین - ایک گائے کسی برہمن کو خدا کی راہ مین دین -

دوازدہم[12] - اشنان پنجہ - پراپشچت - یعنی زناربندی کے بعد دودہ - شہد - روغن وغیرہ سے غسل کرین -

سیزدہم[13] - اودواہ - یعنی جب فرزند سولہ برس کا ہو - اوسکا بیاہ کرین -

چہاردہم[14] - پندہروان - یعنی فرزند کو اس امر کی تعلیم اور فرزند کا اوسپر عمل کرنا کہ - مان باپ کے مرنے کے بعد کیا کیا عمل خیرات اور حسنات کے واسطے کرنا لازم ہین -

پانزدہم[15] - دان پہل - یعنی ماگہہ مہینہ کی ساتوین[2] تاریخ اجناس ماش - جو - گندم - دہان - کہنجد - طلا وغیرہ برہمنون کو خیرات کرین -

شانزدہم[16] - پہلسی - یعنی شیورات کے روز کہ ستائیسّن تاریخ پہاگن مہینہ کی ہوتی ہے چاندی کا ایک سانپ بناکر سرخ چانول کی ہمراہ برہمنون کو دین - یہ سولہ قاعدہ جو قوم ہنود کے ہر فرد بشر

---

[1] اس عمل کو موبخی کہتے ہین - رسن کسی گیاہ اور مخصوص پوست سے بنائی جاتی ہے -

[2] اس روز آفتاب برج دلو مین ہوتا ہے -

اونکی مذہبی حالت مین ضروری ہین بیان کیے گئے۔ اسکے بعد کچھ اور
ضروریات جو آسانی اور انتظام کاروبار کے واسطے مقرر ہین۔
مثلاً برہمن کو آٹھوین سال اور چھتری کو گیارہوین سال۔ اور
بقال ویش وغیرہ بارہوین سال اپنے فرزندون کے مونجی باندہین
اور بعدہ مکتب مین تحصیل علم کے واسطے بھیجین صبح اوٹھین اور سب سے
پہلے بول و براز سے فارغ ہون۔ برہمن کو لازم ہے۔ کہ بول و براز
کرتے وقت زنار کان مین ڈالین اور حتی الامکان شمال رو بیٹھین
اور شب کے وقت جنوب رویہ بیٹھنے کا حکم ہے اور پیشاب سے
فارغ ہونے کے بعد اعضاے تناسل کو تین جھٹکے دین اسکے بعد
پانی سے بدن صاف کرین۔ اور چاہیے کہ آفتابہ مین پانی اس کام
کے واسطے پہلے سے ہمراہ لین۔ اگر پانی میسر نہو تو مٹی بھی کفایت
کرتی ہے۔ اور بدن کو اسقدر دہوئین کہ بدبو دور ہوجاے یہی علامت
اوسکی پاکیزگی ہے۔ اسکے بعد بقاعدہ معین اپنی مذہبی طہارت سے
فارغ ہوکر کسی پاک جگہ اسطرح بیٹھنا چاہیے کہ دونو ہاتھ دونو زانوونکے
نیچے رہین۔ اس ہیئت سے شمال رویہ یا شرق رویہ بیٹھکر ادعیہ
مقررہ پڑھین۔ غسل کا طریقہ یہ ہے کہ کسی تالاب یا ندی مین یا جہان
مناسب ہو پانی مین گھسکر جوان لوگ تین مرتبہ سیدہے ہاتھ سے

تہوڑا تہوڑا پانی لیکر پی جائین - اور یہ پانی بغیر دعا پڑہے درست ہی
اسکے بعد اپنی پیٹہ کے پیچہے کلی پہینکین پہر ہاتہہ مین پانی لیکر
اوسمین دوسرے ہاتہہ کی اونگلی تر کرکے اپنی بینی اور چشم اور گوش
کو چہوئین - جو پانی اس استعمال کیواسطے تجویز کیا جاے چاہیے کہ
بے کف اور بے حباب ہو - اوسوقت مین برہمن صرف اتنا پانی
پیے کہ تری اوسکی اندرون سینہ تک پہونچے - اور چہتری اسقدر پیے کہ
گلو تک پہونچے اور بقال وغیرہ صرف دہن تر کرکے چہوڑدین - اور کسان
لوگ اور عورات اور وہ طفل جنکی مونجی نہین ہوئی ہے صرف لب
تر کرنے کے سوا ہرگز نوشیدنی کے مستحق نہین ہین - اسکے بعد ناک
بند کرکے پانی مین تین بار ڈبکی یعنی غوطہ لگائین - اوسوقت وہ
لوگ جنکو دعا پڑہنے کا حکم ہے چند مرتبہ پانی اپنے سر پر بہی ڈالین
اور آفتاب کی طرف منہ کرکے ایک لحظہ ایستادہ ہون اور ادعیہ
مقررہ پڑہین - اسطرح طہارت ہوتی ہے - اور یہ سب امور واجب
ہین انکو سندہیا کہتے ہین محسن کشمیری لکہتا ہے کہ کتب ہنود مین
ایک مقام پر لکہا دیکہا ہے کہ برہمن اور چہتری کے واسطے طہارت کا
حکم تین مرتبہ روزانہ لکہا ہے - اول صبح کے وقت آغاز روشنی سے
طلوع آفتاب تک ہی دوم نیمروز اور وہ استوای شمس سے مراد ہی

سوم شام اسکا آغاز غروب آفتاب سے ایک ساعت قبل شروع
ہوکر غروب پر ختم ہوجاتا ہے۔ اگر آخر وقت مین طہارت نکری تو صرف
وضو کرلے اور تین بار اپنے سرپر پانی چھڑک کر ادعیہ مقررہ پڑھ کر
اسطرح ہوم کرے کہ پاک زمین مین آگ جلاکر باریک لکڑیان چانول
کے پانی سے تر کرکے بدفعات سرپر رکھے۔ پس اُستاد اور پدر اور جو جو
زیادہ بزرگ ہون اونکا تصور کرکے بندگی ادا کرے اور سر زمین پر
رکھکر اشخاص متصورہ مذکورہ سے دعاے خیر کا طالب ہو۔ سجدہ کرتے وقت
اسقدر آواز کے ساتھ اپنا نام بتفصیل آیندہ زبان سے ادا کرے کہ
خود سن سکے۔ یون کہے کہ مین فلان ہون بسبب تمہاری تعظیم کے
تکو بندگی اور سجدہ کرتا ہون۔ اسکے بعد اپنے اُستاد کے سامنے جاکر
ادب سے کھڑا رہے۔ اگر اُستاد خود پڑھنے کے واسطے کہے تو مضائقہ
نہین۔ ورنہ شاگرد پر لازم نہین ہے کہ اُستاد کو پڑھانے کیواسطے کہے۔
اگر اُستاد اور شاگرد دونو مفلس ہون تو شاگرد پر واجب ہے کہ بھیک
مانگ کر اُستاد کی خدمت کرے۔

والدہ کے آگے سجدہ کرنا بھی مذہب ہنود مین درست ہے جسوقت کہ
طفل کے مونجی باندھتے ہین اوسوقت سے بیاہ کے وقت تک وہ
برہم چاری کہلاتا ہے۔ برہم چاری کو چاہیے کہ بیاہ ہونے تک شہد

نہ کہاے۔ سرمہ آنکہ مین نہ لگاے۔ اور لغو اور غلط بات سے پرہیز رکہے۔ جہوٹا کہانا نہ کہاے۔ اُستاد سے سختی کے ساتہ بات نکرے۔ مجامعت سے دور رہے۔ طلوع اور غروب کے وقت آفتاب کو نہ دیکہے۔ جہوٹ نہ بولے۔ نامبارک سخن منہ سے نہ نکالے۔ کسی کو سخت وسست نہ کہے۔ استاد کی انتہا درجہ عزت کرے۔ ہمیشہ آتش کی حفاظت کرے۔ لیکن یہ آتش اوسوقت سے دور کر دینی چاہیے جسوقت بیاہ ہوجاے۔ بیاہ کے بعد کسی قسم کی دوسری آتش کی نگرانی کرنا منع ہے اس گروہ کے ہادیون نے لکہا ہے کہ پانچ برس کی عمر سے بارہ برس تک مذہبی تعلیم مثل وید پڑہنے کے ضروری ہے۔ برہمن چارون وید پڑہے اگر سب ممکن نہو تو سب مین سے تہوڑا تہوڑا پڑہے۔

لکہا ہے کہ اگر وید کی تعلیم کی موافق ادعیہ معینہ پڑہکر کوی شخص ایک تیر دشمن کی طرف چہوڑے تو ایک لاکہہ تیر کا کام دیتا ہے۔

برہم چاری دو قسم کے ہوتے ہین ایک وہ کہ جب تک شادی نہین کرتے برہم چاری کہلاتے ہین۔ دوسرے وہ جو تمام عمر شادی نہین کرتے اور ہمیشہ برہم چاری کی صفت سے موصوف رہتے ہین صرف اُستاد کی خدمت مین اپنی زندگی کے دن گذارنے باعث راحت دارین سمجہتے ہین۔ اُستاد کے مرنے کے بعد اوسکی بازماندون کی

خدمتگذار ہوتے ہین۔ چونکہ خلیفہ یا اُستاد کے واسطے مسافرت
مین مزا بہت اچھا جانتے ہین اسلئے اکثر چلتے پہرتے رہتے ہین
زیادہ قیام کسی ایک جگہ نہین کرتے۔ آتش کی بزرگی اور عزت
وسیدم اُنکے دلون مین شعلہ زن رہتی ہے۔ ہر روز ہوم کرتے ہین
روزانہ تقلیل غذا پر مستعدی دکہاتے ہین۔

شادی۔ بیاہ

چونکہ برہم چاریہ لوگون کے حالات کی ناظرین کو واقفیت ہو چکی ہی
تو ضرور ہے کہ تہوڑا حال شادی بیاہ کا بھی پیش نظر کیا جاے۔
جاننا چاہیے کہ مرد اپنی راحت تن کے مونس حقیقی یعنی عورت کا
ایسے طریقہ سے طالب ہو کہ اوسکو اپنے عقیدہ مذہبی کی مطابق
بندون اور معبود کے سامنے شرمندہ ہونا نہ پڑے اور اوسکے اس
اجتماع اور جماع اور راحت روح و تن کو خدا کی مخلوق مین کوئی
فرد بشر ناپسندیدہ نظر سے نہ دیکھے۔ اس طریقہ کو بیاہ کہتے ہین۔ جو
مختلف زبانون مین شادی۔ لگن۔ نکاح۔ عقد۔ ازدواج۔ وغیرہ وغیرہ
لفظون کے ساتہ مشہور ہے۔ تواریخ قدیمہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے
کہ دنیا مین کوئی قوم اور گروہ انسان کسی وقت مین ایسا نہین گذرا

جبتک اس فعل کے واسطے کچھ قواعد نہ مقرر کئے ہون۔ کارنامہ
اسلاف پر نظر کرنے سے بہت سے طریقہ معلوم ہوتے ہین۔ جو
ہر زمانہ مین رسم و رواج ملک کی موافق اوس وقت کے فرمان روایان
او سرگروہون کے سردارون اور ہادیون نے جاری کئے ہین جس سے
اپنے اپنے زمانہ مین طریقہ معینہ کی موافق عورت سے اختلاط کرنا
معیوب اور باعث لعن طعن نہین ہوتا تہا البتہ طریقہ معینہ کے خلاف
ایسے میل جول قدیم الایام سے برے اور قابل نفرین رہے ہین
چنانچہ حالات طیمورسپ و ہوشنگ و جمشید شاہان عجم وغیرہ اس مدعا پر
دال ہین۔ اس کام کے واسطے داناؤن نے جو تہوڑے سے قواعد
مقرر کردئے تہے وہ دراصل کوئی ایسے جبریہ احکام یا طریقہ نہ تہے
جس سے انسان کو دوامی خوف یا دباؤ کے سبب اوسکے خلاف
کرنے کی جرأت نہوتی تہی بلکہ منتظم حقیقی کی قدرت کاملہ نے قاعدہ
مقرر کیا ہے کہ روح انسانی کی تسلی اور تشفی جبہی ہوتی ہے کہ ایسی امور
جو انسان کے ساتہ لازم و ملزوم کی نسبت رکہتے ہین۔ کسی پابندی
یا اختصاص کے ساتہ ہون۔ یہ باتین ہی ہماری اوسی دعوی کو
قوت پہونچاتی ہین کہ روح انسان جسمی تعلق کے ساتہ اپنے تعلق کا
زمانہ قواعد معینہ پر گذارنے کے واسطے مجبور ہے اور اسمین اوسکو

اپنی نجات اور راحت ابدی نظر آتی ہے اس لئے وہ پابندی سے
خوش رہتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ایک شخص غیر عورت کو لاکھوں
آدمیوں کے مجمع مین علانیہ اپنے ساتھ لیجاکر اپنی تصرف مین لاتا ہے
اوسکے اس فعل سے تمام تماشائی بہی خوش ہوتے ہین فریقین بھی
راضی اور فریقین کے اقربا اور ورثا بہی خوش وخورم ہوتے ہین
اور خدا کی تمام خدائی مین اس بات کو کوی بشر سنکر بہی برا نہین کہتا
اگر وہ شخص اوس عورت کو خود رضامند کرکے برادری سے خفیہ لیجاتا
اور اپنی تصرف مین رکہتا تو قدیم زمانہ مین زنا کا مرتکب ہوتا۔ اور
اوسکا وہ فعل جوکہ علانیہ لیجانے کے سبب امر حلال سمجہا جاتا صرف
ایک خفیہ لیجانے کے باعث حرام مانا جاتا۔ حالانکہ عورت کی رضامندی
بہی موجود تہی اور وہ مجمع بہی جو کچہ طریقہ اور برتاؤ اس امر مین عمل مین
لاتا ہے۔ سب عورت کے ہی خوشنود اور راضی رکہنے کے ہوتی ہین
۔ مگر نہین۔ اوسکی اس حرکت سے خلق خدا مین کوئی فرد بشر کسی سبب کا
خوش نہوتا بلکہ سب برا کہتے۔ باوجود اس بات کے کہ عورت کو
خفیہ لیجانے سے اوسکا وہی منشا تہا جو ظاہر الیجانے مین متصور تہا۔
پہر خلق خدا کی نفرت۔ شاہی عتاب۔ برادری کی لعن طعن۔ زنا کا
ارتکاب وغیرہ وغیرہ کسواسطے ہوتا۔ اسکی وہی وجہ ہے کہ روح انسان

جسمانی تعلق کے زمانہ تک قواعد معینہ پر چلنے سے راضی رہتی ہے اور باطل آزادی سے بچتی ہے۔

طوفان نوحؑ کے بعد تہوڑی مدت تک کچہ ایسا زمانہ گذرا کہ جسکا کوئی حال اچھی طرح معلوم نہین ہوسکتا اگر کسی نے کچہ لکھا ہی ہے تو صرف قیاسات سے کام لیا ہے۔ تاہم اس امر کا پتہ جسکو ہم اسوقت لکہہ رہے ہین کسیقدر معلوم ہوتا ہے۔ مورخان عرب نے جو قدیم زمانہ کے حالات لکھے ہین اونکے مطالعہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ نوحؑ کے طوفان کے بعد جب اونکی اولاد مین کثرت شروع ہوئی۔ تو جب تک وہ قبیلہ ایک جگہ مقیم رہا تب تک نوحؑ نے جس عورت اور جس مرد کا اپنے بیٹون کی اولاد مین سے ہاتہہ ملادیا وہ باہم میان بی بی یا زن وشوہر مقرر ہوگئے لیکن جو مرد عورت باہم دودہ شریک یا حقیقی بہائی بہن ہوتے یا دہ رشتہ دار جو والدہ اور خالہ اور پہوپی اور چچی اور ممانی و نانی اور دادی۔ وغیرہ وامثال آن فی الذکور کے مراتب تک پہونچتے باہم زوج اور زوجہ نہین ہوسکتے تہے ان امور کا پتہ اسطرح ہی ملتا ہے کہ طوفان نوحؑ کے کئی سو برس کے بعد سلاطین عجم مین یہ رواج پایا گیا ہے کہ دختر کو مجمع عام مین کسی خاص مرد کی سپرد کردینے سے خوشنودی فریقین اور عزت دارین مقصود ہوتی تہی اور اسیکا نام عقد یا

ازدواج یا بیاہ یا نکاح وغیرہ تہا۔ اسکے خلاف اوسوقت مین
بہی زناکاری اور بدکاری کہلاتی تہی۔ چونکہ یہ امر بزرگون اور والدین
کے اختیار مین ہوتا تہا اور دختر کی مرضی کی طرف کچہ لحاظ نہین
کیا جاتا تہا۔ لہذا بعض وقت ایسا ہی دیکہا گیا کہ ایسے عقد کے چند
عرصہ کے بعد بعض زن وشوہر مین فتنہ وفساد بسبب ناموافقت
قلبی کے پیدا ہونے لگا۔ تو رحم دل اور منصف مزاج بادشاہون
اور مدبران قوم نے یہ تجویز پیدا کی کہ مجمع عام مین دختر جسے پسند
کرے اور وہ مرد بہی راضی ہو تو دختر اوسکی سپرد کیجاے چنانچہ
یہ ایسا صلح کل قاعدہ تہا جسمین کسی کو شکایت کا موقع ہی نہ تہا۔ لہذا
اس قاعدہ نے ایسا رواج پایا کہ اُس زمانہ سے اس وقت تک
کوئی مذہب ایسا نہین نظر آتا ہے جسمین اس قاعدہ کی رعایت
نہو۔ اور زمانہ حال کی بہت سی اقوام مین یہ رواج جاری ہی بعض
اقوام جنمین حیا کا مادہ کم ہے علانیہ اس رواج کا عملدرآمد کرتی ہین
اور بعض قومین جو حیا اور شرم کی ساتہ مختص ہین کنایتًا دختر و
پسر کو مطلع کرکے اونکی مرضی دریافت کرلیتی ہین۔ بعض ناواقف
اور قصباتی ناول نگار یا اڈیٹران اخبار نے اپنی اور اپنے ناولون
یا مضامین کی غیر اقوام کے سامنے عزت دوبالا کرنیکی غرض سے

مذہب اسلام اور اوسکے پیروون پر یہ جہوٹا الزام لگایا ہے کہ
اسلام مین عورات پر یہ ظلم رکہا گیا ہے اور پیروان اسلام بے مرضی
اور بے سوچے سمجہے جس مرد سے چاہتے ہین دختر کو منسوب کر دیتے ہین
اور نہین سمجہتے کہ تمام عمر بسبب ناموافقت مزاج کے دختر کی زندگی
تلخ رہتی ہے۔ اول تو اون ناواقفون کو اسقدر دریافت کرنا چاہیے
کہ مذہب اسلام مین ایسی اجازت ہی یا نہین۔ اس پاک اور سچے
مذہب مین تاکیداً رضاء فریقین کا حکم ہے۔ اور تمام شرفاء مذہب
اسلام کا اسطرح عملدرآمد ہے کہ جب دختر یا پسر کو کہین منسوب
کرنے کی نوبت پیش آتی ہے۔ تو سب سے پہلے اس امر کا اظہار دختر
یا پسر پر اونکی محرم راز اور ہمجولیون کی معرفت کرایا جاتا ہے جس سے
اونکو بہت اچہا موقع آزادی سے اپنی دلی خواہش ظاہر کرنیکا ملتا ہی
اسکے بعد رضامندی معلوم ہونے پر حسب نسب کی تحقیق (جسکی خوبیان
مذہب اسلام مین بیحد بیان فرمائی گئی ہین) کیجاتی ہے۔ بعدہ نوبت
ازدواج پیش آتی ہے۔ بہت جگہ ایسا دیکہا گیا ہے کہ ہمجولیون کے
اظہار کے وقت فریقین کی نارضامندی کے سبب اوس گہرانے یا
خاندان مین عقد موقوف رہا ہے۔ کوتہ اندیش لوگ جنکے دیدہ عقل کو
طمع نے بند کر دیا ہے۔ جہوٹی اور مہمل خیالی باتون کے سبب یہ کہین

اپنے خاندان مین گذرے ہوے حادثون کو تمام اقوام اسلامی کے
واسطے نظیر سمجھکر ناول اور مضامین کے پیرایہ مین پیش کرکے عوام کو
دہوکہ مین ڈال کر مذہب کو بٹہ لگاتے ہین۔ ایسے لوگ بندۂ دولت
کہلاتے ہین۔ جو زر کو مدنظر رکھکر خود تو بے ننگ ہوتے ہی ہین مگر
دوسرون کو بھی بندہ بناتے ہین تاریخ یدیع کا مصنف اس امر کی
خبر دیتا ہے کہ قدیم زمانہ مین روی زمین پر ہر بادشاہ علاحدہ علاحدہ
اپنی رعایا مین شادی بیاہ کی رسم مناسب طور پر جاری کرتا تہا۔
بلکہ مجمع عام مین برادری کے سامنے عورت کو اوسکے شوہر کے ساتھہ
کردینے کی سخت تاکید تہی۔ چنانچہ بعض فرقون مین یہ رسم تہی کہ شوہر
عورت کو زر یا کسی خدمت کی عیوض خریدتا تہا۔ فرقۂ آسوری مین
عورت بالغ نیلام پر چڑہائی جاتی تہی۔ جو سب سے زیادہ قیمت لگاتا تہا
اوسکا شوہر کہلاتا تہا۔ جو عورات کہ حسین اور مہ جبین ہوتی تہین اونکی
بہت سی قیمت لگائی جاتی تہی ہزارون عاشق مزاج اور حسن پرست
لوگ دلدادہ ہوکر ملک و دولت قربان کرتے تہے ایک دوسرے سے
زیادہ قیمت لگاکر اوس پری جمال حور تمثال کو حاصل کرتے تہے۔
مگر بیچاریان بدصورت عورتین اوسوقت مین بہی قابل قدر نہ تہین
اور انکا کوئی خواہان نہوتا تہا۔ چونکہ بیاہ کرنا ایک ضروری اور لازمی

امر تہا۔ اس وجہ سے مدبران قوم نے ان بدصورت عورتون کی
قدر کی بہی ایک اچہی صورت پیدا کی یعنی جب حسین عورت بیاہ کے
وقت نیلام ہوتی تہی تو بعض بعض تہنا ذات سے نیلام ہوتی تہی۔
مگر بدشکل عورات کے ساتہ لوگون کے دلون مین اونکی قدر اور
خواہش پیدا ہونے کے واسطے یہ قاعدہ جاری کیا کہ تہوڑا زیور اور
نقد اور سامان وغیرہ اونکی ذات کے ساتہ لگایا گیا۔ یعنی بدشکل
عورات معہ زیور و لباس و سامان نیلام ہوتی تہین بہت سے لوگ
مال و دولت کی وجہ سے اونکے ساتہ بیاہ کرنے پر راضی ہوجاتے تہے
اسطرح اون بیچاری مایوس دلونکی زندگی کٹنے کا سہارا ہوجاتا تہا۔
یہی رواج تہا جو بڑہتے بڑہتے اب جہیز کے نام سے مشہور ہے جسکی
وجہ سے زمانہ حال مین ہر دختر کا باپ اوسکے بیاہ کرنیکی مصیبتون مین
پہنسا ہوا ہے کیونکہ ہر قوم مین عورات کا بیاہ خواہ حسین ہون یا بدشکل
اسوقت مقرر ہوتا ہے جب اس امر کی بحث و مباحثہ اچہی طرح ہوجاتی ہے
کہ دولہن کے نام کیا جائداد لکہی جائیگی اور دولہا کے وارث یہ دریافت
کرتے ہین کہ دولہن کے ساتہ کسقدر زیور دیا جاویگا۔ گویا باہم زیور
اور جائداد کا تبادلہ کرتے ہین عورت سے کوئی غرض نہین۔ بلکہ کم
جائداد والے پسر اور تہوڑے زیور والی دختر نہایت ذلت اور

بیقدری سے منسوب ہوتی ہین افسوس ہے اقوام کے اون دانا وبیر
کہ ادہر اودہر کی بیکار اور لاطائل امور پر مفسدہ اور مشورہ کرتے ہین
لیکن اس خباثت کو عوام کے دلون سے کہونے کی کوشش نہین کرتے-
شادی بیاہ فی زمانہ مخلوق پر ایک وبال ہوگیا ہے- کہ جسکا بوجہ
نہ امرا اوٹھا سکتے ہین نہ غربا- اس کار خیر مین امرا کا نتیجہ قرضداری ہے
اور غربا کا ذلت وخواری- خدای تعالی مخلوق کو نیک ہدایت کرے-
فرقہ ہنود مین قدیم زمانہ مین بہت سے طریقہ عورات حاصل کرنیکے تہے-
جنکو صاحب دبستان نے ہنود کی معتبر کتب سے بکمال جانفشانی
ملخص کرکے قلمبند کیا ہے ہم کچھ اوسمین سے اس جگہ بیان کرتے ہین
تاکہ ناظرین کو تواریخ کے لطف مین کمی نہ واقع ہو- کتاب مہابہارت
کے آدہ پرب مین لکہا ہے کہ جس عورت کا شوہر مر جاسے وہ دوسرا
شوہر بنا سکتی ہے- چنانچہ جبکہ پرسرام نے چہتریون کو ہلاک کیا تو
چہتریون کی عورتون سے برہمنون نے میل جول اور اختلاط کیا-
اور اس طریقہ سے بہت سے فرزند حاصل کئے- اور درست ہے کہ
عورت کو اگر خاوند چہوڑدے تو وہ دوسرا شوہر بنا سکتی ہے چنانچہ
جوجن گندہی کہ سب سے قبل پراشر کی زوجہ تہی- اوس سے
ایک پسر بیاس نام پیدا ہوا تہا جو بڑا عابد اور مرتاض گذرا ہے-

بعدہ اس خاوند سے جدا ہوکر۔ راجہ سنتن کی آغوش محبت مین
آرام گزین ہوکر لطف دنیا مین مشغول ہوے۔ اور اوسی کتاب مین
لکھا ہے کہ ہر عورت در انحالیکہ اوسکا شوہر زندہ ہی ہو اور اختیارات
شوہری بہی رکھتا ہو۔ اپنے شوہر کی مرضی سے دوسرے مرد سے ہم بستر
ہوسکتی ہے۔ اور اوسکی زوجیت مین کوئی فرق نہین آسکتا۔ چنانچہ
ایک راجہ جسکا نام کتب تواریخ مین راجہ بلی لکھا ہے۔ ایک تم
نامی برہمن کے پاس آیا اور بہ منت وسماجت اوسکو اپنے گہر لے گیا
اور خاطرداری سے پیش آنے کے بعد اپنی پیاری معشوقہ کو جو بیاہتا
بی بی تہی۔ اوسکی خلوت مین بہیجکر اپنا ایما راسطرح ظاہر کیا کہ اسکی ساتھ
ہم بستر ہو۔ آخر کار وہ برہمن کچہ ہمارے دانش والے برہمن کی طرح ساوہ لوح
تو تہا ہی نہین۔ راجہ کا اشارہ پاتے ہی سمجھا کہ آج کے دن شاید
آفتاب بخت رسا برج حمل مین جلوہ گر ہوا ہے جو اس زہرہ شمائل کی
خلوت میسر ہوئی۔ ایسے وقت مین جو کجی کرے وہ زحل نصیب ہے۔
فوراً آسن مارکر بیٹھا اور رو در قی پوتہی کہولکر کچہ اونگلیون سے کام
لینے لگا۔ افسوس کیا زمانہ تہا کہ اک نازک اندام لالہ فام۔ گلبدن
گل پیرہن۔ اک آزاد اور بیدرد برہمن کے پالے پڑی۔ آخر تم مذکور
مشتری کی ساعت دیکہکر مشغول عیش وبوس وکنار ہوا اوس قمر طلعت

کی تقدیری ٹانگن پر گویا سنیچر سوار ہوا۔ غطارد۔ کہ منشئ فلک ہے
اس واقعہ کا انجام اسطرح لکہتا ہے کہ اس شب عیش مین اوس
پری جمال کو حمل رہا جس سے اک فرخ طلعت فرزند پیدا ہوا جو راجہ بلی کی اصل
خواہش تہی۔ اسیطرح راجہ پانڈ نے کہ اختلاط عورات سے پرہیز
رکہتا تہا۔ کہ کنتی نام رانی کو جو اوسکی بیاہتا بی بی تہی اجازت عام
دیدی تہی کہ عام مردون کی خلوت مین رہے۔ لیکن چونکہ وہ عورت
نیک تہی اس اجازت سے ناخوش ہوکر ملتجی بدرگاہ باری ہوی چنانچہ
فرقہ ہنود کی کتب مین اکثر جگہ اسکا حوالہ ہے کہ وہ عورت انسان سے
نہین بلکہ ملائکہ سے مخلوط ہوتی تہی جنسے کئی پسر پیدا ہوے۔ واللہ اعلم
بہای کے مرجانے کے بعد اپنی بہاوج سے بیاہ کر لینا ہی درست
تہا۔ اور جائز تہا کہ پسر پدر سے غیر ہو اور مادر سے ایک۔ جیسے کہ
بیاس جو جن گندہی کے بطن سے ہے۔ اور پراشر جو کہ بیاس کا
باپ ہے چترویرج کی عورت سے ہم آغوش رہتا تہا۔ اور اُن چترویرج
کی مادر (یعنی چترویرج کی خوشدامن) خود وہی جو جن گندہی تہی
اور باپ زن چترویرج کا سنتنن مذکور تہا۔ چترویرج کی عورت کے
ساتھ پراشر کا اختلاط ہوا جسسے دہرت راشٹر اور پانڈ راجہ
پیدا ہوے۔ ایک عورت بالاشتراک چند ایسے مردونکی بہی زوجہ

ایک ہی زمانہ مین ہوسکتی ہے جنکا نسب ایک ہی ہو- اور باری
باری سے سب اوس سے اختلاط کرین اس امر کو عیب نہین تصور
کرتے چنانچہ دروپت راجہ کی بیٹی دروپتی (دروپدی) کے پانچ
شوہر ایک زمانہ مین گذرے ہین جو پانچ پانڈو کے نام سے مشہور ہین
ایک شخص گوتم کے بیٹے اہلہ نامی کے سات مرد ایک ہی زمانہ
مین بالاشتراک شوہر ہوے ہین - اور اک برہمن مرتاض کی بیٹی ایک
ہی زمانہ مین دس مردون کی بی بی رہی ہے - چنانچہ ہندوستان
کی قوم جاٹ مین ابتک اس رواج قدیم کا عملدرآمد پایا جاتا ہے-
آریہ ورت کے رزم نامہ مین یہ بھی لکھا ہے کہ قدیم زمانہ مین تخصیص
شوہر اور زوج کی نہ تھی - جسکی خواہش جس مرد سے مخلوط ہونیکی ہوتی
وہ اوس سے موافقت کرتی یہ رواج ایک زمانہ معینہ مین نواح
فارس مین بھی تھا - مگر عاقل بادشاہون اور ہوشیار رہنماؤن کی
کوشش سے تھوڑی مدت مین دور ہو گیا - کیونکہ عقلا اس قول کو افعال
وخواص حیوانی سے منسوب کرتے تھے - اور کہتے تھے کہ یہ امر حمیت
انسانی سے بعید ہے - اگرچہ بعض مفسدون اور بوالہوسون نے اوس
زمانہ مین غلو اور قوت حاصل کرکے اس اعلان کے ساتھ (کہ عورت
زمین پر باعث فساد ہے) پابندی کے رواج کو اوٹھانا چاہا - تاہم وہ

رواج خاص زمانہ اور متعدد انسانون اور محدود اقالیم مین گذرا ہے۔ تحقیق کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی آزادی بہت قلیل اور پابندی کثرت سے ہر زمانہ اور ہر وقت اور ہر ملک مین رہی ہے۔ قدامت اور پائداری پابندی ہی کو حاصل ہے۔ ہندوستان مین اس قسم کی آزادی کے رواج کی تصدیق یہ ہے کہ ایک مرتاض کی زوجہ کسی مرد بیگانہ سے اختلاط مین مصروف تہی۔ ناگاہ اوسکا بیٹا ستونت نامی اوس مقام پر پہونچا جہان کہ یہ ہر دو بوالہوس خیال پیش وپس سے آزاد ہوکر حظ نفس مین مصروف تہے۔ ستونت اس واقعہ کو بچشم خود دیکہکر ملول ہوا۔ اور رجوع قلب سے اسطرح دعا مانگنے لگا کہ خدای عالم اس وقت سے جو عورت مرد بیگانہ سے مخلوط ہو اوسکو جہنمی کرنا۔ ابتک بعض پہاڑی فرقون مین اس خصلت حیوانی کا رواج ہے۔

قدما رقوم ہنود نے عورات کو دو قسم پر تقسیم کر رکہا ہے۔ ایک زن معین یعنی وہ عورات جو کسیکی زوجہ کہلاتی ہین اونکو سوای اپنے شوہر کے کسی مرد بیگانہ سے مختلط ہونا سزاوار نہین ہے۔ دوسری زن غیر معین۔ اور بے قید۔ کہ فاحشہ ہوتی ہین انسے واصل ہونا کوئی گناہ نہین عیب نہین۔ اور یہ کسی خاص مرد کے ساتہ مخصوص

نہین ہوتی ہین زمانہ قدیم مین سلاطین نے اس گروہ کو اس غرض سے
جاری کیا تہا کہ جو مرد سفر اور تیر تہون اور جاتراؤن اور افواج مین
دور و دراز ملکون مین مسافرت کرتے تہے اور بی بی کو ہمراہ نہین
رکہہ سکتے تہے۔ لہذا اونکی رفع حوائج اور غلبہ شہواتی د... کم ہونیکے
واسطے جو کہ باعث پریشانی خاطر اور حارج مدعاء اصلی ہوتا ہے) فرقہ
عورات کا قایم کیا کہ جس سے راحت روح انسان مین پہونچے اور
انسان کچہ اجرت دیکر ایک ذریعہ سے اپنی حاجت روا کرے۔
اس عمل کو حسنات تصور کرتے تہے۔ اور مردون کی زیادتی کے
سبب انسے ہمبستری کو حرام نہین سمجہتے تہے۔ کیونکہ زن شوہر دار سے
ہم آغوش ہونے کا نام زنا تہا۔ البتہ اجرت ندینا بہت برا سمجہا جاتا تہا
دبستان المذاہب مین لکہا ہے کہ شہر کلنگ مین ایک بتکدہ ہی
جو بتخانہ کورم (کشف) کے نام سے مشہور ہے۔ قدیم الایام مین اُس
نواح کے باشندہ اپنی خوبصورت او ناکتخدا لڑکیان جوانی کی عمر مین
برای رضای خدا و بقصد ثواب اوس بتخانہ کے برہمنون کو خیرات
مین دیتی تہی اور پہر بقیمت اونسے خرید کر اپنی آرزومند دل کو (جو
مدت سے اونکے حسن وجمال بیمثال پر فریفتہ ہوکر اونکی پرورش کا باعث
ہورہا تہا) اونکی بسر در وصل سے خوش کرتی تہی۔ اور وہ دولت حسن

گہر کی گہر مین ہی رہتی تہی گویا بتکدہ اونکے واسطے اک ٹٹی کی آڑ تہی
کہ اوسکے حیلہ سے موسم بہار کی گدرائی ہوئی نفیس میوہ جسکو
اوہنون نے بڑی احتیاط سے نظر بد سے بچا بچاکر پرورش کیا تہا
ہزار شوق اور تمناؤن کے ساتہ اونکے استعمال مین آتی تہی گویا وہ
اس عقیدہ کی پیرو تہی کہ انسان اگر باغ لگائے اور اوس باغ کی
پیاری پیاری ذائقہ دار پہل خود نہ کہائے تو اوسکی کم نصیبی ہے۔
لعنت اللہ علی الخبیثین طائفہ ہنود مین زوجہ بنانے کی پانچ
صورتین ہین۔ اول یہ کہ دختر کا باپ اوس شخص کو جسکو داماد
بنانا چاہتا ہے۔ اپنے گہر بلاکر کسیقدر نقد و جنس اپنی دختر کی ہمراہ کرکے
اوسکے حوالہ کردے۔ یہ سب سے زیادہ اچہا کام ہے اسکو اودواہ
کہتے ہین۔ دوسری داماد دختر کو اوسکے مان باپ کی مرضی کے
خلاف زور و ستم سے یا قوت مالی سے جبرا و کرہا دختر کے مان باپ کے
گہر سے نکال لیجائے اور اپنے گہر لیجاکر بیاہ کرلے۔ اسکو اسر وداہ
کہتے ہین تیسری زن و شوہر باہم ایک دوسرے پر مائل ہون
اور داماد بغیر رضائے پدر و مادر دختر۔ دختر کو اپنے گہر لیجاکر بیاہ
کرلے۔ اسکو گاندہرو واہ کہتے ہین چہارم داماد اور پدر دختر
دونو مالک لشکر و سپاہ ہون اور باہم جنگ ہو اور دختر کو بزور شمشیر

حاصل کرکے بیاہ کرے اسکو راجیہ وداہ کہتے ہین پنجم یہ کہ دختر کو بغیر رضامندی اوسکی مان باپ کے بزور طلسم وجادو وغیرہ اٹھال لیجاکر بیاہ کرے۔ اسکو پشاچہ[۱] وداہ کہتے ہین دختر کے بیاہ مین لازمی اور ضروری یہ بات ہے کہ کوئی برہمن دانا دختر کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیکر اوسے حسب مذہب ہنود ادا کرے۔ اور سات قدم چلے۔ اور چھتری کی دختر کے بیاہ کے وقت تیر کا ایک سرا دختر کے ہاتھ مین اور دوسرا داماد کے ہاتھ مین ہو۔ ویش فرقہ کی دختر کے عقد کے وقت ایک کوڑا (تازیانہ) یا کوئی دوسری چیز مثل اسکے فریقین کے ہاتھ مین ہونا چاہئے۔ لکہا ہے کہ دختر خواستگار شوہر ہو اور اوسکے والدین کو قدرت بھی ہو تو اوسکو پیوند نکرنا سخت گناہ ہے۔ دختر کا نکاح مدت العمر مین ایک ہی درست ہے اگر شوہر مرجاے تو عورت کو دوسرا بیاہ کرنیکی اجازت شریعت ہنود سے نہین ہے۔ عورت کو لازم ہے کہ بعد وفات شوہر اپنی سسرال مین ہی عمر پوری کردے۔ واضح ہے کہ استحکام نکاح اوسوقت ہوتا ہے جبکہ برہمن سات قدم چلتا ہے اگر سات قدم چلنے سے قبل یا درمیان مین شوہر مرجاے یا عورت سے جدا ہوجاے تو وہ عورت دوسرا شوہر کرنیکی ضرور مستحق ہے۔ اور اگر زن

---

[۱] پشاچہ سنسکرت لفظ ہے کسی جن کا نام تہا۔

منکوحہ بدکار ہو تو اوسکے ساتھ مباشرت کرنی جائز نہین ہے - اوسکو مار ڈالنا یا گھر سے نکالدینا درست ہی - بلکہ بہتر یہ ہے کہ اوسکو ایک حجرہ تیرہ و تار مین قید کر کے مبتلائے آزار کرین آٹھہ پہر مین صرف ایک مرتبہ خوراک اور برا لباس پہنائین - برہمنون کے خیال کی موافق ایام حیض عورات سولہ[16] محسوب ہوتے ہین - جسروز سے اجرای حیض ہو چار روز تک مباشرت کرنی منع ہے - عروس پر پدر و مادر و شوہر و دیگر بزرگان خاندان کی تعظیم واجب ہی - شوہر کے مال و منال کی حفاظت کرنی یا شوہر کے سفر کے جانیکی حالت مین اپنے آپ کو آراستہ نکرنا - خوش نہ رہنا - عزیزون دوستون کے گھر مین نہ جانا اور نہ انکو بلانا - ضروریات سے ہین - دختر جب تک کنواری ہو اوسکی حفاظت اور نگرانی تا بمقدور لازم ہے - اور عقد کر دینے کے بعد حفاظت درست نہین ہے - جب شوہر سفر مین ہو عورت کو لازم ہے کہ گھر مین تنہا نہ رہی چاہیے اپنے ماں باپ کے گھر جاے یا سسرال مین ایسی مقام پر رہی کہ جہاں کوئی دوسرا انسان بہی ہو - شوہر کے مرنیکے بعد عورت اگر ستی نہو - تو چاہیے کہ تقلیل غذا کے ساتھ یاد الہی مین مصروف رہی لکہا ہے کہ زن شوہر کے مرنیکے بعد جو ستی ہوتی ہے تو زن و شوہر دونو کے گناہ بخشے جاتے ہین - اور ہمیشہ بہشت مین رہتے ہین شوہر

چاہے کسیقدر گنہگار ہو اور دوزخ مین مبتلائے آزار ہو۔ تو جو عورت ستی ہوتی ہے وہ اوسکو دوزخ مین سے اسطرح کہینچ لاتی ہے جیسے کوئی سانپ پکڑنے والا۔ سانپ کو اوسکے سوراخ مین سے نکال لیتا ہے اور جو عورت ستی ہو جاتی ہے وہ پہر عورت کے جنم مین نہین آتی۔ اگر بالفرض اوسکو دوسرا جنم لینے کی نوبت ہی آئیگی تو مرد کے جسم مین ظاہر ہو گی۔ برہمن کی عورت اپنے شوہر کے ساتہ ایک چتا مین جل سکتی ہے باقی اقوام علاحدہ علاحدہ۔ عورت کو زبردستی سے ستی کرنا درست نہین اسیطرح ستی ہونے سے اوسکو باز رکہنا بہی ممنوع ہے۔

محققین ہنود نے ستی ہونے کی رمز کو اسطرح خیال کیا ہے کہ ستی ہونا دراصل زندہ در آتش ہونے سے غرض نہین ہے جیساکہ عوام خیال کرکے جل جاتی ہین۔ بلکہ ستی ہونے سے یہ مراد ہے کہ شوہر کی وفات کے بعد عورت اپنی تمام خواہشین اوسکے ساتہ جلادے۔ گویا مرنیسے قبل مرجاے۔ زن پارسا وہ ہے جو اپنے آپ کو کسی مرد بیگانہ کو نہ دکہاے۔ لباس اسقدر نیچا استعمال کرنا چاہئے کہ سر سے ایڑی تک بدن پوشیدہ رہے۔ لیکن پارسائی اور پوشیدگی وغیرہ کا جسقدر ذکر ہے سب اون عورات کے واسطے جنکے شوہر مرچکے ہین اور ستی نہین ہوئی ہین۔ زن شوہردار کی پردہ پوشی کے واسطے صرف ردائے

حیات شوہری کافی ہے۔ اوسکے واسطے کوئی ہدایت کی ضرورت نہین ہے۔

ہوم

برہمن پر فرض ہے کہ ہر سال ایک جگ کرے۔ اگر خود قوت نہین رکھتا ہو تو ابنائے جنس سے مدد لیکر اوسکے صرف کو پورا کرے۔ طریقہ ہوم کرنیکا یہ ہے کہ تین الاؤ آگ کے لگائے۔ اور الاؤ کے آگے چوبی ستون نصب کرے۔ بعدازان اوس گہاس کی رسّی بنائے جسکو سنسکرت مین کوسالہ کہتے ہین اوس رسی کو ایک کالی بکری کے گلے مین باندہکر اوس ستون سے باندہے۔ اور ہوم پانچ روز مین پوری ہوتی ہے اول روز جو شخص کہ صاحب ہوم ہو زن و مرد غسل کرین۔ اور دوسرے نو نفر بھی سر و تن دہو کر ہوم کے معاون بنین۔ یعنی اون نو نفر مین سے ایک برہما تصور کرکے سب اوسکی فرمان بری کرین۔ اور باقی آٹھ نفر بھی برہما کی مانند متصور ہون اور سوا انکے ستولہ نفر برہمن دوسرے ہون کہ یہ بھی ہوم کے وقت دعا و منتر خوانی مین مصروف ہوتے ہین۔ اور آگ روشن کرتے وقت درخت آرن (سنسکرت لفظ ہے) یعنی درخت اُگ کی لکڑی جلائین۔ اور ایک درخت کا نام سنسکرت مین کندر

اور تلنگی زبان مین جندرو ہے اوسکی لکڑی بھی ہوم کے واسطے مخصوص ہے - اور درخت پامارک (جسکو تلنگی زبان مین برسی اور دکھنی زبان مین اکھارہ کہتے ہین اور اوسکی اکثر مسواک بھی بناتے ہین) کی لکڑی بھی ہوم کے وقت آگ جلانے مین کام آتی ہے - اور اسیطرح پیپل کی لکڑی اور درخت گولر کی لکڑی جسکو سنسکرت مین بودم براہ - اور تلنگی مین مہری - اور پارسی مین انجیر دشتی کہتے ہین ایک لکڑی جسکو سنسکرت مین سمی - اور تلنگی مین خمی کہتے ہین اور ایک قسم کی گھاس ہے جسکو سنسکرت مین دوروداہ اور تلنگی مین کرکی - اور دکھنی مین ہریالی کہتے ہین اور ایک گھاس ہے کہ اوسکو درپاس کہتے ہین - یہ جملہ نو قسم کی لکڑیان وغیرہ ہوم کے وقت کام آتی ہین - وہ آٹھہ برہمن جو برہما کی مانند متصور ہوتے ہین - اوس کالی بکری کو منتر پڑھکر پکڑتے ہین اسطرح پر کہ اول درخت خازہرہ کی خاردار شاخون اور پتون کا فرش کرتے ہین اس درخت کو سنسکرت مین کال شاکھا اور تلنگی مین بلسوکوما - اور دکھنی مین کارنکاٹھا تنا کہتے ہین) پس اوس فرش خار پر اوس بکری کو جبرًا گراتے ہین اور نہایت قوت و احتیاط سے اوس بکری کے قدرتی جسمی سوراخ مثل آنکھہ - کان - ناک - منہ - مقامات بول و براز وغیرہ اسطرح پکڑتے ہین

حتی الامکان سانس اور ہوا کی آمد و شد بند ہو جاے۔ اور وہ باقی
سولہ برہمن منتر خوانی مین مصروف رہتے ہین یہانتک کہ اوس بیچارہ
بے زبان جانور کی جان گہٹکر نکلجاتی ہے۔ پس اون سولہ برہمنون نے
ایک برہمن اوس بز مردہ کا سر کاٹتا ہے۔ اور پوست دور کرکے
تمام اوسکے ٹکڑے ٹکڑے کرکے استخوان نکالڈالتے ہین تہوڑا روغن
آمیز کرکے وہ آٹہون برہمن آگ مین ڈالتے ہین اور وہ سولہ برہمن
لکڑیان جلانے مین معاونت کرتے ہین اور اوسپر تہوڑا تہوڑا روغن
ڈالتے رہتے ہین۔ جبکہ وہ گوشت کباب کی مانند ہو جاتا ہے۔ تو وہ
آٹہون اوسکو کہا جاتے ہین۔ اور صاحب جگ بہی کہانے مین
شریک ہوتا ہے۔ پس ایک سو ایک گاے معہ بچہ کے اور کچہ دچہنا
یعنی از قسم زر نقد اون آٹہون اور سولہ برہمنون کو دیتے ہین۔ اسیطرح
پانچروز تک منتر خوانی کرتے ہین مگر بکری کی بُری گت ایک ہی روز
ہوتی ہے۔ اس پانچروز مین کوئی بہی برہمن صاحب ہوم کے گھر
آوے اوسکو کہانا کہلانا ضروری ہے۔ اور خوشبو اور عطریات وغیرہ
کا استعمال کرتے ہین اور جسقدر کہ ہو سکتا ہے اوسکو کچہ دیتے ہین۔
پانچروز کے بعد الاؤ کو بند کردیتے ہین۔ صرف ایک الاؤ کہلا رکہتے
ہین جسکی آتش گھر مین لاتے ہین۔ یہ ہوم ہمیشہ شہر کے باہر کرتی ہین

جبکہ وہ آتش گہر مین آتی ہے گہر مین ایک الاؤ کہود کر اوسمین آتش
افروختہ کرتے ہین اور حتی الامکان اوسکو سرد نہین ہونے دیتے
پہر روزانہ گہر مین اسطرح ہوم کرتے ہین۔ کہ غسل کرکے اوس الاؤ
کی راکہہ سے پیشانی پر قشقہ یعنی ٹیکا لگا کر دعا خوانی مین مصروف
ہوتے ہین۔ ہوم کرانیوالا کوئی برہمن دانا ہونا چاہیے۔ اگر برہمن
نہ میسر آئے۔ تو بز سیاہ مذکورہ آٹے کی بناکر اوسپر کارروائی مذکورہ کا
عمل کرین۔ ایساہی دستور ہے کہ پانچروزہ ہوم کرنے مین ہرروز ایک
بکری کی جان اوسی بیرحمی سے لیجاتی ہے۔ اور اسیطرح جس جگ
مین گائے کی قربانی کرتے ہین اوسکو گئومعدہ اور جسمین اسپ کی قربانی
ہوتی ہے۔ اوسکو اشمیدہ اور جسمین آدمی کی قربانی کرتے ہین اوسکو
نرمیدہ کہتے ہین۔ اکثر ماہ بیساکہہ یا ماگہہ مین ہوم کرتے ہین۔ جو شخص
ایک مرتبہ ہوم کرے چاہیے کہ ہر سال ایک بکری کی قربانی کرے۔ اگر
بز میسر نہ آئے۔ آٹے کی بناکر اوسپر عمل مذکورہ کرنے سے عیوض پورا
ہوجاتا ہے۔ لیکن اگر صاحب جگ طریقہ ویشنو کا پابند ہو تو ابتدا
ہی سے آٹے کی بکری بنانا چاہیے کسواسطے کہ اوس فرقہ کے نزدیک
حیوانات کا مارنا نہایت ممنوع ہے اور شریعت ہنود مین بعض مقام پر
ایسا ہی لکہا ہے کہ وہ شخص کسی حیوان کی جان لینے کا مستحق ہے۔

جسکو زندہ کرنے کی بہی قدرت ہو۔ عقلا اور اہل تصوف نے جو کہ
فرقہ ہنود مین مشہور ہین اس قربانی کی رمز کو بعض امور کے ساتھ تعبیر
کیا ہے۔ یعنی کشتن بز ترک نادانی ہے۔ اور ہلاکت گاؤ ترک بیش
خواری و غرض کا اشارہ ہے۔ گہوڑے کو مارنا نفی خاطر سے تعلق
رکہتا ہے۔ اور آدمی کی قربانی کرنے سے اوصاف ذمیمہ بشریہ کا
دور کرنا ہے۔ مرزا محسن کشمیری نے چند ہدایات بطور افعال و کردار
نیک فرقہ ہنود کی کتب سے نقل کئے ہین چونکہ مفید ہین اسلئے
ناظرین کے پیش کش کئے جاتے ہین۔

برہمن کو کہیتی کرنا سزاوار نہین۔ اپنی ہم قوم کے دروازون پر جاکر
تہوڑا سا غلہ بخوشنودی خاطر فریقین طلب کرنا اور اوسی پر قناعت
کرنا بہتر ہے۔ عبادت مین مصروف رہے۔ اسقدر غذا نہ فراہم کرے
کہ کل کے واسطے باقی رہے۔ جس جگہ کہ بتخانہ۔ یا گاے۔ یا مرد زاہد
سے مقابلہ ہو اوسکا طواف کرنا چاہئے۔ اور آب روان پر اور گاؤ
کی رہنے کی جگہ پر۔ اور راکہہ پر اور برہمن کے سامنے۔ اور گاے کے
مقابل اور سورج اور آگ کے مقابل بول و براز کرنا ناروا ہے۔ برہنہ
بیت الخلا مین ستارون کو دیکہنا اور بارش مین برہنہ نکلنا بہی نازیبا
اور آگ سے پاؤن گرم کرنے کی واسطے آگ کی طرف پاؤن پہیلانا بے ادبی

آگ کے اوپر سے گذرنا اور دونو ہاتہون سے پانی پینا - اور سوتے ہوئے کو بیدار کرنا مناسب نہین مگر بضرورت - سوای دروازہ معمولی کے شہر اور مکان مین جانا منع ہے - خسیس اور ارذل بادشاہ کی کچہ لینا نہ چاہیے - اپنی عورت کو چہینک اور جماہی - اور انگڑائی لیتے وقت اور جبکہ وہ خلوت مین غافل بیٹہی ہو - اور سرمہ کرتے وقت اور سر مین تیل ڈالتے وقت ہرگز دیکہنا نچاہیے - برہنہ چادر اوڑہکر نہ سوئے - اکیلے گہر مین بغیر کسی دوسرے کے نرہے منہ سے آگ نہ پہونکے - ہاتہہ پاؤن سے بازی کے طور پر پانی کو نہ ہلاے - برہمنکو عزت سے دیکہے - گنہگار یا شاگرد کو اسطرح زدوکوب کرے کہ زخم شدید جسم پر نہ پڑے - جس سے جسم کی اصلی حالت مین تغیر واقع ہو - اور اپنے سے بڑے سے اور زن بیوہ اور بیکس اور ضعیف اور سائل اور اطفال سے بحث اور مناظرہ وغیرہ نکرے - اور حکم کرکے اپنی عورت کے ساتہ ایک سفرہ پر کہانا نہ کہائے - اور جس شخص کی عورت بدکار ہو اور شخص مذکور اسے آگاہ ہوکر تجاہل کرتا ہو یا ایسا شخص جو ناسپاس ہو - اور قصاب اور دیوس کے ساتہ ایک[1] سفرہ پر کہانا کہانا منع - شریعت ہنود مین خدا کی پرستش کے بعد فرشتون کی

[1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد قدیم مین ایک سفرہ پر کہانا کہانا اقوام ہنود مین جائز تہا۔

پرستش درست ہے۔ اور سوای گائے کے گوشت کے دوسری کا گوشت کہانا بھی ممنوع نہین ہے۔

حالات مرتاضان ہنود

اب ہم کچہ تہوڑے سے حالات قوم ہنود کے مرتاض لوگون کے تحریر کرتے ہین جس سے ناظرین علم تواریخ پر اس بری قوم کے صاحب کمال لوگو کمال بھی ظاہر ہون گے۔ اور معلوم ہوجائیگا کہ اس قوم مین ہماری بیحد ویسے نہایت تارک الدنیا ایسے انسان گذرے ہین جنکی ذات بہت سے عجائبات کا ظہور ہوا ہے بڑے بڑے اشخاص بڑی بڑی ریاضتون کے کمال کے بعد مشہور آفاق ہوکر اپنا نام دنیا مین باقی چھوڑ گئے ہین۔ جاننا چاہئے کہ مذہب پوران کے جاری ہونے کے بعد اسقدر ہادی اور رہنا قوم ہنود مین پیدا ہوگئے کہ جنکی شمار مین علم اعداد ناکافی معلوم ہوتا ہے جس شخص نے تہوڑا سا فلسفہ دیکہا وہ بجای خود ایک شخص خدا رسیدہ بنکر مخلوق کو ہدایت کرنے لگا جو جسکی سمجہ مین آیا اوس راستہ کا پیرو ہوگیا۔ کوی روک اور تنبیہ نہ تہی بہرحال اسی کو غنیمت سمجہے ہوے تہے کہ بودہ دہرم کے مٹ جانے کے بعد اونکا اصلی اعزاز کسیقدر پہر قایم ہوگیا تہا۔ لہذا اونہون نے عوام کی

روک ٹوک سے غرض نہ کی راجہ اپنی عیش و آرام مین مصروف
تھے بس سب انتہا لوگ جوگی اور ساد ہو بن بنکر عوام الناس کو
اپنے گرد جمع کر کرکے اپنی راہ پر لگانے لگے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ
ایک اعتبار سے راجا اور صرف برہمن شرع ہنود کے پابند رہ گئے
اور باقی عوام الناس سب جوگیون اور سادہوون کے عقیدہ مندکی
پیرو ہو گئے اور اونکی پیروی کو ذریعہ نجات تصور کرنے لگے
یہانتک کہ فرقہ ہنود مین یہ عقائد بھی دین کے قائم مقام ہو گئے اور
اونکا عملدرآمد اسیطرح ہونے لگا جیسے کسی بڑے دین کا ہوتا ہے
ان سادہو اور جوگیون مین بعض اشخاص بلکہ معدودے چند ایسے
ہوئے ہین جو ریاضات اعمال علویہ سے مستفیض ہوئے ہین باقی
سب طرف تارک الدنیا لوگون کے ریاضات اعمال سفلیہ و فاسد مند
ہوئے جہانتک اس قسم کے لوگون کے حالات کی کتابین مثل
بھگت مال وغیرہ دیکھی جاتی ہین اونسے ایسے اشخاص کے
حالات معلوم ہوتے ہین جو مرتاض اعمال سفلیہ سے ہین اور اونکی
تمام حرکات اور سکنات اور ریاضتین افعال سفلیہ سے منسوب ہین
ایسے لوگ ذی عقل انسانون کی نظر مین تو قابل نفرین ہوتے ہین
لیکن جہلا اونکو برگزیدہ اور صاحب کمال باطن سمجھکر اونکی پیروی

اور اونکا اعزاز کرتے ہین - جیساکہ ناظرین اجزاد الهند کو آئندہ معلوم ہوگا اور وہ اب ہم بیان کرتے ہین انشاء اللہ تعالی -

جاننا چاہئے کہ قوم ہنود مین جسقدر فقرا اور مرتاض گذرے ہین اُن سب کو ہنود کے مقبولہ خدا کے ظہور ثلاثہ مین سے دو ظہور مین سے کسی ایک سے ضرور تعلق ہوتا ہے - یعنی پرستاران شیو یا پرستاران بشن - بعض لوگ بشن جی کے اوتارون کے نام کی تسبیح اور ورد کے ذریعہ حضوری بشن تصور کرتے ہین اور بعض بطور خود ذات خاص سے تعلق رکھتے ہین - اب ہم جسقدر فرقہ اور گروہ کا بیان کرتے ہین اونکو ہر دو مذکورہ بالا ظہور مین سے کسی ایک سے ضرور واسطہ ہے

پرستاران شیو

فرقہ ہنود مین یون تو ہمیشہ مرتاض لوگ ہوتے رہے ہین مگر اگلے زمانہ کی تواریخ ہند پر غور سے اگر نظر کیجاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے راجہ جو بڑی بڑی حکومتون کے مالک تھے ترک سلطنت کر کے گوشہ گزین اور خاک نشین بنے ہین کوئی زمانہ ایسا نہین نظر آتا ہے جسمین کوئی نہ کوئی صاحب دل قوم ہنود مین موجود نہو لیکن راجہ بکرم کی آٹھوین صدی سے سادھو سنتون کی زیادہ کثرت ہونے لگی اور

بہت سے اچاریہ پیدا ہو گئے۔ جنکے تعجب خیز حالات اور کراماتون کے تذکرون سے اکثر کتابین مملو ہین۔ منجملہ اون کتابون کے ایک کتاب بہگت مال بہت مشہور ہے۔ قدماے ہنود ان سنتون اور اچاریون کے ظہور کی بہت مدت قبل پیشین گوئی بہی کر گئے تہے اور اونکی خارق عادت باتین یعنی کنواریون[1] سے پیدا ہونا۔ شیرون سے لڑکر مغلوب کرنا۔ ہوا مین اوڑ جانا آدمیون کی نظر سے یکایک غائب ہونا۔ پہاڑ اوٹہانا۔ عمیق دریاؤن پر مثل خشک زمین کے چلنا وغیرہ وغیرہ سب پیشتر کہہ دی گئی تہین چنانچہ پرانون مین اس قسم کی باتین اگر غور سے تلاش کیجائین تو دستیاب ہوتی ہین۔ یہی زمانہ ہندوستان کی تواریخ دوبارہ بدلنے کے واسطے مخصوص ہوا ہے۔ کیونکہ اسیوقت مین اہل اسلام کے حملونکا آغاز تہا۔ ہنود مین اہل اسلام کی آمد سے تعصب کی آگ زیادہ تر بہڑکنے لگی تہی یون تو تعصب سے اہل ہند کبہی خالی نہین رہے۔ گوتم کے زمانہ مین کیا کیا طوفان نہ اوٹہائے گئے۔ تعصب نے یہانتک غلو کیا کہ برہمنون نے بودہ دہرم مٹانے کی غرض سے اپنے اصلی وید کو بہی بدل ڈالا۔ اور خود بدل گئے۔ مگر تخریب مذہب بودہ کی کوشش سے

[1] کنواری وہ لڑکیان کہلاتی ہین جو مندرون اور تیرتہون پر راہ خدا مین خدا کی خوشنودی کیواسطے پن کردی جاتی ہین وہ عورتین بیاہی ہوئی عورتون سے زیادہ صاحب اولاد ہوتی ہین لیکن ہمیشہ کنواری کہلاتی ہین کیونکہ اونکا کوئی مخصوص شوہر نہین ہوتا اونہین کو دیو کنیان بہی کہتے ہین۔

ہاتھ نہین اوٹھایا۔ اب اہل اسلام سے مقابلہ پیش آیا۔ بودھ ویدھرم تو پھر بھی ایک لحاظ سے کسیقدر ہندو خیالات سے ملتا تھا۔ مگر اسلام بالکل اوس سے علاحدہ ایک دوسرا مذہب تھا۔ اسپر تعصب ہونا تعجب تھا۔ اسی تعصب نے یہ نتیجہ دکھایا کہ اہل اسلام کی آمد کے وقت ہندوؤن نے پوران مت بھی چھوڑ کر ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈالنا چاہی یعنی ایسے عقیدہ اور خیالات قائم کئے جو ہندو اور مسلمان دونو کو مرغوب تھے اور دونو مذاہب سے لئے ہوے تھے گویا ہندو اور مسلمانون کے پاس پاس ایک نیا عقیدہ قائم کرنا چاہا جسکا نام ساد ہو پنتہ رکھا گیا۔ لیکن ساد ہو پنتہ کے ٹکڑے ٹکڑے ہوکر بہت سے رنگ ڈہنگ ہو گئے جیسا آیندہ ظاہر ہوگا انشاءاللہ تعالیٰ اب ہم شیوجی کی پرستارون کے حالات قلمبند کرتے ہین جس سے ساد ہو پنتہ کے ٹکڑے ہو جانے کی پوری تصدیق ہوگی۔ اور ناظرین پر ظاہر ہوگا کہ ساد ہو پنتہ نے کیا کیا بُرائیان ہند مین پیدا کین اور دین اسلام کے خراب کرنیکی بجاے تعصب نے خود انکو کسقدر برباد کردیا کہ مذہب اور تہذیب دونو رخصت ہوکر خالص حیوانیت رہ گئے۔

بیداانیان

اس فرقہ کے عقائد ویدانت شاستر کے متعلق گذر چکے ہین تاہم
بعض نام آور اشخاص کا حال (جو اس عقیدہ کے ساتھ مشہور ہوئے)
اس جگہ بیان کرنا لطف سے خالی نہوگا۔ جاننا چاہیے کہ اس فرقہ
مین زیادہ تر تاکید ہوم اور منتر اور ڈنڈوت کی پائی جاتی ہے۔
اور انکے عقیدہ کی موافق دہیان گیان پر تمام کاروبار منحصر ہے۔
بڑے بڑے گیانی جوگی گذرے ہین چنانچہ بہرتری اسی فرقہ کا ایک
مشہور جوگی ہے ایک وقت مین ایک شخص نے اوس سے دریافت
کیا کہ تو منتر پڑہتا ہے ؟ بہرتری نے جواب دیا کہ بیشک۔ سائل نے
دریافت کیا کہ ہوم کرتا ہے ؟ جوگی اسطرح گویا ہوا کہ جو کچھ مین
کہتا ہون اسی کو ہوم تصور کرنا چاہیے۔ پہر سائل نے پوچھا کہ ڈنڈوت
کسطرح ادا کرتے ہین ؟ بہرتری نے ہنسکر سمجہایا کہ خواب کے وقت
مین دراز ہوتا ہون بس یہی ڈنڈوت کرتا ہون۔ یعنی اسقدر مستغرق
باللہ تہا کہ اپنی ظاہری افعال سے باطنی منازل مراتب ادا کرتا تہا۔
بت پرستی کا منشا انکے نزدیک صرف فرشتون کو مطیع اور راضی
کرنا ہے۔ اس طائفہ کا قول ہے کہ نفس ناطقہ انسان اک فرشتہ ہے
بس بت پرستی صرف اسی فرشتہ کے مطیع کرنیکے واسطے کی جاتی ہے۔
یعنی کسی شئی پر ہمارا اعتقاد جما کر نفس ناطقہ کو مجبور کرتے ہین اور عقیدہ کو

(کہ در اصل خیال اور گیان کی ابتدا ہے) اسطرح مضبوط کرتے ہیں
یہ گروہ اتحاد وحدت الوجود مین ہمہ اوست کہنا برا نہین سمجھتا بلکہ
اچھا خیال کرتا ہے۔ اور اس مدعا کو یہانتک ترقی دی ہے کہ افضل ترین
مرتاض ہمہ منم کہتے ہین لکھا ہے کہ جو شخص فقرۂ ثانی کے ادا کرنیکے
پایہ کو نہ پہونچے وہ فقرۂ اول ہی ادا کرے۔ اس عقیدہ کے لوگ اکثر
صاحب گفتار و کردار ہوتے ہین اپنا آغاز و انجام پہچانتے ہین اور
اپنی ذات کی شناخت مین مشغول رہتے ہین قید جہان و جہانیان
سے آزاد ہین۔

شنکر اچاری

شنکر اچاری جو کہ بزرگترین برہمنان و سنیاسیان ہندوستان سے
مشہور ہوا ہے اس عقیدہ کا پیرو تہا مقام ملابار اسکا مولد اور کدار نام
اسکا مدفن ہے۔ یہ عجیب شخص تہا جو کچہ اسپر گذرتی تہی اوس سے
ہر حال مین خوش رہتا تہا۔ ایک روز اوسکو بعض لوگون نے منافق
اور گمراہ تصور کرکے ایسا مشورہ کیا کہ اسکی طرف ہاتہی دوڑائے۔ اگر یہ
بہاگ جاوے تو سمجہو کہ جلد اپنے اقوال اور افعال مین جہوٹا ہے۔ مگر
بیٹہا رہے تو سچا سمجہکر اسکی پیروی کرنی چاہئے آخر ہاتہی دوڑایا گیا۔

سنکراچاری - ہاتہی سے خوف کہا کر ہٹ گیا پس مخالفین نے دریافت کیا جبکہ ادویت کا قائل ہوکر تو کسواسطے ہاتہی کے سامنے سے ہٹ گیا - ؟ شنکر مذکور جواب دہ ہوا کہ تمہاری حالت مثل خواب کے ہے - حقیقت مین نہ ہاتہی تہا - نہ مین تہا - نہ بہاگنے والا تہا -

تمام بزرگان ہنود کا اسپر اتفاق ہے کہ سدہ حقیقت مین طریقہ ویدانت سے بڑہ کر کوئی دوسرا طریقہ نہین ہے - تمام اوتار - اور رکہیشر اور پنڈت اسی طریقہ کے پیرو گذرے ہین - زبان کشمیر کی اصطلاح مین اس گروہ کو کورہ اور کوریپہ کہتے ہین - کتب ہنود مین پایا جاتا ہے کہ اس فرقہ مین سب سے افضل اور اولی گیانی اندشوریپہ نام ساکن کشمیر تہا جسنے جوگ مین اوسکو کمال حاصل تہا - اوسنے ایک روز ایک شخص ساکن نوشہرہ سے بیان کیا کہ کل کے دن میری وفات ہوگی اس خبر کو سنکر بہت سی مخلوق دوسرے روز اوسکے پاس جمع ہوئی - شوریپہ نے لکڑیان فراہم کرنیکی ہدایت کی چنانچہ بعض لوگ اوسمین مصروف ہوئے بعض اوسکے پاس بیٹھے رہے شوریپہ مذکور بطریق پدم آسن[1] بیٹھ گیا - اور لوگون سے باتین کرنی شروع کین اور

[1] فارسی مین اس آسن کو لبس نشستن دو زانو کہتے ہین کتاب زردشت افشار مین جوکہ موبد سروش کی تصنیف ہے اس آسن کی ترکیب یون لکہی ہے کہ چارچا بیٹہکر سیدہا پاؤن اولٹی ران پر رکہی اور اولٹا پاؤن سیدہی ران پر رکہے اور دونو ہاتہ پیٹہ کی پیچہے نکالکر سیدہے ہاتہ سے اولٹے پاؤن کا انگوٹہا اور اولٹے ہاتہ سے سیدہے پاؤن کی ایڑی پکڑے اپنی نظر ناک کی سری پر جمائے اور اس حال مین مستغرق ہوجاوے - پدم آسن یا سیون سے ہند مین آیا ہے -

اوسوقت تک مصروف تکلم رہا کہ کافی لکڑیان جمع ہوگئین اسکے بعد
اوسکی روح نے جسم سے اپنا تعلق جدا کیا اور جسد خاکی کو لوگون نے
اونہین لکڑیون مین جلادیا۔ شخص مذکور جوانی مین حبس دم کی مشق
رکہتا تہا اور ریاضت کرتا تہا۔ کسیقدر علم سے بہی واقف تہا مگر تعجب کی
یہ بات ہیکہ تمام کتب ہنود کا مطلب اچہی طرح لوگون کو سمجہاتا تہا۔
اور تمام علوم برہمنی۔ برہمنان موجودہ زمانہ خود کیا اچہی طرح جانتا تہا۔ چنانچہ سب
پنڈت اوسکے قائل تہے۔ اور نہایت آزاد طبع تہا یہانتک کہ رنج
اموال سے اوسکو نہ ملال ہوتا۔ اور نہ حصول دولت سے شادی۔ دوست
دشمن۔ آشنا۔ بیگانہ وغیرہ کو یکسان شمار کرتا تہا۔ کوئی برا کہتا تو
اوسکو اوس سے رنج ہوتا کوئی اوسکی تعریف کرتا تو وہ خوش ہوتا۔
جس مقام پر کسی درویش کی خبر سنتا وہان جاکر اوس سے ضرور ملتا۔
اگر اوسکو صاحب باطن سمجہتا تو اوسکی صحبت اختیار کرتا۔ اور مدام
توحید کی گفتگو سے خوش ہوتا سوای اسکے کسی دوسری قسم کی گفتگو
اوسکو مرغوب نہ تہی۔ علاوہ فقرا کے کسی دوسری کی ملاقات کو
نہ جاتا۔ اوسکا اک خواہرزادہ **سودرشن** نام اوس سے مریدی
کی نسبت رکہتا تہا۔ شو ریہ مذکور تمام اشیاء دنیاوی سے (مثل زن
پسر۔ خانہ وغیرہ) اوس چیلہ کو عزیز رکہتا تہا جو کچہ دوسری مرید نذر وغیرہ

لاتے تہے وہ سب سودرشن کو ملتی تہی - شوریبۂ کا نام بعض مقام پر
گیانی رینہ بہی لکہا ہے - مرزا کشمیری اپنی تصنیفات مین لکہتا ہی کہ
سنہ ۱۰۴۹ ایک ہزار انچاس ہجری نبوی صلعم مین گیانی رینہ سے وہ
خود ملاقی ہوا ہے اور اکثر اوسکے مکان پر آمد و رفت رہتی تہی اوسنے کچہ
حال چشم دید لکہے ہین جو ناظرین تواریخ کے مذاق کی موافق ہین یہان
درج کیے جاتے ہین - گیانی رینہ ایک دوسرا خواہر زادہ گنگچند نام اوسکا
دس برس کی عمر کا تہا یہ سودرشن سے چہوٹا تہا ایک روز کوئی شخص
اوسپر غصہ کی راہ سے تنبیہ کرنے لگا گنگوند کو رونے لگا - مرزا محسن نے
ازراہ تمسخر اوس سے کہا کہ کل کے دن تو کہتا کہ جہان اور جہانیان خیالی
ہین - پہر تو روتا کیون ہے -؟ جواب دیا کہ جسطرح جہان کا وجود نہین ہے
اسیطرح میری رونے کا بہی وجود نہین ہے مین اپنے اوسی قول سابق پر
ہون - یہ کہکر پہر رونے لگا - گیانی رینہ کا ایک ہشت سالہ بیٹا تہا -
ایک روز ایک کتے (سگ) کو پکڑ کر بتخانہ مین لے گیا (کشمیر مین اکثر
بتخانہ ہر شخص کے گہر مین ہوتا ہے) اور بت کی برابر اوس کتے کو بٹہا کر
اوسکی پیشانی پر قشقہ لگا کر اوسکے سامنے مودب بیٹہ گیا - لوگون نے
اوس سے پوچہا کہ کیا کرتا ہے -؟ اس طفل ہشت سالہ نے جواب دیا - کہ
پتہر مین جان نہین ہے مخلوق دیوانی ہے کہ بیجان کی پرستش کرتی ہے

اسکو کیون نہین پوچھتے کہ ہر حالت مین بہتر سے اچھا ہے - جان بھی رکھتا ہے - اور سواے اسکے مخلوق کو جو خوشی خوش کرتی ہے وہ اوسکے پرستش کرتی ہے گویا پرستش در اصل بازی ہے لہذا یہ کتا بھی خوش کر رہا ہے میرا جی بہلا رہا ہے مین اس سے بازی کرتا ہون چونکہ تمام حاضرین خانہ آزادی کا دم بہرتے تہے لہذا کوئی اوسکو اس خیال سے مانع نہ تہا - بلکہ اوسکو تحسین کرتے تہے - مرزای کشمیری نے ایکبار گیانی رینہ سے دریافت کیا کہ بڑا شاگرد کون ہے اوسنے جواب دیا - کہ جو خدا تک پہونچا ہو اور خدا کو سوای خدا کے کچہ نہ سمجہے اور نہ دیکہے - وہی میرا شاگرد ہے - ایسے گروہ کے مرتاض لوگ سناسی کہلاتے ہین - مولف دبستان نے گیانی رینہ کے اکثر مریدان کو دیکہا ہے - از انجملہ شنکر بہٹ - گنیش بہٹ - سودرشن کول - آدب بہٹ - مہتاب رینہ - اور ساودت کہ معروف بہ گوپال کول ہے - عظماے مریدان سے ہین -

شنکر بہٹ مرید گیانی رینہ سے ایک زرگر نے دریافت کیا کہ گیانی رینہ باوجود آزاد منش ہونے کے بت پرستی کسواسطے کرتا تہا - شنکر بہٹ نے جواب دیا کہ تو زرگری کسواسطے کرتا ہے - ؟ زرگر نے کہا کہ یہ میرا پیشہ ہے اور بروزی کے واسطے کرتا ہون پس شنکر نے کہا کہ

وہ بہی ایک قسم کی صنعت اور کسب دست ہے اور احضار
غذا کا وسیلہ۔

ہرراmپوری

ہررام پوری سناسی اسی گروہ گیانیان سے تہا جبکہ وہ کشمیر مین
پہونچا ورازی موئی سرسے تنگ آکر اک رود خانہ کے کنارہ جسکو
نہر بہٹ بہی لکہا ہے بیٹہکر تمام بال تراش ڈالے اور سر منڈا کر
ڈنڈ سنڈ بیٹہنا سرگنت بہٹ کہ اس وقت مین بڑا پنڈت پنڈتان
کشمیر سے تہا۔ اوسکو دیکہکر کہنے لگا۔ کہ تجہے بال تراشنا ہی منظور
ہے تو کسی تیرتہہ گاہ مین جاکر تراشے ہوتے کہ موجب ثواب ہوتا۔
سناسی نے جواب دیا کہ جس جگہ انسان کا دل خوش ہووہی تیرتہہ ہے۔
بعد چندے ۱۰۵۱ھ ہجری مین مقام کشتوار مین پہونچا۔ اور وہان
چوگان نام ایک دشت مین مقیم ہوا (اوس خطہ کے امرا کی چوگان بازی
کے واسطے وہ مقام مخصوص تہا) الغرض مہا سنگہ پسر بہادر سنگہ
راجہ کشتوار اوسکا دوست ہوگیا۔ اور اوسکی صحبت سے آشکارا
پسندوں کی قیود سے آزاد ہوگیا۔ ۱۰۵۲ھ ہجری مین راجہ کشتوار کو
باغیون سے لڑائی پیش آئی۔ ہررام پوری ہین لڑائی کے وقت

ایک پہاڑ کی بلندی پر چڑہکر تماشہ دیکہنے لگا۔ چونکہ لڑائی مین طبل اور تونا اور دوسری لڑائی کے باجون کی آوازین بیدانہین گونجنے لگین سناسی مذکور پر عالم وجد طاری ہوا اور ناچنے لگا بیخودی مین گرکر زخمی ہوا آخر اوسی زخم سے جلد مر گیا۔ اس موقع پر مرزا رفیع ناظم زبان پارسی نے ایک رباعی نہایت موزون لکہی ہے رباعی

شد تیرہ دلم بعلم حکمت روشن ہر چند کہ در دلائلش بود سخن
برہان غلط بسوی مقصودم برد این راہ تمام طے شد از لغزیدن

سترہ اور جادو دو فقیر آزاد منش تہے۔ انہین سے سترہ سیاح ہو نگر کوٹ کے علاقہ مین قشقہ لگا کر اور زنار گردن مین ڈالکر بازار کی روٹی اور گاے کے کباب کہاتا پہرتا تہا۔ ہندوون نے اوسکو پکڑ کے قاضی شہر کے روبرو پیش کیا قاضی شہر مسلمان تہا اوسنے ساد ہو مذکور سے دریافت کیا کہ اگر تو ہندو ہے تو گاے کے گوشت کے کباب اور بازاری روٹی کہانے کا کیا سبب ہے؟ اور بالفرض اگر تو مسلمان ہے تو قشقہ اور زنار لگا کر مذہب اسلام کو کیون بدنام کرتا ہے۔؟

سادہو نے جواب دیا کہ قشقہ صرف زعفران اور صندل سے لگایا گیا ہے اور زنار ایک سوتی ڈورہ ہے۔ گاے کا گوشت گہاس سے بنا ہے اور

وجود نان گندم سے ہے۔ تنور خاک و پانی سے ترتیب پایا ہے لیکن حقیقتاً جو سب کو غور سے دیکھا جاے۔ تو چہار عنصر آب و آتش و خاک و باد سے مرکب ہین۔ اور یہ عنصر نہ ہندو ہین نہ مسلمان پس مین بہی انہین چار عنصر کی اک مجموعی حالت ہون۔ اور سوا اسکے جو کچہ آپ کا حکم ہو مین موجود ہون۔ قاضی نے اوسکو بخوشی خاطر رہا کر دیا۔

دوسرا سادہو جادو نام بہی نہ ہندو تہا نہ مسلمان۔ اسکا پیشہ اکثر یہ تہا کہ عورات سے شادی کرتا۔ اوس سے اولاد حاصل ہوتی تو اوسکو فروخت کر ڈالتا۔ جبکہ دار الاسلام بلخ مین وارد ہوا۔ ایک قاضی سے سائل ہوا کہ اگر اوسکا نکاح کرا دیا جاے تو وہ مسلمان ہوتا ہے۔ قاضی نے ایک زن بیوہ خوشرو سے اوسکو مسلمان کر کے پیوند کیا۔ اوس عورت کی پہلے شوہر سے ایک دختر تھی بعد چندے جادو مذکور عورت سے اس امر کا طالب ہوا کہ یہ دختر میرے حوالہ کر کہ اسکو فروخت کر کے گذران کی صورت کیجاے۔ اور بعد اسکے جب دوسری اولاد حاصل ہوگی اوسکو بہی ایسا ہی کیا جائیگا۔ کیونکہ میرا پیشہ ہی یہ ہے۔ عورت نے اوس سے دوری اختیار کی۔ جادو فرصت کا موقع دیکہکر فرار ہو گیا۔

بعدہ کابل مین آکر اوسنے کچہ کمال دکہلاسے - بعدہ ۱۰۵۲ھ[2] ہجری مین اسکا جلال آباد مین انتقال ہوگیا - یہ ایک بڑا صاحب ریاضت النسالتہا تہا - اور سخت ریاضتون کا بہت عادی تہا -

پرتاب مل چڈہ[1] ایک گیانی تہا جسکی پیدایش سیالکوٹ مین ہوئی اور بڑے بڑے عارفون کی خدمت مین پہونچکر صاحب کمال کہلایا - کسی مذہب کا پیرو نہ تہا - اسکا یہ خیال ضرور تہا کہ تمام مذاہب کے راستے اوسے مقام اصل تک رہنمائی کرتے ہین - اور ہر پیکر مین اپنے مطلوب کا جلوہ دکہائی دینے کا قائل تہا - اسکی آزادی کی چند روایتین اسطرح مشہور ہین -

دوارہ

اُس زمانہ مین ایک شخص دوارہ نام مرتاض مشہور تہا جسکو نانک پنتہی گروہ کے ہرگوبند گورو کے خلفاؤن مین شمار کرتے تہے - ایک روز پرتاب مل دوارہ کے پاس کسی ضرورت سے گیا اور اپنی حاجت کا خواستگار ہوا - نوبت باینجا رسید کہ دوارہ نے پرتاب کو اپنا شاگرد

[1] چڈہ ایک فرقہ کا نام ہے جو کہ دراصل کہتری ہین مگر گیانی مشہور ہین -
[2] ۱۰۵۲ھ یہ صاحب عقیدہ پارسیان سپاسیان وغیرہ کا ہے جسکو مرزا محسن نے اپنی تصنیف دبستان صفحہ ۱۹۰ مین بعراحت لکہا ہے

یعنی مرید بنایا۔ اور حسب دستور خود پرتاب کے پاؤن دہوکر تمام حاضرین کو وہ پانی پلایا۔ (اس گروہ مین مرید کرنیکا یہی قاعدہ تہا کہ مرید کے پاؤن دہوکر حضار کو پلائے جاتے تہے) دوسرے روز پرتاب اور دوارہ مذکور مین باہم کسی بحث پر تکرار ہوکر لڑائی تک نوبت پہونچی۔ دوارہ پرتاب پر طعنہ زن ہوا کہ کل کے دن تو میرا مرید ہوا ہے مین نے تیرے پاؤن دہوکر حاضرین کو پانی پلایا ہے اور آج تو مجہسے جنگ کرتا ہے۔ یہ گستاخی نازیبا ہے۔ پرتاب نے جواب دیا کہ نادان تیرے جیسے جتی[1] لوگ ہمیشہ میرے پاؤن دہویا کرتے ہین مین خود اپنا ہاتہ پاؤن کو نہین لگاتا ہون۔ ہرگوبند کے فرقہ مین ایک دستور ہے کہ جب کوئی آرزو پوری ہونے کے واسطے کسی گورو وغیرہ سے دعا کا طالب ہوتا ہے تو گورو کے سامنے یا گورو کے خلیفہ کے سامنے کچہ نقد پیش کرتا ہے۔ ایک روز پرتاب مل نے بہی کچہ نقد کابلی نام ایک جوگی کے سامنے پیش کیا (یہ شخص ہرگوبند کے خلفاؤن مین سے شمار کیا جاتا تہا جو ہمیشہ کابل مین رہتا تہا) کابلی نے قبل از اظہار آرزو پرتاب مل سے کہا کہ شاید تمکو ہرگوبند کے دیدار کی تمنا ہے۔؟ پرتاب مل نے جواب دیا کہ نہین

[1] جتی فقراء ہنود مین سے ایک گروہ فقراء کو کہتے ہین یہ لوگ اکثر ننگا ہی رہتے ہین

بلکہ اس آرزو سے میری آرزو عزیز تر ہے۔ کابلی متحیر ہوا اور پوچھا کہ وہ کون سی ایسی شئی ہے جو گورنہر گوبند کے دیدار سے افضل ہے۔ پرتاب مل نے آزادانہ اظہار کیا کہ کسخری۔ اونا چنے والے اور سازندے وغیرہ خوبصورت اور خوش گلو لوگ پشاور سے یہان آموجود ہون اور مین اونکی حرکات اور دلفریب ادائین دیکھکر اپنا جی خوش کرون۔

فرقہ ہنود مین اکثر دستور ہے کہ چھوٹے چھوٹے پتھر کے بت اکثر مکانون مین کسی خاص جگہ رکھکر روزانہ اوسکی پرستش کرتے ہین گویا مندر تک جانے کی تکلیف سے بچنے کے واسطے اور عورات کی آمدورفت بچانے کے واسطے یہ سلسلہ قدیم سے جاری ہے ملت ہنود کے بعض اشخاص اسکو موجب برکت بھی تصور کرتے ہین الغرض پرتاب مل کے گہر مین بہی ایک پتھر کا بت تھا۔ ہنود ہمسایہ اوسکی پرستش بہی کیا کرتے تہے۔ ایک چوہا جوکہ اوس مکان مین رہا کرتا تہا اکثر پرتاب مل کی اشیا کو نقصان پہونچاتا تہا۔ ایکروز پرتاب مل نے اوس بت کو چوہے کے بل مین ٹہونس دیا کہ چوہے کی راہ آمد و رفت بند ہوگئی۔ اکثر ہنود اس امر سے پرتاب مل پر طعنہ زن ہوے اور کلمات نفرت آمیز اوسکو کہے پرتاب نے کہ ہمیشہ آزاد خیال تہا

آزادانہ جواب دیا کہ وہ ٹہاکر (یعنی بت) کہ جو ایک چوہی کی راہ بہی بند نکرسکے اور چوہے پر غالب نہ آسئے۔ ہمکو کیونکر یقین ہوسکتا ہے کہ مسلمانون کے شر سے ہمین کیونکر محفوظ رکھیگا۔

اسیطرح ایک پتہر شیولنگ[1] کے نام سے پرتاب مل کے مکانمین تہا۔ ایک روز اوسکو بجاے میخ زمین مین گاڑکر اوس سے ایک کتّے کی رسّی باندہ دی تہی۔

ایک روز ایک مسلمان نے (جو کہ اوسکی جلسہ مین بیٹہا تہا) برسبیل تذکرہ بیان کیا کہ کفارون مین سے دو شخص جنت مین جائینگے ایک حاتم اور دوسرا نوشیروان۔ پرتاب مل ہنسا اور جواب دیا کہ غنیمت ہی تمہارے عقیدہ کی موافق کافرون مین سے دو انسان تو جنت کی قابل ہین۔ ہماری عقیدہ کی موافق تو ایک مسلمان بہی جنت مین جانیکی قابل نہین۔

آزادہ نام ایک برہمن تہا جو مرتاضان قوم ہنود مین سے مشہور تہا۔ ایک روز مجلس مسلمانان مین مسلمانون کے سات شراب وکباب کہانے مین شامل تہا اونمین سے ایک مسلمان نے آزادہ سے کہا کہ

[1] شیولنگ ایک میخ کی طرح کا پتہر ہوتا ہے جسکو اہل ہنود مین سے اوکی قوم نہایت ادب سے پوجتی ہے۔ باقی دیگر اقوام بہی عزت کرتے ہین اونکا بیان ہے کہ وہ اصل شیوجی مہاراج کا اعضای تناسل ہے۔ اسی کو مہادیو کا لنگ کہتے ہین۔

تم لوگ ہندو ہو۔ اور تمہاری ذات اور مذہب کے لوگ سوای اپنے
ہم مذہب کے کسی کے ساتہ اکل و شرب مین شامل نہین ہوتے کیا
وجہ ہے کہ تم ہمارے ساتہ کہانے پینے مین مشغول ہو ہم مسلمان ہین
اور تم پرہیز نہین کرتے۔ آزادہ نے ہنسکر جواب دیا مجھے معلوم نہ تہا کہ
تم مسلمان ہو آیندہ ایسا نہو گا۔ دوسرے روز پہر اوسی جلسہ مین انہین
لوگون کے ساتہ اوسیطرح اکل و شرب مین شامل ہوا ہنگام طعام
پہر ایک شخص نے کہا کہ باوجود معلوم ہونے کے آج تم کیون شامل ہوے
آزادہ نے جواب دیا کہ مین سمجہتا ہون تم خوش طبعی کرتے ہو۔ خدا نکرے
جو تم مسلمان ہو اسیطرح آزادہ کی حرکات بالکل آزاد تہی۔ آزادہ شاعر
بہی تہا اور تخلص آزادہ کرتا تہا۔ فارسی زبان کے تذکرون مین
اسکا بعض بعض مقام پر ذکر آیا ہے۔

نیوائی۔ ایک سادہو تہا جو ہیر امن کایتہ کا بیٹا تہا نہایت ذکی اور
توانا مشہور تہا شاعری کا مذاق بہی حاصل تہا۔ نہایت پاکیزہ
اور آبدار مضامین کے اشعار کہتا تہا۔ بچپن سے اسکو درویشون کی
صحبت کا شوق رہا۔ اور صغر سنی مین ایک مسلمان درویش کی صحبت
سے فیضیاب ہوا۔ اس درویش کا نام خلیفۃ الارواح تہا۔ نیوائی
فقیر مذکور کی صحبت مین ابتدا از ذکر اللّٰہ حاضری و ناظری اللّٰہ شاہد

کی دعوت مین مصروف ہوا بعدہ سنہ ۱۰۴۲ ہجری مین ہندو مذہب کے فقراؤن سے بھی بہرہ اندوز ہوا - اور بعدہ کشمیر مین جاکر ملا شاہ بدخشی سے فیض پاکر کامیاب شناخت ہوا - اور اسکے بعد بمصداق الصوفی لا مذہب لہٗ کے تمام ادیان اور مذاہب کی قیود سے آزاد ہوگیا نہ مسجد سے واقف نہ بتخانہ کا آشنا اور نہ کسی سے بیگانہ - بیت

اگر تو دفتر اسلام و کفر پارہ کنی — یقین شود بتو کین شیخ و برہمن ہمہ اوست

اوسکے دوچار اشعار جو ہمکو دستیاب ہوئے ہین ہم ناظرین کے لطف کے واسطے یہان درج کرتے ہین -

نظم

ما یہ آن خودیم آن تو ہمیم — بے نشانی تو ما نشان توئیم
این نشان با نشان ذات تو اند — مظہر و جلوہ صفات تو اند
پاکی از فکر و از قیاس ما — ای تو پیدا درین لباس ما
مظہر ذات تو ہمہ اشیا — بے تو نہ ما توئی و خود تو نہ ما
ذات تو در صفات تو پیدا — صفت عین ذات ای مولا
ما ہمہ ہیچ و ہرچہ ہست توئی — اے منزہ ز فہم و وہم دوئی
ما ہمہ ہیچ بجز ذات توئیم — مظہر مجمل صفات توئیم

آزادہ اور نیوامی دونو ہندوون کا سا لباس رکھتے تھے لیکن عقیدے انکے بالکل مثل گیانی گروہ مجوسی کے تھے - اسواسطے اونھین [illegible]

ہو گئی ہے۔

ہر چند۔ ساد ہو جو کہ در اصل پنجاب کا رہنے والا زرگران گجرات کی نسل سے ہے اگم ناتھہ کے شاگردون سے فیضیاب ہوا ہے۔

اگم ناتھہ

اگم ناتھہ۔ ایک جوگی تہا کہ ہند مین بڑا مرتاض اور صاحب حال گذرا ہے اوسکے شاگردون کا قول ہے کہ اوسکو حیات ابدی حاصل ہے۔ بلکہ اوسکی عمر کے ابہی دس ہزار برس گذرے ہین۔ جہانگیر بادشاہ ہندوستان کے دربار مین ایک روز حاضر ہوا۔ شہریار مذکور نے اوس سے سوال کیا کہ تیرا نام کیا ہے۔ اگم ناتھہ نے جواب دیا سربنگی (یعنی تمام موجودات میرے اعضا ہین) دربار مین اوسوقت ایک شخص کتاب پڑہ رہا تہا بادشاہ نے وہ کتاب اگم ناتھہ کو دی کہ اسکو پڑہ اور دیکہہ کہ یہ تیری گفتار ہے۔ اگم ناتھہ نے وہ کتاب اوسی قاری کے ہاتہہ مین پہر دیدی اور کہا پڑہو۔ بادشاہ نے اگم ناتھہ کو مخاطب کر کے سوال کیا کہ مین نے تجہے پڑہنے کے واسطے کہا تہا اور تو دوسرے پر ٹالتا ہے۔ اسکی وجہ کیا ہے۔ اگم ناتہہ نے با خندہ پیشانی جواب دیا کہ مین آپ سے پہلے ہی کہہ چکا ہون تمام موجودات

میرے اعضا ہین - لہذا یہ شخص میری زبان سے آپ میری زبان کے
کتاب سنئے - مین اس زبان سے آپ کو سناتا ہون اسکی ایک
روایت دبستان مین اسطرح لکہی ہے کہ ایک مرتبہ اگم ناتہہ فقیری
لباس مین کعبۃ اللہ مین پہونچا اور حرم شریف کے اندر بہت غور
سے ہر طرف کچہہ تلاش کرنے لگا - لوگون نے پوچھا کہ کیا دیکھتا ہے
اگم ناتہہ کہنے لگا کہ صاحب خانہ کو دیکہتا ہون - لوگ اسکو دیوانہ سمجھکر
خاموش ہو رہے اسکے بعد اگم ناتہہ نے دو چار سے خود دریافت کیا
کہ جبکہ یہ گہر ہے وہ صاحب خانہ کہان ہے لوگ خاموش ہوئے تو
اگم ناتہہ نے شور مچایا کہ جب یہان صاحب خانہ نہین ہے تو پہر کسکے
پاس آتے ہین ہرگز آنا نہ چاہیے حاضرین نے جواب دیا کہ زمانہ
قدیم مین اس مکان مین انسانون کے ہاتہہ کے بنائے ہوئے پتہر
بت رکہے تہے چونکہ اشیاء ساختہ انسان قابل پرستش نہین ہوسکتین
اسلئے وہ یہان سے نکالڈالے گئے - اگم ناتہہ نے کہا کہ بت پتہر کا
اور ساختہ انسان ہے اسلئے یہ گہر پتہر کا ہے اور ساختہ انسان ہے
پھر اسکی پرستش کیا فرض [illegible] اسپر [illegible] اسکو گرفتار کرکے ایک
کوٹھری مین [illegible] کیا [illegible] صبح دیکھا گیا تو اگم ناتہہ اوس قید مین سے
غائب تہا -

مؤلف ہفت تماشہ بعد تحقیق کامل رقم طراز ہے کہ بیدانت کے اصطلاحی معنی تصوف کے ہوتے ہین اور بیدانتی صوفی کو کہتے ہین اس گروہ کے خیالات بالکل ایسے ہین جیسے صوفیہ اہل اسلام کے اقوال اور افعال۔ اور قریب قریب دونو فرقون کے اعمال ایک ہی ہین۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرات صوفیہ صافیہ نے اپنے قوانین اور اصول کو کتب بیدانتیان سے اختراع کیا ہے۔ کیونکہ بہت سی روایتین اور حکایتین اور صالحین کے واقعات جو دیکھے جاتے ہین تو اسلامی زمانہ سے قبل کسی نہ کسی ہندو سادہو وغیرہ کے نام سے کتب ہنود مین موجود ہین۔

کتاب مسمی نور العین فی تفضیل الشیخین (مصنفہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی پدر مولانا شاہ عبد العزیز صاحب مصنف تحفہ اثنا عشریہ) مین لکہا ہے۔ کہ زمانہ آغاز اسلام مین ملک عرب مین ایک گروہ صوف پوشون کا تہا جسمین سے ہر ایک اپنے آپ کو واصل باخدا جانتا تہا اونکی حالت یہ تہی کہ اونکے ذکر و اشغال تمام و کمال ایک نئے ڈہنگ کے تہے جنکو وہ لوگ عبادت شرعیہ سے زیادہ اور بہتر سمجہتے تہے۔ اور نماز روزہ کی طرف نہ متوجہ ہوتے تہے۔ حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ خلیفہ چہارم جناب رسول مقبول محمد مصطفے صلعم

اونکو خلاف شرع محمدی دیکھکر قتل کیا تھا۔ اونکی عقیدہ اور طریقہ تمام وکمال زمانہ حال کے صوفیہ صافیہ مین پیدا ہین۔ خوش آوازون کے گانے پر ٹوپیان اوچھالنا اور بیتاب ہوجانا۔ اور خود رقص کرنا وغیرہ وغیرہ اوسی گروہ کے افعال ہین۔

اسیطرح بیدانتیان ہی شریعت ہنود سے بالکل جداگانہ افعال واعمال رکھتے ہین لیکن اقوام ہنود اس فرقہ کو مرشد کامل اور اپنا رہنما جانتے ہین۔ باوجودیکہ بیدانتی گروہ کا ہر فرد اپنے آپ کو بمنزلۂ خدا تصور کرتا ہے۔

مرزا آقتیل تحریر کرتا ہے کہ جو کچھ حضرت شیخ محی الدین عربی نے فصوص وغیرہ بیان فرماے ہین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا بالکل ترجمہ اقوال بیدانتیان ہین۔ اور یہین سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض دسرود کہ عبادت وجد سے ہے اور فرقہ چشتیہ مین اوسکو بہت رواج دیا گیا ہے۔ بیراگیون سے اخذ کیا ہے۔ جیسا کہ آگے آئیگا انشاءاللہ تعالی۔ اور بڑے لطف کی بات ہے کہ بہت سی روایتین اور قصص اقوام ہنود کے نام بدلکر صوفیون نے اپنے بزرگون کے نام سے مشہور کئے ہین۔ چنانچہ اسکی تصدیق کے واسطے ہم وہ الحکایتین نقل کرتے ہین۔ از انجملہ حکایات سکھدیو۔ دجنگ وغیرہ اہی قسم کی ہین

بیاس

حکایت۔ بیاس نامی ایک شخص ہندوستان مین زمانہ قدیم
مین گذرا ہے جو جمیع علوم ہند کا عالم تہا۔ عبادات اور ریاضات شاقہ
کرنیکی بدولت مقرب بارگاہ ایزدی مانا گیا ہے۔ اسکو اجی ابدی
(یعنی ہمیشہ زندہ رہنے والا) بہی لکہا ہے۔ اوسکا ایک پسر نیک سیر تہا
جو مثل باپ کے یگانہ روزگار تہا۔ اور اعمال و افعال مین بیاس کے
قدم بقدم چلتا تہا۔ اکثر اپنے پدر سے دربارہ عالم و صانع عالم سوال
کیا کرتا تہا بیاس ہمیشہ سکوت کرتا تہا ایک روز اصرار پسر زیادہ
دیکہکر اوسکو راجہ جنک پدر سیتا زن رام اوتار ہفتم مقبول ہنود کی خدمت
مین بہیجا۔ سکہدیو مذکور بعد قطع منازل راجہ کی خدمت مین پہونچا راجہ
جنک باوجود راجہ ہونیکے دولت فقر و توکل سے بہی تونگر تہا۔ اور
صاحب باطن ہونے کے سبب جسقدر اوسکی ظاہری شان و شوکت
تہی اوس سے کہین زیادہ اوسکا و بدبۂ فقر بیدا تہا۔ جب خادم نے
راجہ کو اطلاع دی کہ ایک شخص سکہدیو نامی حضور کا خواہان ہے
راجہ مذکور نے پہلے یہ انتظام کیا کہ ایک کرہ مین بیشمار زنان پری جمال
حور تمثال کو لباس و زیور سے آراستہ کر کے اسواسطے جمع کیا کہ جسوقت

سکھدیو تمہارے کمرہ مین قدم رکھے دلفریبی اور دلبری مین کوئی پہلو واگذاشت نکرنا جسطرح ممکن ہو اوسکو اپنے دام مین اوجھانا۔ اور دوسرے کمرہ مین جو پہلے کمرہ کے بعد تہا بے انتہا زر و جواہر فراہم کیا قسم قسم کے دل بہلاؤ سامان مہیا کئے۔ اور خدام کو ہدایت کی کہ سب سکھدیو کو نذر دینا اور کوشش کرنا کہ وہ اسطرف متوجہ ہو۔ تیسری کمرہ مین جو سب کے بعد تہا خود بیٹہا۔ اور سکھدیو کی طلب مین اسطرح حکم صادر فرمایا کہ محل کی سیر کراکر ہمارے پاس لاؤ۔ الغرض جسوقت سکھدیو پری خانہ عالم خاکی مین داخل ہوا۔ دیوانہ وار ہراک نازنین طرح طرح کے انداز معشوقانہ اور اداے مستانہ سے اوس آزاد منش کو اپنی کمند گیسو مین اوجھانے کی کوشش کرنے لگی ہرچند کہ دلربا کے حسن ہوش ربا اور رفتار قیامت زا سے سکھدیو کے حواس مثل پری پران ہوے۔ اور خاکی پریون نے اس سوختہ نار عشق وحدت کو اپنی اپنی اداؤن سے دیوانہ بنایا لیکن بمصداق دیوانہ بکار خویش ہشیار سکھدیو کی ثابت قدمی نے اس بے بنیاد لغزش سے اوسکا پاؤن پہسلنے ندیا۔ اور وہ اصلا کسی کی طرف متوجہ نہوا۔ اور وہان سے دوسرے کمرہ مین داخل ہوا اب یہان وہ سامان ہے کہ بڑے بڑے متوکل اس زر و سیم سرخ و سفید کی رنگت پر مفتون ہوجاتے ہین لیکن استغناء

فقر کے سبب اوس بیباک رہنما کان الوہیت کو یادی النظر مین جواہرات سنگریزون سے زیادہ دکہائی نہین دئے۔ اور اسیطرح بے پروائی سے راجہ کی خدمت مین پہونچا راجہ سکھدیو کہ اس حال سے پہلے ہی واقف ہو چکا تہا سمجھ گیا کہ سکھدیو بڑا کامل ہے۔ جب راجہ کی نظر سکھدیو پر پڑی راجہ خود گویا ہوا کہ اے سکھدیو تو خود کامل ہے کوئی بہید خدا کے بہیدون مین سے تجہسے پوشیدہ نہین ہے۔ تیرا دل مثل آئینہ کے صاف ہے۔ اور تمام علوم غیبیہ اوسمین نظر آتے ہین تجہکو مرشد یا تعلیم کی حاجت نہین ہے۔ کون سا عقیدہ باقی ہے جو تیرے ناخن تحریر سے حل نہین ہوا۔؟ سکھدیو راجہ کی یہ باتین سنکر بغیر کلام کئے رخصت ہو گیا۔

مرزا قتیل لکھتا ہے کہ یہ نقل مین نے بچشم خود ایک کتاب مین دیکھی جو کہ ابراہیم ادہم صوفی علیہ الرحمۃ کی طرف منسوب کی گئی تھی اور ابراہیم ادہم پیشوا سے حضرت چشتیہ شمار کئے گئے ہین۔

حکایت دیگر

قتیل لکھتا ہے ایک روز مین اور برادرم تاج الدین خان میر غلام علی خان صاحب کے مکان پر بیٹھے ہوے تھے اس صحبت مین

سبحان علی خان صاحب کمبوہ (کہ عقل و دانائی مین یکہ روزگار و عالم اکثر علوم و مصاحب علماے عالی مقدار تھے) شریک تھے فضائل صوفیہ کے ذکر مین بیان فرمانے لگے کہ فلان بزرگ نے ایک دوسرے عارف کے واسطے (جسکا مسکن دریا کے اوس پار تھا) طعام بھیجا لیکن وہ طعام اسقدر تھا کہ دو سو آدمیون کی بسری کے واسطے کافی ہو سکتا تھا جب حاملان طعام نے دریا مین طغیانی دیکھکر بزرگ فرستندہ طعام سے آکر عرض کیا کہ دریا پر کشتی نہین ہے اور پانی پایاب گذرنے کی قابل نہین۔ بزرگ موصوف گویا ہوا کہ دریا کے کنارہ کھڑے ہوکر باواز بلند ہمارا نام و پیغام سناؤ۔ کہ اگر فلان بزرگ نے آجتک کسی عورت سے سروکار نہ کیا ہو بپاس عفت بزرگ مذکور ہمکو راہ دے۔ حاملان طعام کو سخت تعجب ہوا کیونکہ وہ ہمیشہ اس بزرگ کو عورات حسینہ اور زنان جمیلہ سے مخلوط دیکھتے تھے۔ الغرض دریا پر پہونچکر پیغام پہونچایا دریا خشک ہو گیا اور طعام اوس عارف کو پہونچایا گیا وہ تمام طعام عارف مذکور تنہا کھا گیا۔ حاملان کو اور زیادہ تعجب ہوا۔ لیکن واپسی کیواسطے اوس عارف سے کہا کہ آتے وقت ہم اسطرح دریا سے پار ہوکر آئے تھے اب جائین کسطرح۔؟ عارف مذکور نے جواب دیا کہ دریا کی

کنارہ ہمارا نام لیکر پیغام پہونچاؤ کہ فلان عارف نے مدت العمر
مین طعام نہین کہایا ہے اور تو گواہ ہے لہذا ہمکو اوسکی گرسنگی
کی خاطر سے راہ دے۔ کہانا لیجانے والے از حد متحیر ہوے کہ دو سو
آدمیون کے کہانے کی غذا یہ تنہا کہا گیا اور کہتا ہے کہ مدت العمر
مین طعام مین ہاتہہ نہین ڈالا۔ المختصر دریا پر پہونچکر پیغام سنایا
دریا خشک ہوا اور خدام پار اُتر گئے۔
مرزا قتیل لکہتا ہے کہ یہانتک سنکر مجہے ضبط کی تاب نہ رہی اور
بے اختیار ہنسی آئی۔ مین نے کہا کہ حضرت معاف فرمائے یہ قصہ
مین نے کنہیاجی کا دیکہا ہے۔ اور آپ حضرات صوفیہ کے ساتہ
منسوب فرماتے ہین واللہ اعلم بالصواب۔

سانکہیان

اس فرقہ کا زیادہ تر تعلق سانکہ شاستر سے ہے لیکن اصل
شاستر کے بعض مدعا مین تاویلات کرتے کرتے یہانتک نوبت
پہونچی ہے کہ اوس سے جدا ہی ہوگئے ہین فی الحال گروہ سانکہیان
کا عقیدہ ہے کہ ہستی (یعنی وجود) دو چیز پر موقوف ہے ایک پرش جسکو
اوسکو حقیقت کہتے ہین۔ دوسری پرکرت جسکو سبب کہتے ہین۔ انکا

مقولہ ہے کہ پرش بوجہ عدم دانش و ذہول عقل پرکرت سے آمیز ہو گیا ہے اور اسی سبب سے عالم میں سرگردان ہے۔ اس پرش کو پانچ آزار لاحق ہوئے ہیں جنکو پنچ کلیش کہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ اودیا[۱]۔ اسمتا[۲]۔ راگ[۳]۔ ودیش[۴]۔ ابہاویش[۵]۔ جسد اور حواس کو نفس گمان کرنا اسکو رودیا کہتے ہیں۔ اودیا کا آغاز اور مبدا نہیں ہے۔ اسمتا۔ اشارہ ہے خودی اور انانیت سے۔ راگ کہتے ہیں اپنے مطلوب اور مطبوع سے ملجانے کو۔ ودیش کا مدعا سوچ کرنا۔ بچار کرنا ہے۔ ابہویشیہ حالت غضب کو کہتے ہیں دل جب پاک ہوجاتا ہے تو اس پنچ کلیش سے رہائی پاتا ہے۔ دل کے پاک ہوجانے کے بعد بہت سے طریقہ ہیں جس سے اعلی مرتبہ حاصل کرنے کی آرزو رکہتے ہیں۔ جبکہ اعمال اور اشغال کرتے کرتے ایسی حالت کو پہونچے ہیں کہ سبب اوس سے ناپید ہوجاے۔ اور صرف حقیقت باقی رہے اوسوقت پرش (یعنی نفس) کو خوشی حاصل ہوتی ہے۔ پرکرت اصل مدعا عالم عناصر سے ہے۔ شہر گجرات من مضافات پنجاب میں دو ساد ہو اس عقیدہ کے نامور گذرے ہیں ایک آتماچند دوسرا مہادیو یہ دونوا اپنے آپ کو سانکہی کہتے تہے۔

مقاصد جوگ

جوگ دراصل ایک شاستر ہے جسکا حال دالثلیث حصہ اول و
جلد دوم الہند مین لکھہ چکے ہین واضح رہے اس گروہ کے پیشواؤن
نے بہت سے طریقہ اور آسن عبادت کے واسطے مخصوص کئے ہین
چنانچہ اون طریقون کی بزرگی یہانتک بیان کی گئی کہ اوسکے
ذریعہ سے انسان خداتک پہونچتا ہے بلکہ بعض پیروون کے
عقیدہ کی مطابق برہما بشن مہیش کے مرتبہ کو اور بعض اس سے
بھی زیادہ ترقی دیکر خود کو خدا کے مرتبہ کو پہونچاتے ہین۔
لیکن جسقدر طریقہ اس فرقہ مین مستعمل ہین وہ تمام اہل پارس کے
فرقہ سپاسیان مین موجود ہین بلکہ آسنون کے جو نام ہر دو اقوام
مین مستعمل ہوے ہین ایسے معلوم ہوتے ہین کہ گویا ایک زبان سے
دوسری زبان مین ترجمہ کر لیا گیا ہے۔ پارسی فرقون کی طرز
عبادت کتب موسوم بہ ساہنال و زردشت افشار و
سرودستان وغیرہ مین بہت لکھی ہین اور ہنود کے طرز آسن
و طریقہ عبادت رسالہ سوآتمارام جوگی و گوراک سنگی (کہ گورکھناتھ
کی تصنیف سے ہے) و انمرت کنڈ وغیرہ مین بخوبی تمام لکھی ہین

اور امیرت کنڈ کا ترجمہ فارسی زبان مین بھی ہے اوسکا حوض الحیوۃ
نام رکھا گیا ہے۔ اوسمین لکھا ہے کہ گورکہہ ناتہہ مراد حضرت خضرؑ
سے اور مچھندر ناتہہ عبارت یونسؑ سے ہے لیکن اصل امیرت کنڈ
مین یہ عبارت نہین ہے صرف فارسی والون کی آمیزش ہے۔
جوگی لوگون کا قول ہے کہ کئی لاکہہ برہمن آئے۔ اور چلے گئے۔
مگر گورکہہ ناتہہ اپنی جگہ پر برقرار ہے۔ اب ہم اسکے مقلدون کا
تہوڑا تہوڑا بیان کرتے ہین۔ جو ناظرین کے واسطے لطف سے
خالی ہو گا۔

بالک ناتہہ تپشری۔ بقول بعض یہ راجہ کا زادہ تہا۔ لیکن وائل
عمر سے جوگ کی طرف اسکی طبیعت مائل تھی۔ سن شعور کو پہونچتے ہی
امیری کی شان اسکی آنکہون مین کہٹکنے لگی۔ آخر جوگی ہوکر حبس
نفس مین یہانتک کمال حاصل کیا کہ ایک ہفتہ تک دم روک
سکتا تہا۔ اسکی ایکسو بائیس برس کی عمر تک اوسمین کوئی آثار
پیری پیدا نہین ہوئی تہی۔ ایکہزار اٹہتالیس ہجری مین موجود تہا۔
سمر ور ناتہہ تپشری اسکا حسب نسب بھی نہایت اعلی تہا۔ یہ بھی
جوگ کے سلسلہ مین اوبہکر بیچارہ جوانی مین بوڑہا ہنگیا تہا۔ اور
دو دو روز تک حبس دم کی مشق بہم پہونچائی تہی۔ ایکہزار اٹہتالیس ہجری

مین لاہور مین لوگون نے اسکو مقیم پایا۔

سنجاناتہہ۔ ایک پنتھی ایک شخص تہا جو کہ اکبر کے زمانہ مین پچاس ہجری مین لاہور مین مقیم تہا۔ جس دم مین بڑا کامل تہا۔

سورج ناتہہ بہی اسی زمانہ مین گذرا ہے اسکی اکثر بود و باش پشاور مین رہی ہے اپنے فن مین اچھی دستگاہ رکہتا تہا۔ اور اسطرح زمانہ ماضی مین بے انتہا جوگی گذرے ہین اگر سب کا حال لکہا جاتا تو ہم اپنے اصل مدعا سے بہت دور ہو جائینگے۔ لہذا خلاصہ یہ ہے کہ جوگیون مین اکثر دستور ہے کہ جب مرض شدید مین مبتلا ہوتے ہین تو اپنے آپ کو زمین مین زندہ دفن کرا دیتے ہین۔ اور اس عقیدہ کے کاملین نے کوشش کرکے یہ بات حاصل کی ہے۔ کہ اپنی دونو ابرو کے درمیان نگران ہو کر تصور باندہتے ہین تو اونکو اوس شخص کی صورت نظر آتی ہے جسکا تصور باندہا گیا ہے اور اوس شکل متصورہ کے اعضا وغیرہ بیان کرکے وہ بتلا سکتے ہین کہ فلان شخص کی اسقدر عمر باقی ہے۔ چنانچہ بقید سال و ماہ و روز بتاتے ہین فی الحال ایسے کاملین کی تعداد بہت کم ہے۔

سناسیان

ہندی زبان مین سناسی تارک الدنیا کو کہتے ہین۔ یہ فرقہ
بہی قدیم سے ہندوستان مین پایا جاتا ہے۔ دراصل یہ بہی پرُانِ
جوگ شاستر کی ایک شاخ ہے۔ جو بعض عقائد اور افعال وغیرہ مین
جوگ سے علاحدہ ہوگئے ہین۔ اور یہانتک غلو حاصل کیا ہے کہ گویا
فی نفسہ ایک دوسری فرقہ مین گئے ہین۔ چونکہ یہ لوگ تناسخ کے
قائل ہین لہذا انکی فقیری اور ترک دنیا مین بنیاد پر ہے۔
ایک یہ کہ آیندہ جنم نہ حاصل اور اسی حالت مین مکت نصیب ہو۔
دوسری یہ خواہش کیجاتی ہے کہ بہشت نصیب ہو۔
تیسری یہ آرزو ہوتی ہے کہ دوسرا جنم جسوقت ملے تو امرا۔ راجہ۔
بادشاہ۔ وغیرہ کا ملے۔ غرض ہر سناسی کی آرزو ان مین امور مین سے
ایک ضرور ہوتی ہے جسکے واسطے اس جنم مین سخت سخت ریاضتین کرتے ہین
کوئی اپنا ایک ہاتھ اوٹھاکر ہمیشہ اوسیطرح بلند رکہتا ہے یہانتک
کہ وہ خشک ہوجاتا ہے۔ کوئی اپنا ایک پاؤن گردن کے پیچھے
ڈالکر سُکھا دیتا ہے کوئی منہ مین پتھر رکہہ لیتا ہے جس سے اوپر
اور نیچے کے جبڑے کبہی ہل نہین سکتے۔ کوئی پیٹھ سے پتھر باندہ لیتا ہے
غرض بہت سی ریاضات شاقہ ہین جو اس فرقہ مین مستعمل ہین۔
ملت ہنود کے ذی فہم اشخاص اونکی ان وحشیانہ ریاضتون پر

ریشخندی کرتے ہین کہتے ہین کہ جسکا ہاتہہ سوکہہ گیا ہے اوسنے گذشتہ
جنم مین ضرور کسی برہمن کا ہاتہہ توڑا تہا اوسکی سزا اوسکو ملرہی ہے
اور جسنے پاؤن سکہایا ہے اوسنے کسیکا پاؤن توڑا تہا۔ غرض اسطرحکی مثالین تصور
کرکے مسئلہ تناسخ کو فی الذہن ترقی دیتے ہین چنانچہ ایک حکایت رامچندر جی
اوتار کی اسطرح مشہور ہے کہ جبکہ سیتاجی کو راون کے بہگالیجانیکی سبب رامچندر جی
اپنے بہائی لچہمن اور رفقا وغیرہ کی ساتہ جمع ہوکر راون پر چڑہائی کرنیکو واسطے
سفر مین تہے تو ایک مقام پر لچہمن کو جنگل مین بہیجا تاکہ کچہہ جنگلی پہل اور
دوسری سبز اشیا مثل گہاس وغیرہ کے فراہم کرکے لائین تاکہ سب رفقا
وغیرہ کہائین لچہمن تمام صحرا مین پہرکر واپس آگئے اور کہا کہ کوئی ایسی سبز شئے خوردنی
اس جنگل مین نہین دستیاب ہوتی۔ رامچندر جی نے سوچکر سر ہلاکر کہا کہ افسوس
تمام جنگل ایسی ہی اشیا سے بہرا ہوا ہے مگر ہمارے نصیب مین نہین ہے کیونکہ
یہ وہ دن ہے کہ اس دن مین نے برہمنون کو بہوکا رکہا تہا۔ الغرض سناسیونکے
بدن پر سوای خاکستر کے کوئی دوسرا لباس نہین ہوتا بالکل برہنہ رہتے
ہین۔ عورت مرد کی ایک سی حالت ہے۔ انکو ہندی زبان مین ناگا کہتے
ہین باوجود برہنگی کے فسق و فجور سے دور ہین۔ اب اسکی بہت سی
شاخین ہوگئی ہین۔ بعض بالکل برہنہ ہین جو اسوقت تک ناگے
کے نام سے مشہور ہین انہین کے بعض لوگ جو دوسری اقوام کے

آبادیونکو قریب قریب آباد ہین البتہ اسقدر لباس کا استعمال کرنے لگے ہین کہ ستر ضرور پوشیدہ ہوجاتا ہی - لیکن وہ تارک الدنیا نہین رہی بلکہ اونکا بڑا پیشہ لوٹ مار اور راہزنی ہی - اغلام - زناکاری - شراب خواری - اور آزار رسانی انسان وغیرہ انکی سرشت ہی - اکثر ین صاحب فرمان کی فوج مین ملازمت سے بہی ممتاز ہوتی ہین بہادری اور جان نثاری دکہانی مین کمال رکہتے ہین - ہندو مسلمان یا کسی دوسری فرقہ کی حاکمون کی ملازمت سی پرہیز نہین کرتی - لیکن افعال قبیحہ اونکی خمیر مین ہین - سزا بہی پاتی ہین مگر باز نہین آتی - اسی فرقہ کے بعض لوگ جو کچہ شعور بہی رکہتی تہے زر کثیر جمع کرکی زمانہ قدیم مین کوئی موقع پاکر بلاد دکن مین مسکن گزین ہوی ہین جو زمانہ حال تک صاحب ثروت و جاہ ہین بڑی بڑی اندوختہ اونکی پاس ہین جنسے سود وغیرہ کا کاروبار چلاتے ہین اونکی دولت اسوقت تک دمبدم زیادہ ہوتی جاتی ہی کیونکہ اپنی کمائی کا تقریباً دسوان حصہ خرچ کرتی ہین اور نو حصہ جمع کرتی ہین - لیکن اونکا باطن بہی اوسیطرح خراب ہی جسطرح فرقہ سپاہیانہ مذکور کا - لباس وغیرہ پہننے لگے ہین - بعض اب بہی سوای گیروا رنگ ہوئی ایک چادر کی کہ جسکو وہ اپنی سینہ سے گہٹنون تک باندہتی ہین دوسرا لباس نہین رکہتی - اور بعض علاحدہ چادر مذکور کی ایک لنگی گیروا سر کو بہی باندہتی ہین بلاد دکن مین یہ لوگ اکثر پائی جاتی ہین - زنان پری طلعت اور اطفال خوش جمال اونکی تفریح طبع کا

باعث ہین افسوس کہ یہ ناعاقبت اندیش لوگ تفریح دنیا کی سبب
پریشان خاطری ہی بعقبی جمع کرتے ہین۔ عورات حسینہ چیری اور بالکی اور
خوبصورت اطفال چیلہ اور بالکہ کی نام سی نامزد ہوکر بجائی روشنی قلب کے
روسیاہی حاصل کرتی ہین۔ اور بہر خردی بالائی کی عیوض سرخروی زیرین کے
جویان ہوتی ہین۔ سنیاسی زنار نہین پہنتی۔ اور جو زنار دار فرقہ کی اشخاص ہین شامل
ہوتی ہین وہ بہی زنار کو اوتار ڈالتی ہین۔ فی الحال گروہ سناسیان دس
فرقون پر تقسیم ہوگیا ہی۔ بن۔ ارن۔ تیرتھہ۔ آشرم۔ گر۔ پربہت۔
بہارتی۔ ساگر۔ پوری۔ سرستی۔

اس عقیدہ کے مرتاض اکثر حیوانات جلالی اور جمالی سی محتاط رہتی ہین
اور آمیزش عورات سی حتی الوسع احتیاط کی پابند ہین۔ عوام مین اس فرقہ کا
نام وتاتری مشہور ہی۔ کہتی ہین کہ دتاتر جسکا دوسرا نام دیوودت بہی ہی
اصل مین نارائن کا اوتار ہی۔ جس ریاضت کی سبب یہ مرتبہ اوسکو حاصل ہوا کہ
مرد سی آزاد ہوگیا ایک مرتبہ گورکناتہہ (جو کہ جوگیون کا مرشد اور بزعم
سناسیان مہادیو کا اوتار ہی) دیوودت کی مقابل ہوا۔ اور باہم آزمائش
کیواسطی دیوودت نی ایک چہڑ بہنگ گورکناتہہ پر پہینکا۔ گورکناتہہ کی کمال سی
آہن ہوگیا۔ دیوودت نی اوسپر طعن کیا کہ آہن اشیاء شکستنی مین سی

سلہ یہ دیبی دیوودت ہی جو عیسی سی پانسو تیس برس پہلی گوتم بودہ بہار کے ہیرو کا چیلہ تہا اسنی گوتم کی زندگی ہی مین نئے مذہب کی بنیاد ڈالی تہی۔

نہین ہے تمکو ایسا منتر اوا نہین تہا۔ تیرا یہ ناز بیجا ہے۔ الغرض گورکناتہہ سے
الٹ گیا۔ تو دیووت پانی کا مجسم بنگیا۔ گورکناتہہ کا حربہ دیووت کے بدن پر
پڑا مگر اسطرح اوسکے بدن سے نکل گیا جیسے کوئی شی پانی مین سے نکلجاے پس
گورک خائف ہوکر پانی مین گہس گیا۔ دتاتری نے تلاش کی تو گورکناتہہ
کو پانی مین بصورت خوک پایا۔ اور پکڑکر باہر لایا۔ بعدہ دتاتری نے بہی دیووت
پانی مین گہسا تو پانی مین ملگیا۔ گورکناتہہ نے ہرچند تلاش کیا مگر تلاش
بے سود گئی۔ المختصر سنیاسیون کے دسون فرقہ دو طرحکے پاے جاتے ہین ایک تو
وہ لوگ جو شرع ہنود (یعنی کارتک) کے پابند ہین اور دوسرے جو پابند نہین
اونکے بال بڑہاکر اونکی جٹائین بناتے ہین زنار نہین رکہتے۔ ہر روز غسل
کی بہی پابند نہین۔ بہوت ملتے ہین دونو جماعتین اپنے اپنے مردون کو
نمک وغیرہ اور دوسرے بوجہ باندہکر دریا مین ڈالتی ہین۔ کمارل ایک
سادہو آٹہوین صدی عیسوی مین اس عقیدہ کا اعلان کرنے والا گذرا ہے۔ اسکو
کمارلا بہی لکہا ہے یہ ملک بہار کا ایک برہمن تہا جسنے بدہونکی ایذا رسانی
اور اونکے مت کا کہنڈن کرنے پر کمر باندہی۔ بعض لوگ اس امر کے قائل ہین
کہ کمارلا۔ سنکر اچارج کا گرو تہا۔ لیکن سنکر وجے مین جو کہ راجہ بہوج کے
زمانہ کے حالات بتانے کیواسطے ایک کسیقدر معتبر کتاب مانی جاتی ہے جو
گروہ کہ شرع ہنود کا پابند نہین ہے اوسکا مرشد سنکراچارج نامی ایک

شخص مرتاض صاحب کمال گذرا ہی۔ جسکا زمانہ نوین صدی مسیحی مین
محسوب ہوا ہی۔ یہ شخص نہایت دانشمند اور آزادی پسند تہا۔ راجہ سہدیو
راجۂ کشمیر نے اسکو اپنا پیشوا بنایا۔ ہنود اس شخص باکمال کا نام عزت سے لیتے
ہین کہتے ہین کہ بیدانت شاستر کو علماے ہنود نہین سمجہا تہا اوسکی رموز کا
انکشاف ساوہوند گورو کی ذات سے ہوا ہی۔ اور شنکراچارج کو درحقیقت مہادیو
اوتار سمجہتے ہین پس اس شخص گیانی کی موحد ہونے مین کسی کو کلام نہین۔ اسکا
مولد ملیبار ہی تمام ہند مین اسکا سفر کرنا اور ہر جگہ اپنے عقیدہ کا اعلان
کرکے مخلوق کو اپنے خیالات کا پابند کرنا ثابت ہوتا ہی۔ بنگالہ۔ بہار۔ پنجاب
اور کوہ ہمالیہ۔ کشمیر۔ کدار ناتہہ وغیرہ صرف بتیس برس کی عمر مین پیا پیادہ
چہان ڈالے۔ ویدانتیون کی فلسفہ کو کچہ تغیر و تبدل کی اپنے مذہبی عقیدہ
مین شامل کرکے مخلوق کو اوسکی تعلیم کرنی شروع کی۔ اسکی تعلیم عام مین
بنی نوع انسان کیواسطے تہی۔ اسکی تصانیف سے تین کتابین جو کہ پران
کے نام سے مشہور ہین اسکے خلاف لکہا ہی جیسا کہ شنکراچارج کے حالات مین ہم مکرر
آیندہ نقل کرینگے۔ انشاء اللہ تعالی۔ انسے شیوجی یعنی مہادیو کی بنیاد
ڈالی یعنی برہم کے ظہور ثلاثہ مین سے مہادیوجی کو قوی تر تصور کرکے اونکی
پرستش پر تقدیم دیکی گئی۔ چونکہ اس پرستش پر شنکراچارج نے بہت زور دیا تہا
اسلئے کہ عوام اونکو مہادیو کا اوتار خیال کرتے ہین۔ الغرض کتاب شنکر وجیجی

ہین لکھا ہی سنگر اچاریہ راجہ بہوج کی زمانہ مین گذرا ہی - بہوج کی دربار مین آچاریہ
مذکور نے بڑی بڑی عالم فاضل برہمنون کو جو کہ دربار مین ہمیشہ موجود رہا کرتے تہی
اپنی خیالات سنا کر اور شاستر آرتہ مین قائل کر کے اونکو اپنی طرف متوجہ کر لیا تہا
چنانچہ جو لوگ اونکی کلام کو گوش ہوش سے سنتے تہی اونکی نام حسب ذیل ہین -
بہاشکر بہٹ - پربہاکر گرو - سلاریل سوامی - ابہنو گوپال سنی - گپت پاد - اودینا چاریہ
مراری مشر - منڈن مشر - یان میور ٹنڈی - (ازتزک مختصر - منتاج) شنکر اچارج
نے شیو کی پوجا دہیان گیان اور خاموشی کے ساتہ کرنیکی تعلیم دی ہے - لیکن عوام مین
پوجا کرنیکی واسطے شیو کی تصویر اسطرح بناتی ہین کہ پانچ منہ - چار ہاتہ - بیل پر
سوار - سر پر گنگا ندی کی روانی کی علامت - گورا رنگ - دہیان مین
مستغرق - گلے مین کہوپڑیون کا ہار - بدن پر سانپونکی ہیکل - شیر کی
کہال - ایک عصا جسکے سر پر آدمی کا سر لگا ہوا ہی ہاتہ مین ہی -
اسطرح شیو کی بی بی کی بہی کئی مختلف طریقہ کی شبیہین بناتی ہین - برہمن شیوجی
کی زوجہ کو ایک حلیم اور نہایت موزون اعضا والی اعلیٰ درجہ کی حسین عورت
تصور کرتی ہین اونکی بہی کئی صفتین ہین ان صفات کی نام ہم پہلی کسی
جگہ بتا آئی ہین - درگا کی شبیہ مین دو حالتین پائی جاتی ہین یعنی سنہری
رنگ کی عورت مگر چہرہ پر غصہ کی آثار نمایان - شیر پر سوار -
غیر آریہ لوگ اسی تصویر کو کالی کی نام سے مشہور کرتی ہین اور خون آلودہ

سر پر سانپ لپٹے ہوے۔ آس پاس کہوپڑیان لٹکتی ہوئین مہیب سیاہ صورت بنائی ہین۔ الغرض بہت سے مختلف روپ ہین درگا جی کی بہی پرستش ہوتی ہے۔ برہمن اور ذی علم لوگ درگاجی کے روپ کو ایک دیوی تصور کرتے ہین الغرض شیوجی اور اونکی استری کی پوجا کو ترقی دینے والے شنکر اچارج ہوے اسکے بعد اونکے پیروون نے اونکی تقلید مین اس عقیدہ کو ترقی دی۔

فی الحال یہ پرستش دو طرح پر ہوتی ہے جو ذی علم لوگ ہین وہ صرف دہیان گیان مین مستغرق ہوکر شیوجی کی پوجا کرتے ہین اسیطرح شنکر اچارج کی ہدایت بہی تہی۔ وہ لوگ کوئی ظاہری رسم کی پابندی سواے لنگ کے دوسری نہین استعمال مین لاتے ہین۔ اس لنگ کی علامت پتھر وغیرہ سے مثل اعضاے تناسل کے بناتے ہین اوسپر پہول چاول ڈالکر پوجا کرتے ہین ارذل اقوام ہزارون قربانی کرتے ہین یعنی بہت سے جانور اونکے غصہ سے امن مین رہنے کیواسطے ذبح کرکے قربانی چڑہاتے ہین ایسی قربانیان قحط اور وبا کے زمانہ مین زیادہ استعمال کیجاتی ہین۔ بعض نادان انسان انسان کی قربانی کرنے سے بہی نہین چوکتے۔ بلکہ زمانہ سابق مین تو انسان کی قربانی ایک ضروری امر تہا دیکہو حالات قربانی کی بحث مین دیکہو شنکر اچارج کے بعد اونکے بہت سے چیلون مین جو سب سے زیادہ قدم بقدم چلا ہے وہ رامانج سوامی ہین جو کہ ہنود کے سال سمت ۱۰۳۹ الہ آباد مین مطابق سنہ ۱۵۳۱ بکرم برابر سنہ ۱۴۷۵ع یا سنہ ۸۸۰ ہجری مین تہے پیدا ہوے

اور شنکر سوامی کی عقائد کی پہیلانیوالی گذری ہین۔ انکی بعد سہج شاکہ ۱۱۲۴ مطابق سمت ۱۲۵۶ بکرم برابر سنہ ۱۲۰۰ع یا سنہ ۵۹۶ ہجری مین مادہو اچاریہ اسی طریقہ کی پیرو ہوئی۔ (منتخب از تزک مختصر۔ گلبرٹ بہگت مال)

گسائین چترویہ سناسیون کی گروہ مین بڑا مرتاض گذرا ہی۔ یہ شخص صاحب جاہ وثروت تہا۔ امیرانہ شوکت وشاہ کی اوسکی گہر کی نوبتی۔ قریب جوار مین اوسکی مقابلہ کا کوئی ذیشان شخص نہ تہا اسکی نسل برہمنان گجرات سے ملتی ہی جوکہ ناگر برہمن مشہور ہین۔

اوس نواح کی جوہریون مین چترویہ کی باپ کی بڑی عزت تہی۔ باوجود اس ظاہری جاہ ودولت کی چترویہ کی دلمین فقر اور تجرد کی الفت گوشہ گزین تہی عشق الہی کی آگ نی ظاہری دولت اورشان وغیرہ کی خیالات کو مثل خس و خاشاک جلاکر اوسکی دلکو تعلقات ماسوا اللہ سی آزاد کیا تہا۔ اس امیر کی بچہ کو شاہانہ جلوس کی عوض فقیری بہیس پسند آیا یکبارگی تعلقات دنیا کو ہاتہہ اوٹہایا۔ مادر۔ پدر۔ زوجہ۔ فرزند وغیرہ کو چہوڑکر جوگی ہوگیا گو اس نازپرورد جسم کو جوگ کی حالت مین باسباب ظاہر بے انتہا مصائب پیش آئی۔ اور فقر کی تکالیف اور بیسروسامانی کی ایذا نی اس عیش کی بندہ کو پیچہی چہوڑ دی۔ لیکن (بمصداق ضرب المثل کہ بالک ہٹ بری ہوتی ہی) چترویہ

ثابت قدمی نے دنیا کی تکالیف سے راہ حق مین اوسکے بڑہتے ہوے قدم کو لغزش
نہ کہانے دی بلکہ جسقدر جسمانی صدمہ اوسکو پہونچتے جاتے مین اوسکی مستعدی زیادہ
ہوتی جاتی جسطرح کوئی ہوشیار انسان راہ کی نشیب و فراز مین ٹھوکر کہاکر سنبہلتا
جاتا ہے یہی حال اس صاحب ہمت کا گذرا آخر سناسی لوگونکی صحبت اختیار کی اور
ہمت مضبوط باندہکر ریاضت پر مستعد ہوا ایک مدت تک حبس دم کی کوشش
کرکے شہرت حاصل کی مشہور خلق ہونے پر بہی اپنی ریاضت کرنے پر جما رہا۔ ایام
ریاضت مین قلت غذا بہی پیش نظر تہی حتی کہ صرف تین مرتبہ کف دست
پرکرکے غذا پر اکتفا کیا کرتا تہا۔ ایک مقام پر لکہا دیکہا ہے کہ ایک مرتبہ اسقدر
قلیل غذا بہی میسر نہوئی بلکہ بجاے اناج نمک موجود تہا۔ جوگی مذکور نے موافق
معمول کے نمک سے تین مرتبہ کف دست پرکرکے اوسی پر صبر کیا۔ سناسیون مین
اسکے خوارق عادات کی بہت سی حکایتین زبان زد ہین سنہ ۴۲ ہجری مین
ایک مجوسی درویش ایرانی نژاد ملک ہند مین سیاح تہا۔ اوسکی تصنیف سے مرزا
محسن کشمیری ایک حکایت نقل کرتا ہے۔ سیاح نے لکہا ہے کہ ایک رات جوگی یہ
میرے پاس آیا اور مجہے ہمراہ لیکر سیر کرنیکے واسطے صحرا مین پہونچا۔ ایک عمیق دریا
کے کنارہ پہونچکر دریا مین اسطرح چلنے لگا کہ جیسے عام مخلوق زمین پر چلتی ہے یعنی
اوسکے پاؤن ہرگز تر نہوے مجہے سخت تعجب رہا۔ ابہی دریا سے پار نہین ہوا تہا کہ جوگی
نے مجہے بہی طلب کیا۔ چنانچہ مین بہی اوسیطرح دریا مین روانہ ہوکر اوسکے

پاس پہونچا مین اور چترویہ دونو دریا مین مثل خشک زمین کے چلنے لگی چترویہ
دریا سے پار اوتر کر ایک سطح سنگ پر پہونچا اوس پتہر پر بیٹھے - چترویہ نے سطح
سنگ کی طرف اشارہ کرکے مجھسے کہا کہ یہ کیا چیز ہے جسپر ہم تم بیٹھے ہین اور یہ کیسا
کام ہے؟ چونکہ وہ سطح جسپر ہم دونو بیٹھے تھے کم سے کم دس گز طول و عرض ہوگی اور
ہموار بہی تہی مین نے تعجب کرکے اپنی عقل کے موافق کہا کہ یہ سطح ایسی ہے جیسے کسی
مکان کی چہت ہو کہ مٹی اور ریت مین غرق ہوگیا ہے اور چہت برآمد ہوئی ہے
چترویہ ہنسا اور کہا کہ ایسا نہین ہے - بلکہ ایک سناسی میرا دوست ہے اوسنے
خواہش کی تہی کہ بڑے بڑے پتہر فراز کوہ سے فراہم کرکے اس جگہ ایک عمارت بنائے
چنانچہ یہ پتہر وہ اپنے کاندہے پر اوٹہا کر ایک بلند پہاڑ سے یہان لایا - جبکہ گردنواح
کی مخلوق کو یہ معلوم ہوا تو مخلوق اس حال کے دیکہنے کو کمین گاہ مین پوشیدہ ہوئی اور
جب سناسی کو دیکہا تو اوس سے عرض کرنے لگی کہ تم اسقدر تکلیف مت گوارا کرو
بلکہ تمہین جو عمارت بنانی ہے اوسکے واسطے ہم چہوٹے چہوٹے پتہر فراہم کرکے تعمیر کرا دینگے -
چونکہ سناسی کا یہ کام مخفی طور پر تہا اور اب اوسکا افشا ہوگیا لہذا سناسی
اپنے اس خیال سے باز آگیا اور کسیقدر ناخوش ہو کر اس مقام سے کہین چلا گیا ہے
چلو اب ہم تم دونو ملکر اوسکی تلاش کرین - مین اوس پتہر کی مقدار دیکہکر انسانی
قوت سے اوسکا اوٹہانا ناممکن سمجہکر سخت حیران تہا - الغرض اوسکی تلاش کرنے
روانہ ہوئے - ایک مقام پر دیکہا کہ وہ سناسی بطور نشست بیٹہا ہوا اپنے

دہیان مین

مشغول ہی - چترویہ نے اوس سناسی سی کہا کہ یہ ہمراہی درویش مرا مہمان ہی اپنے خادمون کو خبر کردو کہ اسکی طبیعت بہلانیکو واسطی کچہ شغل کرین - سناسی نی کوسن نے جواب دیا کہ چونکہ یہان تاریکی ہی تو پہلی روشنی کا انتظام کرا وسکی کہتے ہی چترویہ نی صحرا کی طرف دیکہا بمجرد دیکہنے کے ایک مشعل بزرگ صحرا مین پیدا ہوئے اور گشت کرتی ہوی قریب آئی اوسکی روشنی سی تمام جنگل روشن ہوگیا - اور تمام برگ وبار اشجار سی مختلف سازونکی صدا آنی لگی اور صبح تک یہ لطف خیز ہنگامہ رہا - الغرض وقت صبح مین اوسنی جدا ہوکر واپس آیا -

حکیم کامران شیرازی لکہتا ہی کہ سیاحت ہندوستانکی وقت چترویہ سی شہر بنارس مین ملاقات ہوی - اوسکی مجلس مین ایک شخص سرداران اسلام مین سی موجود تہا - اوسنی چترویہ سی سوال کیا کہ ہمارے پیغمبر آخرالزمان محمد مصطفے صلعم کی بارہ مین تمہارا کیا خیال ہی - اوسنی جواب دیا کہ تم خود کہتی ہو کہ فرستادہ خداوند تعالی ہی جس گروہ پر اوسکو خدانی بہیجا ہی بیشک وہ اوسکا راہبر ہی - لیکن واصلان حق اور مقربان بارگاہ ایزدی کیواسطے کوی ضرور نہین ہی - جہانگیر بادشاہ ہندوستان اوسکا معتقد تہا - اور عبدالرحیم خان خانان اوسکو برگزیدہ سمجہتا تہا - گسائین چترویہ سنہ [illegible] ہجری مین شہر بنارس مین راہی ملک بقا ہوا -

کلیان بہارتی سنہ ۱۰۵۳ ہجری مین مقام کرت پور دیا کرتار پور مضاف پنجاب ملو کہ راجہ تاراچند مین گذرا ہی - صاحب ریاضت اور عامل

حبس دم تہا- دو ساعت تک سانس روک لینے کی مشق بہم پہونچائی
تہی- اس شخص مین ایک طرفہ کمال تہا کہ روغن چراغ پیتا تہا اور
اوپر دوده پیتا تہا- اور تہوڑی دیر کے بعد استفراغ کرکے عوام کو دکہاتا
کہ دونو اشیا جداگانہ ہین ایک دوسری سے آمیز نہین ہوئین-

ایشر گر- ایک مرتاض سنہ ۱۲۸۰ ہجری مین ملک کشمیر مین اوقات بسر
کرتا تہا تین ساعت تک حبس دم کرنیکا عادی تہا- اسکو فن سحر وطلسم
وشعبدہ وغیرہ مین بہی دخل تہا- بہت عجائبات اس سے ظاہر ہوئی تہے-
باقی اور بہت سے اقسام کے سناسی ہین بعض دس بارہ برس تک
ایک ہی پاؤن پر کہڑے رہتے ہین انکو تہاوسیر کہتے ہین- اور بعض لوگ
تکلم نہین کرتے زبان بند رکہتے ہین اونکو مون کہتے ہین- گروہ سناسیا
مین اکثر لوگ امیر کبیر بہی ہوتے ہین-

شاکتی فرقہ

اس فرقہ کی حالات تمام اقوام ہنود سے جدا اور مذموم پائے جاتے ہین
ساکتی گروہ کا عقیدہ ہے کہ برہم کے ظہور ثلثہ مین سے ظہور سوم یعنی مہادیو
کی ایک بی بی ہے جسکو پاربتی کہتے ہین لکہا ہے کہ وہ عورت عجب شوخ
مزاج اور حیلہ باز ہے- ہر چیز کو اوسکی اصلی حالت کے خلاف مخلوق کو دکہا

اور روحون کو جسمون مین پہونچانا۔ اوسکا کام ہی۔ تمام مخلوق اوسی سے
پیدا ہی۔ اس مایا شکن کو فنا سے تعلق نہین ہی اوسنی جملہ موجودات
علویہ اور سفلیہ کو اپنا دلفریب روپ اور دلکش ادائین دکہا دکہا کر
فریفتہ بنا رکہا ہی۔ بغیر اوسکی پرستش کے ملک ملنا ممکن نہین جو لوگ
اس گروہ کے پیرو ہوکر نجات ابدی کے طالب ہین اوسکی عبادت سے
غافل نہین ہوتے۔ صاحب دبستان جوکہ محرر حالات ہنود سے بہت تحقیق سے
لکہتا ہے۔ کہ شاکتی فرقہ کے عقیدت مند بہوانی کو مہادیو پر غالب جانتے ہین
اونکے نزدیک افضل ترین پرستش لنگ (یعنی ذکر مہادیو) اور بہگ
(یعنی فرج بہوانی) کی ہے اکثر لنگ وغیرہ کے پوجا سوا اس فرقہ کی بعض
دیگر اقوام ہنود بہی کرتی ہین لیکن شاکتی گروہ سب سے زیادہ عقیدتمند ہی
اسکی وجہ یہ بتاتے ہین کہ تمام انسان انسے پیدا ہوے ہین۔ لہذا یہ اعضا
قابل پرستش ہین۔ مرزا محسن کشمیری ایک روایت نقل کرتا ہے۔ کہ
ایک شخص اس فرقہ کے بعض لوگون کا زیادہ تر دوست تہا اور
اکثر وقت اونسے صحبت نشست و برخاست بہی رکہتا تہا۔ اوسنے اونکی
جلسونمین اکثر سنا ہی کہ شاکتیون کے عقیدہ کی موافق تمام گروہ بنی آدم
جو ملت ہنود یا دوسری ملتون کے پابند ہین حقیقت مین وہ سب بہی
لنگ اور بہگ کی پوجا کرتے ہین چنانچہ دنیا مین کوئی عبادت خانہ

اور سالکان طریق ناکارہ کے واسطے حاضر کرتے ہین اس فرقہ کے عقیدہ
کی موافق وطی مادر وخواہر وعمہ وخالہ ودختر وغیرہ سب جائز ہی۔ برخلاف
دیگر اقوام ہنود کے کہ وہ بہی اپنی قبیلہ کی دختر سے ہم بستر ہونا بہی
اچہا نہین سمجہتے۔ مرزا ای کشمیری ایک روایت چشم دید لکہتا ہی کہ اس
فرقہ کے ایک ذی علم شخص سے ایسی وقت ملاقات ہوی کہ وہ ایک
کتاب کے مطالعہ مین مصروف تہا۔ اوسمین ایک مقام پر لکہا تہا کہ سوای
اپنی دختر کے تمام عورات بغرض حصول حظ نفس اور ہم بستری بغرض مجامعت
درست ہی۔ شخص مذکور نے سخت نفرت ظاہر کرکے بیان کیا کہ یہ لفظ
خلاف قدما عقیدت کیشان شاکتیان کے لکہا ہی شاید کاتب کی
غلطی ہے کیونکہ استثناء دختر قدما مین نہین ہی۔ ظاہر ہی کہ زن مجامعت
کیواسطے پیدا کی گئی ہی۔ اگرچہ وہ مادر یا دختر ہو۔ اس گروہ مین کوئی خیرات
اور عمل از حسنات جماع سے بڑہ کر نہین ہی۔ اور وہ بہی غیر عورت کے ساتہ
کہتے ہین کہ زن ومرد دونو عناصر سے پیدا ہین اور جو کچہ اونسے پیدا ہوتا
وہ بہی عناصر ہی پہر اگر عناصر عناصر سے آمیز ہووین تو کیا مضائقہ ہی چنانچہ
اس فعل کو کام[1] دان کہتے ہین۔ انکا قول ہی کہ جو شخص عورت
مرد کو اس عمل سے باز رکہی وہ سخت قابل نفرین ہی۔ عورت کی تعظیم کرتے ہین

[1] کام یعنی شہوت اور دان یعنی خیرات۔

براہی کے ساتہ یاد کرنا گناہ عظیم جانتے ہین۔ اونکا عقیدہ ہیکہ جب مرد اور عورت مجامعت پر آمادہ ہون تو چاہیے کہ مرد اوس عورت کی طرف ایسا تصور کرے کہ یہ فلان دیوی ہے مین اسکے ساتہ مجامعت کرتا ہون۔ اور علی ہذا عورت کو یہ تصور کہ وہ مرد خاص فلان دیوتا ہے جب ایسا خیال رہی تو اوس مجامعت کا بہت بڑا ثواب ہے آدمی کی قربانی کرتے ہین اوسکو نرمیدہ کہتے ہین اور گاؤ کی قربانی کے وقت اوسکو گئومیدہ کہتے ہین اور گہوڑے کی قربانی کو اسپ میدہ (یعنی اشومیدہ) کہتے ہین اس گروہ کے ہم عقیدہ لوگ اپنی بیبیان اپنے دوستون کی خدمت مین بغرض حصول حمل اکثر بہیجتے ہین اور وہ اونکے شوہرونکے روبرو اون عورات سے مباشرت کرتے ہین جو شخص اپنی عورت اپنے مرشد کی خدمت مین نہین بہیجے اوسکا عقیدہ کی صفائی مین شک کرتے ہین۔

گسائین لوچن شائکیہ

یہ گسائین دراصل ایک برہمن تہا ہمیشہ کالکا کی پرستش کرتا تہا سنہ [illegible] ہجری مین کشمیر مین پہونچکر ایک مدت تک رہا کرتا رہا۔ آخر اپنے عقیدہ کی موافق ایک داسی سے زنا کیا کہ

اوسکے اعتقاد مین پانچ ضروری چیزین ہین جنسے انسان کو پرہیز
کرنا خطا ہے۔ ماہی۔ شراب۔ زن بیگانہ۔ گوشت حیوان۔
منتر خوانی۔ جبکہ گسائین مذکور اپنے اوس فعل مین مداخلت تام
کرچکا۔ تو چند عرصہ کے بعد اوسکے کامل ہونے کی خبر کوچہ و بازار
مین مشتہر ہوئی۔ چنانچہ احسن اللہ خان معروف بہ ظفر خان
بن خواجہ ابوالحسن ترمذی کہ اوسوقت مین حاکم کشمیر تھے گسائین
مذکور سے ربط بڑہانے کی کوشش کرنے لگے۔ اسی اثنا مین گسائین
سے التماس کیا کہ ملک تبت فتح کرنے کا قصد رکہتا ہون۔ اوسکے
واسطے تدبیر عمل مین لائو۔ ترلوچن نے جواب دیا کہ اگر فقیر کے کہنے کی موافق
عمل کیا جائیگا تو تبت پر فتحیاب ہونا کچہ دشوار نہین ہے۔ ظفر خان نے
قبول کیا اور طرفین سے عہد و پیمان ہوا۔ ترلوچن نے کہا کہ چند
کس لولیان (یعنی طوائف) میری خدمت کے واسطے مقرر کرو کہ
ہر دم میری خدمت مین حاضر رہین اور کبہی مجہسے جدا نہون کیونکہ
میرے کیش مین طوائف کے ساتہ مشغول ہونا دوسری عبادت کی
صحبت سے بہتر ہے۔ مگر حتی الامکان نارسیدہ ہون چنانچہ
ظفر خان کے حکم سے خوبصورت خوبصورت لولیان اور پری
جمال دیوکنیان گسائین کے واسطے موجود کی گئین اور ظفر خان

بعد فوج کشی بہ ملک تبت مظفر اور منصور ہوئے۔ اوسوقت سے
گسائین کی زیادہ معتقد ہوگئے تہے۔ بعد چند مدت کے ظفر خان اور
گسائین مذکور مین رنجش پیدا ہوگئی۔ گسائین بہاگ گیا گر اوسی
زمانہ مین ملک کشمیر مین اہل اسلام کے ہر دو فرقون سنی اور
شیعہ مین بنیاد فساد برپا ہوی۔ ظفر خان معزول ہوکر کابل
کی طرف بہاگ گئے۔ مگر کابل مین اوسکے خویشون مین سے ایک
شخص محمد طاہر نامی نے بیت الخلا مین ظفر خان کو خنجر سے زخمی
کیا جسکے صدمہ سے ظفر خان مدت تک مبتلاے آلام۔ اور اوسی
زمانہ مین منصب بہی چہن گیا مدت تک لاہور مین بحالت بیکاری
مین ۱۰۵۵ ہجری مین مقام گجرات مضافات پنجاب مین ترلوچن
سے ملاقی ہوا۔ ترلوچن نے کہا کہ میری رنجش کے سبب تجہپر اسقدر
مصائب نازل ہوے عرفی شیرازی سے عنایت صمدی روی کفر

۱ے یعنی وہ کنواری لڑکیان جو قوم ہنود پچہلے زمانہ مین مندر یا تیرتہ گاہون پر پن کرکے چہوڑ
دیتے تہے یا جس شخص کے اولاد نہوتی تہی وہ عہد کرتا تہا کہ اگر اولاد ہوگی تو دیوتا کے نام پر
اوسکو پن کردونگا چنانچہ بعد پیدا ہونے کے اصطلاح مندر یا تیرتہ گاہون پر وہ آزاد کردی جاتی
تہے اونکو دیو کنیان (یعنی دیوتا کی کام کی کنواری کہتے تہے اوسکی ساتہ صحبت کرنے مین گناہ
تو در کنار ثواب حاصل ہونیکا امید وار ہوتے ہین بلکہ اکثر دختر کو پن کرکے بجاریون سے
خود ہی خرید کر اپنے تصرف مین لاتے ہین۔ بعض مقامات مین ایسا ہی یہ
رواج ہے۔

حاشیہ صفحہ ۴۷۶

مانکندیہ اگر کمال پذیرد صنم پرستی باپہ شیدوش ابن انوش لکھتا ہی کہ
حکماء متقدمین اور اسلاف محققین نے اپنی ضروری تحریرات مین لکھا ہی
کہ دعوت اسماء مین مناسبت کا بڑا لحاظ رکہنا چاہئے کیونکہ اگر نسبت
برابر ہی تو عمل سریع الاثر ہوگا اور مناسبت نہین ہی تو اوسکی اثر کرنے مین کلام اور
تامل ہی یعنی دعوت ارواح طیبہ مین تقدس اور تنزہ ضروری ہی۔ اور دعوت
ارواح خبیثہ مین عدم طہارت اور غلاظت کی آمیزش ناگزیر ہی۔ اور دعوت
ارواح خبیثہ کو اعمال کی قسم ثانی شمار کرنی چاہئے۔ مرزای کشمیری چشم دید واقعہ
لکھتا ہی کہ اوسی زمانہ مین ایک گسائین کو مین نے دیکھا کہ رات کو وقت ہمیشہ کسی
تن مردہ پر بیٹھا کرتا اسکے واسطے ہر روز اوسکو بہت جستجو کرنی پڑتی تہی۔

سدانند شاکیتہ

اور اسیطرح ایک شخص سدانند تہا جو اسی عقیدہ کا معتقد تہا ایکروز اوسنے اپنی مرید سے
کہا کہ مجھے کیشن پوجا کرنیکی ضرورت ہی اگر اپنی دختر حاضر کرے تو بہتر ہو۔ مرید نے
فرمودہ گسائین فوراً پورا کیا سدانند نے اوس دختر کو نظر غور سے دیکھا اور
یکبارگی اوسکو لپٹا کر بوسہ لینا شروع کیے یہانتک کہ وہ اوسمین محو ہوا کہ کسی
امر اور کسی دوست بردی باز نہ رہا۔ حالانکہ پدر دختر اس حرکت کو دیکھتا تہا۔
ایک دوسری شخص نے ایک روز اپنی بی بی سدانند کیواسطے حاضر کی۔

اور عرض کیا کہ اولاد نہونے سے دل نہایت اندوہ گین ہی۔ دو واضح ہو کہ
اوس گروہ کا یہ عقیدہ ہو کہ اگر کوئی غیر شخص کسی زن بیگانہ سے اختلاط
کرے حالت اختلاط مین عورت جس قسم کا تصور اپنے دل مین پیدا کرے
اولاد وسی طرحکی پیدا ہوگی۔ چنانچہ بہت سی عورات اس غرض سے کامل
اور ساد ہوون سے ہم بستر ہوتی ہین کہ اونکی بطن سے ایسی اولاد پیدا ہو جسکی
وجہ سے اونکو نکت نصیب ہو) الغرض سدانند نے اوسکے شوہر کے ہی سامنے
اختلاط آغاز کیا۔ اور بدبخت شوہر گسائین کا اور کبھی عورت کا معاون تہا
یہ سب موجود ہونے پر سدانند صاحب کمال بہی تہا چنانچہ صاحب دبستان
چشم دید واقعہ لکھتا ہو کہ ایک روز سدانند ایک مسان مین اپنے
احباب کے ساتہ برہنہ بیٹھا ہوا شراب و کباب اور فواحشات مین مبتلا
ہو رہا تہا۔ ناگاہ ایک برہمن جو پابند شرع ہنود تہا اوسطرف سے گذرا
سدانند کے احباب خائف ہو کر عرض کرنے لگے کہ اس برہمن نے
ہمکو اس حالت سے اس مقام پر دیکہا ہے یہ بدنام کریگا۔ سدانند ہنسا
اور کہا تم کچہ فکر نکرو اوسکو کہنے یا بدنام کرنیکی نوبت ہی نہ آئیگی چنانچہ
اسطرح اوسکا حال تحقیق ہوا کہ جب برہمن اپنے مکان مین پہونچا بغیر
کسی سے کلام کئے اوسکی روح قالب خاکی سے پرواز کر گئی۔ یہ سب
حالات مرزا ای کشمیری نے چشمدید لکہے ہین جو ہمنے بغرض ازدیاد لطف

ناظرین درج کئے۔

باوجود ان سب باتون کے ایک گروہ پرستاران شیو کا ایسا ہی ہی کہ جسقدر عقائد اور حالات مزعوم مرقوم ہوے وہ انمین سے کسی ایک کا بھی پابند نہین بلکہ ان سب باتون کو گناہ عظیم جانتے ہین۔ کسی عورت سے زنا کرنا اونکے نزدیک راہ نجات مسدود کرنی ہے۔ بدنظری۔ بدفعلی۔ بدکرداری۔ بداطواری۔ سے ہمیشہ تائب ہین۔ البتہ شب شیوراتؔ[1] مین شرب شراب اونکے عقیدہ کی موافق کار ثواب ہے اوسمین ضرور مصروف رہتے ہین مگر وہ بھی صرف ایک ہی شب۔ کیونکہ اونکے مذہبی کتب مین اوس روز شراب پینے پر تاکید لکھی ہی لیکن جو لوگ نہین پی سکتے ہین وہ شہد وغیرہ کا شربت بناکر رسم ضروری کو ادا کرتے ہین۔

چھوٹے بڑے ملک شیو کی پرستش کرتے ہین اور اونکے جملہ تیرہ فرقہ ہین جنمین سے بعض کا ذکر کیا یہانتک جسقدر گروہون کے حالات لکھے گئے وہ شیو کی پرستارون مین شمار ہوتے ہین۔ اب ہم بشن کی پرستارون کے احوال لکھنے کی طرف متوجہ ہوتے ہین۔

---

[1] جو کہ فرقہ ہنود مین نہایت متبرک مانی جاتی ہے۔

بہت قدیم زمانہ سے جبکہ دنیا مین پرستشون کا آغاز ہوا اور
طبائع انسان تنبیہ نفس کیواسطے اپنے خیال اور اعتقاد کے
موافق کسی ایسی قوت فاعلہ کی متلاشی ہوئین کہ جسپر نفس انسان کا
قابو نہ پہونچ سکے اور اوس قوت کے خوف سے انسان اون بیجا
افعال سے بچے جو حیوان مطلق اور انسان کی درمیان ممیز ہین اسی
بنیاد پر ابتدا مین توحید جاری ہوئی اور رفتہ رفتہ جسقدر زمانہ گذرتا گیا
اوس توحید کی تشریح ہوتی گئی یعنی وقتاً فوقتاً پیغمبران برحق نے نزول
فرماکر دنیا کی باشندون کو زمانہ کے رنگ کی موافق مختلف فروعون کے
ساتھ شریعت خدا کا سبق پڑھایا۔ جیساکہ اس کتاب کی پہلے حصہ مین
ہم بخوبی دلائل عقلی اور نقلی سے ثابت کرچکے ہین۔ ابتدا ہندوستان مین
بھی وہی توحید مطلق جاری تھی۔ بعدہٗ ایرانیون کی آمیزش سے ہند مین
مختلف پرستشون کا آغاز ہوا۔ اور اوسکے بعد آریہ گروہ کے علوم کی
ترقی کے زمانہ مین جبکہ بہار دار العلوم مانا گیا۔ اور فلسفہ کی بنیاد پڑی
تب سے ہندوستان کی تواریخ مین پرستشون کے حالات کو
جگہ نصیب ہوئی اور پہلے جس خداے واحد و برحق کی
پرستش صرف تصور سے کیجاتی تھی فلسفہ کے جاری
ہوتے ہی اوس خدا کی ہر ایک صفت کا نام جدا گانہ

فلسفہ کے جاری ہوتی ہی اوس خدا کی ہر اک صفت کا نام جدا گانہ مقرر کرکے اوس نام سے اوسکی پرستش کرنیکا طریقہ جاری ہوا۔ اور کوتاہ عقلی کے سبب اون صفاتی افعال کے ظہور کیواسطے جوکہ خدا کی ہر اک صفت کیواسطے لازمی تہی۔ ایک جسم مانا گیا کیونکہ ایسا خیال کیا گیا کہ افعال بغیر جسم کے ظاہر نہین ہوسکتے چنانچہ برہم یعنی خداوند تعالی قادر مطلق کی ایک فرضی تصویر فی الذہن قرار دیکر اوسکو سنگ وغیرہ سے مجسم تراش کر پرستش کرنے لگے لیکن یہ ضرور ہے کہ دنیا کو اور دنیا کی مخلوق کو کبہی ایک حال پر قرار نہین ہے۔ جب خاص خدا کی مجسم شبیہ اپنی خیال کی موافق بنالی گئی تو بمصداق الشئ یجر الشئ کے اوسکی ہر اک صفت کو بہی مجسم کیا گیا اور اوسکے واسطے بہی پتہر وغیرہ کے تصوری پتلے بنائے گئے منجملہ خدا کی صفتون کے تین صفتین زیادہ ترقی پذیر ہوئین اور باقی اوصاف انہین اوصاف ثلثہ کے متعلق سمجہے گئے۔ چنانچہ برہما۔ بشن۔ مہیش۔ (یعنی پیدا کرنیوالا۔ فنا کرنے والا) انہین تین نامون سے خدا کی پرستش ہونے لگی ابتدا مین ہندو لوگ برہم کی پرستش کرتے تہے لیکن چونکہ اوسکی پرستش کے قاعدے اور طریقے زیادہ تر سخت ہین کیونکہ اوسکو گمان بشری سے دور مانا گیا ہے لہذا اوسکی پرستش ترقی پذیر نہین ہوئی خاص خاص اشخاص جو اس

معاملہ مین زیادہ جد و جہد کرسکتی تہی برہم کی پرستش کرتے تہے اور یہ حال
مدت دراز تک جاری رہا اسکے بعد بشن اور مہیش کی بہی پرستش
ہوتی رہی لیکن کمی کے ساتہ۔ بعدہ اسی سلسلہ مین خدا کی اُن قوتونکی
پرستش بہی کی گئی جنسے کہ باسباب ظاہر دنیا کا کاروبار متعلق تہا جیسے اندر
اور اگنی اور بایو وغیرہ اور لڑائی کے دیوتا وغیرہ بہی اسی زمرہ مین
کیے گئے۔ المختصر بڑی شد و مد کے ساتہ سمت ۸۰۰ بکرمی مین مہیش
(یعنی شیو۔ مہادیو) کی پوجا جسکا حال ہم اوپر بیان کر چکے ہین جاری
ہوی اس پوجا کو ابہی تخمیناً ڈیڑہ سو برس گذرے ہونگے کہ لوگونکے خیالات نے
پہر پلٹا کہایا اور بشن جی کی پوجا نے رواج پایا اس پرستش کے
جاری کرنیوالون نے یہانتک غلو کیا کہ ہندوستان کی بہت سی
مخلوق انکی پیرو ہوی۔ اور شیو جی کی پوجا کرنے والون سے بہت سے
مباحثے اور جہگڑے عمل مین آئے۔ بالآخر غلبہ نئے خیالات
والون کو نصیب ہوا۔

سن عیسوی کو تخمیناً ایک ہزار برس گذرے ہونگے کہ شیو جی کی پوجا والون نے
اپنے خیالات کو قلمبند کرنا شروع کیا اور وہ قدیم جنکا یقین ہے اور جو [illegible] مین
جو کہ شیو جی کے تذکرون اور اوصاف سے بہری ہوی ہین ایک جا
جمع کرکے انکا نام شیو پران رکہا۔ اسمین زیادہ تر ایسی باتین

ہین جو بطور مباحثہ پرستاران شیو اور ملت بودہ کے پیروون سے ہوتی چلی آتی ہین ۔ **بشن پران** کے مضامین کا ماخذ فی نفسہ وید نہین ہے بلکہ **رامائن** اور **مہابھارت** جو کہ ہنود مین مشہور دو بڑی رزم نامہ ہین تصور کرنا چاہیے منجملہ اٹھارہ پرانون کے (جنکو ہندو دہرم کے لوگ علم الٰہی کا مجموعہ کہتے ہین فی زماننا یہ بھی ایک گنا جاتا ہے ۔

واضح رہے کہ بشن جی کی جملہ پرستار دو خطاب سے مشہور ہین ایک **بشنو** اور **مادہواچاریہ** جنکے عقائد اس طرح پر ہین ۔ کہ خدا کی تین صفتین ہین ۔ سب سے بڑائی اور فضیلت بشن جی کو حاصل ہے ۔ کیونکہ یہ ہی باعث تخلیق اور موجد کل ہین اور کہتے ہین کہ بشن جی کا جسم مثل انسان کی جسم کے ہے اور اونکی استری یعنی عورت بھی مثل انسانون کے ہے ۔ برہما کہ خالق جمیع اشیاء عالم ہے اور شیو کہ نادم تمام مخلوق کا ہے ۔ ہر دو آفریدہ بشن ہین ۔ ان دونون سے اوسکی ذات مقدس جدا ہے ۔ کیونکہ شئی مخلوق خالق سے کبھی ملنے کی قابلیت نہین رکھتی ہے ۔ اونکا عقیدہ ہے کہ ہر جسم کے واسطے جان ضرور ہے ۔ اور جان زندگی مین تن سے جدا نہین ہوتی ۔ ہر جسم کے واسطے دو حالتین ہین تذکیر اور تانیث ۔ اس جسم کا بھی خالق وہی بشن ہے جسم مرکب ہے اربعہ عناصر سے ۔ اجسام اعمال اور افعال کی سزا اور جزا کے پانے

واسطے ترکیب حیوانی یا انسانی پاتے ہین - جان ہمیشہ قید غفلت اور بند حرص مین گرفتار ہے - ارواح کی تین قسمین ہین اول **ساتاک** دوم **راجس** - سوم **تامس**

ساتاک وہ روح ہے جو ہمیشہ **مکت**[1] کے درپے اور اوسکی جستجو مین ہے اور اوسکا شعار پرستش بشن ہوتا ہے - اور ہمیشہ اعلی علیین مین اوسکا مقام ہے -

راجس اوس روح سے مراد ہے کہ اوسکو عذاب و ثواب کی کچھ پرواہ نہین ہے - اوسکی نظر مین نیکی اور بدی سب ایک ہین کبھی اچھے کام کرتی ہے اوسکی اچھی جزا ملتی ہے اور کسی وقت برائی کرکے مبتلاے آلام ہوتی ہے یہ روح اسی حالت اجساد مین گردش کرتی ہے اور کبھی مکت کے درجہ کو نہین پہونچتی -

تامس - یہ دشمن مکت ہے یعنی جس فعل سے مکت حاصل ہوتی ہے اوسکے خلاف کرنا اسکا فرض ہے - اور ہمیشہ اسفل السافلین مین مسکن گزین رہتی ہے اور رہیگی یہ بشنوان مادہو اچاریہ

---

[1] اس فرقہ کے نزدیک اوسکو کہتے ہین کہ روح انسان جسم ظاہری اور جسم مثالی چھوڑدے - اور وہ حالت پیدا کرے جس حالت تذکیر و تانیث کی بیکنٹھ یعنی بہشت مین رہتے ہین -

کا عقیدہ تہا جو لکھا گیا۔

دوسرا طریق پرستاران بشن کا یہ ہے کہ اونکے عقیدہ کی موافق سا تاک اُس صفت کو کہتے ہین کہ جو تحصیل مرتبہ اعلی اور بلندی مکت کے واسطے ہے۔ حصول مکت کا طریقہ ان کے عقائد مین اسطرح ہے کہ سوای بشن جی کے دوسری کی پوجا نکرنی چاہیے۔ بلکہ دوسرے کی پوجا کو بُرا جانتے ہین۔ اور دوسرون کی پرستارون سے اپنا لباس اور وضع جدا بناتے ہین۔ کہتے ہین کہ جس طرح عورت پر سوائے اپنے شوہر کے محبت کے دوسرے مرد کی محبت حرام ہے اسیطرح پرستاران بشن پر دوسرے کی پوجا حرام ہے۔ ادہواچاریہ اور اس فرقہ مین صرف اتنا فرق ہے کہ مادہواچاریہ سوائے بشن کے مقربان بارگاہ بشن کی بہی پرستش کرتے ہین۔ اور یہ فرقہ بالکل دوسرون کی پرستش کو بُرا جانتا ہے۔ اس گروہ کا نام صرف **بشنوی** ہے۔

رامانج

یورپین مورخون کی تحقیقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ شخص جسنے سب سے پہلے بشن جی کی پوجا کا اعلام کیا۔ اور وعظ کہا۔ اور لوگون کو

تعلیم وہی شروع کی اوسکا نام **رامانج سوامی** معلوم ہوتا ہی کتب ہنود مین اس سے قبل اس امر کے واسطے کوئی شخص مخصوص نہین ہوا نہ کسی کا حال معلوم ہوتا ہے لہذا اسی شخص کو بانی پرستش بشن تصور کرنا چاہئے۔

اس شخص کے اُن وعظون کا پتہ (جو اسنے بشن کی پوجا کے بارہ مین متفرق مقام پر بیان کئے تہے) تخمیناً بارہوین صدی عیسوی کے وسط کے قریب پایا جاتا ہے اسنے تعلیم کیا کہ بشن خالق کائنات اور علت اولی عالم کی ہے۔ چونکہ یہ بشن کی خدائی کا قائل تہا لہذا اسکے یہ خیالات سنکر بعض راجہ جو اس عقیدے کو برا جانتے تہے اسکی ایذا رسانی پر مائل ہوے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ دکن مین ایک راجہ **کول** خاندان کا تہا جو اسکا دشمن ہوا اور اوسکے جور سے اسنے ترک وطن اختیار کیا۔

وہ شیو پرست تہا اور اپنی قلمرو مین شیو کا مت پہیلانا چاہتا تہا آخر رامانج نے میسور کے راجہ کی حفاظت مین پناہ لی کیونکہ وہ راجہ جین مذہب رکہتا تہا اوسکی ایک دختر ماہ پیکر کو کچہ آسیب کا خلل تہا رامانج نے اپنے کمال باطن کی قوت سے اوسکو اوس آزار سے نجات دلوائی اسکی عوض مین وہ راجہ معہ چند امرا و دربار کے

اسکا مطیع ہوکر پرستاری بشن پر متوجہ ہوا اوسکی مدد سے رامانج کا بہت کام نکلا اونکے خیالات نے زمانہ مین وسعت حاصل کی یہانتک کہ اونکی وفات سے قبل اسقدر ترقی ہو گئی تہی کہ اونکے مذہب کے ساتہ سو خانقاہین طیار ہو چکی تہین - اون خانقاہون مین سے چار ابتک موجود ہین - انکے مرنیکے بعد بہر مدت تک کوی ایسا برگزیدہ نہوا جو انکا سا نام اور اعزاز حاصل کرتا - البتہ جب ان کے سجادہ نشینون کی کئی پشتین بدل گئین اور نوبت پانچوین پشت کی آئی تو پانچوین پشت مین ایک صاحب ہمت شخص رامانند نامی ایسا پیدا ہوا کہ جسنے ہندوستان کے شمالی حصون مین سفر اختیار کرکے تعلیم دینا اور وعظ کہنا اختیار کیا - زیادہ قیام رامانند جی کا بنارس مین رہا کرتا تہا مگر اکثر سفر مین ہی عمر گذاری بشن کو خدای واحد مطلق تصور کرکے یہی تعلیم مخلوق کو کرتا تہا - اسکی تعلیم مین ذات کا کچہ لحاظ نہ تہا اکثر نیچ پیشہ والے بڑے بڑے رتبون کو پہونچے - لیکن یہ ذات کا لحاظ رامانند جی نے اُس وقت سے ترک کیا تہا جسوقت کہ کبیر کے حالات سے آگاہی پائی تہی - جب کبیر کا حال معلوم ہوا تب سے علی العموم ہر ذات کے لوگون کو تعلیم دیتا تہا - رامانند کے زمانہ کا پتہ سمت ۱۳۵۱ بکرمی کے

بعد ملتا ہے اس شخص کی عمر قریب سو برس کے ہوئی بہاشا
کا رواج اور اوسمین تصنیفات کا ہونا انہین واعظان بشن
کے سبب سے ہوا ہے۔

بشنوان مادہواچاریہ کا بہت بڑا فرقہ

راما نندی ہی انکی علامت یہ ہی کہ یہ لوگ اپنی پیشانی پر قشقہ اسطرح کا
بناتے ہین جیسے مثلث متساوی الساقین کی دو ساقین۔ اور دوسرے فرقہ
مادہواچاری کی یہ شناخت ہی کہ قشقہ کی ساتہ ہر طرف چہوٹی چہوٹی خط بہی
بناتے ہین اور یہ لوگ کسی ایسے شخص کے ساتہ طعام نہین کہاتے جو انکی
دین مین عقیدہ کی موافق نہین ہی خواہ وہ برہمن ہو یا کوئی اور۔
اور فرقہ سوم مادہواچاریہ کا نام **ہربیانی** ہے یہ لوگ ایسی برہمنونکی
ساتہ ہمکاسگی کرنیمین کچہ تردد نہین کرتے ہین جو انکی عقیدہ کی موافق
نہین ہین۔ اور انکا قشقہ گول ہے۔
چوتہا فرقہ **رادہا بلبہی** ہے یہ لوگ کسی طرح اکے کسی چیز کے مقید
نہین ہین۔ **اکادشی** کے دن روزہ نہین رکہتے۔ اور اپنی عورات
اپنے مرشدون اور اوستادون کی خدمت مین پہونچاتے ہین
تاکہ وہ لوگ اونسے ہمبستر ہون۔ کیونکہ اس فعل کو ستودہ تر سمجہتے

ہین۔ لیکن ابتو ہندوستان مین ایسا رواج ہی کہ جو شخص اکل لحوم اور آزار حیوان سے دست کشی کری بشنو کہلاتا ہے۔ خواہ اوسکا عقیدہ عقائد مذکورہ مین سے کوئی ہو یا نہو۔

بعضے پرستاران بشن۔ رام کے نام کی مالا جپتے ہین۔ کہتے ہین کہ یہ بشن جی کے اوتار ہین۔ اور صفت عصمت اور عفت رام کیواسطے مخصوص سمجھتے ہین اور ہمیشہ ثنا خوانی اوصاف رام مین مصروف ہین۔

بعض لوگ پرستاری بشن کے ساتھ کشن جی کو اپنا وسیلہ حضوری گردانتی ہین۔ کہتے ہین کہ کشن جی مظہر بشن ہے کشن جی کو کرشن جی بھی کہتے ہین لیکن عوام مین کشن جی یعنی کنہیا کے حالات نہایت مذموم مشہور ہین کیونکہ یہ شخص نہایت شہوت پرست اور عیاش تھے۔ مناہی و فواحش انکا خاص شیوہ تہا۔ لیکن اونکی معتقدین ان سب امور کو قبول کرکے مباحثہ کے وقت جواب دیتی ہین کہ یہ رموز ہین ورنہ کشن جی دراصل نہایت پاکباز اور صاحب شرم وحیا تھے۔ واللہ اعلم۔

پرستاران رام مین سے ایک شخص کسی مقام پر پرستاران کشن سے ملاقی ہوا۔ اثناء گفتگو مین پرستاران رام پرستار کشن پر طعنہ زن ہوا

کہ داہی ہر حال آتہا کہ ایسے زانی اور بدکار کو اپنا پیشوا گردانتی ہین کہ جسکے فحش اور شہوت پرستی کا چرچا عام عالم مین مشہور ہی۔ پرستار کشن ہنسکر جوابدہ ہوا کہ تب کیا ایسے شخص کو اپنا پیشوا بنائین کہ ایک عورت کیواسطے ہی کافی نہوا اور اوسکو نہ سنبہال سکا کہ آخر وقت مین جب اپنی ایک عورت سیتا سے عہد برا نہوا۔ تو دوسرونکے پاس نکالدیا۔ فرقۂ بشنوان مین جو لوگ زیادہ محتاط ہین وہ مثل شلغم وگزر وغیرہ غرض جو کچہ رنگ اور ذائقہ مین گوشت کے مشابہ ہین نہین کہاتے ہین۔ لیکن اب انگریزی تہذیب نے سب کو اس بات کا سبق پڑہادیا ہے۔ کہ احتراز اور احتیاط سب لغو ہے۔ ہوٹلون اور دکانون مین تمام دنیا کی ممنوعات نہ ہبی کہاتے پیتے ہین۔

ہنسراج برہمن بشنو کا قول ہے کہ زمانہ قدیم مین برہمنونمین اسقدر کمال تہا کہ ہوا مین اوڑتے تہے۔ لیکن جب سی راجاؤن وغیرہ کی صحبت سے گوشت خوار ہوگئے تب سے وہ قوت اور کمال انکا صلب ہوگیا۔

واضح ہو کہ براگی فرقہ بہی اپنے آپ کو بشنو کے پرستارونمین مشہور کرتا ہی۔ لہذا اسی ضمن مین اونکا حال بہی ہم لکہتے ہین

بیراگیان

بیراگ کے لغوی معنی طلب کرنے کے ہین - ملک ہند مین یہ ایک گروہ انسان ہے جو بظاہر تارک الدنیا معلوم ہوتا ہے اور عبادت اس فرقہ کی بشن اور اوسکے مظاہر رام اور کرشن وغیرہ کی ستایش مین چند ابیات ہین جنکو دوہا تصور کرنا چاہیے - شب و روز اونہین کا ورد کرتے ہین اور اوس مجموعۂ ابیات کو بشن پدر کے نام سے شہرت دیتے ہین اور اون تیرتہون او مندرون مین پہرا کرتے ہین جنکو بشن یا اونکے کسی مظہر سے تعلق ہے - تلسی کی تسبیح ہمیشہ گردن مین رکہتے ہین اور ہندو یا مسلمان کسی باشد اگر اونکے مذہب مین داخل ہونے کی آرزو کرتا ہے تو مانع نہین ہوتے بلکہ خوشی کا اظہار کرتے ہین - انکا عقیدہ ہے کہ مسلمان لوگ من کل الوجوہ پرستار بشن ہین - کیونکہ مذہب اسلام مین بسم اللہ کے ورد کی نہایت تاکید بتائی ہے پس بسم اللہ مین بشن کا نام شامل ہے - یعنی (بسم) بشن کا نام ہے - اسکا ترجمہ اسطرح کرتے ہین کہ (بسم ہے اللہ) نعوذ باللہ من ذالک - یہ لوگ تجرد اور بساطت ذات بشن کے قائل ہین درحقیقت اوسکو مجسم نہین سمجھتے مین کہتے ہین کہ جمیع ارواح اوسکی نیر وسے وجود کا پرتو ہین اور جمیع اجسام

اوسکی ہستی کا سایہ تصور کرنا چاہیے - اس امر کے قائل ہین کہ جب اوسکی خواہش مقتضی ہوتی ہی کہ اپنی ذات کا ظاہر ظہور دکہائے تو چہار دست ہنکر ظاہر ہوتا ہے اور بشن کے مظاہر عشرہ ہین اوتار لینے کے مقر ہین - ترک حیوانی اس فرقہ کا اصول اول ہے - جملہ بیراگی حقیقتاً چار گروہ ہین - جنکے نام رامانج اور نمانج اور مادہواچارج اور رادہا بلبہی ہین - جیسا کہ ہمنے پرستاران بشن ہین بیان کیاہی - انہین چار قسمون کو بیراگی چار سنپردا کہتے ہین -

صاحب ہفت تماشا بعد تحقیق و تدقیق رقمطراز ہے کہ جملہ بیراگی حادث المذہب ہین - علی العموم بشنو کہلاتے ہین - لیکن بظاہر دو قسم مین منقسم ہین - ایک پرستار رام اور دوسری پرستار کہنیا - اور درمیان ہر دو فریق کے ایسی نااتفاقی ہے کہ جب کبہی دونون گروہون کے کسی شخص سے باہم مقابلہ ہو جاتا ہے تو ایک دوسرے پر اوسی قسم کے لعن و طعن کرتا ہی جیسے کہ بشنوان پرستاران رام و کنہیا مین ہم نے تحریر کیا ہے -

فی الحال اس گروہ کے لوگ ہندوستان مین بڑی بڑی سابد ہنود اور تیرتہہ ای بزرگ مین موجود رہتی ہین - زمزمہ اور رقص کے ساتہ بت پرستی کرتے ہین اور گائیدن زنان و حضران معتقدان خود

و بچہ بازی با اطفال پری جمال شب و روز انکا کام ہے۔ پیشانی پر قشقہ سینہ اور بازو پر صندل ملتے ہین۔ ہر عورت کو خواہ پیر ہو یا جوان یا دختر مادر کہتے ہین۔ لباس مین سے صرف ایک ریشمی چادر جسکو ہندی زبان مین کمل کہتے ہین بدن کو لپیٹتے ہین اور ظاہرا معمول طعام پر صابر ہین۔ لیکن خلوت مین جو کچھ ہاتھ آئے ہضم کرتے مین آراستہ پلنگ پر استراحت کرنا۔ زنان پری چہرہ اور بچہ ہاے خوبرو کے وصل سے پہلو گرم رکھنا انکی عبادت مین شامل ہے۔ بیراگی اور سناسی گروہ مین قدیم سے قلبی دشمنی ہے جہان کہین تہوڑے تہوڑے اشخاص بہی دونو گروہ کے جمع ہو جاتے ہین ممکن نہین کہ بغیر قتل و خون کے مخلصی ہو۔ باوجودیکہ حکومت گورنمنٹ انگلشیہ کا رعب و داب ایسی بیباکیون کا از حد مانع ہے لیکن انکا اجتماع بغیر رنگ لائے نہین رہتا۔

کبیر پنتھ

نہ ہندوم نہ مسلمانم نہ گبر و نصرانی   برای بندگی کار با خدا دارم

کبیر بیراگی جولاہا [illegible] صدی عیسوی کے ختم پر [illegible] سے گذرا ہے۔ [illegible] قوم کی [illegible]

اس شخص کے حال مین اکثر مورخین نے چند حکایتین نقل کی ہین۔
اونمین سے اس جگہ ایک ہم بہی بیان کرتے ہین۔ جس سے اس بندۂ
خدا کی صفائی قلب اور عادات کا استنباط ہوتا ہے۔
کہتے ہین کہ جب کبیر کو اس امر کی جستجو ہوئی کہ راہ حق کی رہنمائی کے
واسطے انسان کو کسی خدا رسیدہ مرشد کی ضرورت لازمی ہے تو بہر
تلاش کاملان فرقۂ اسلام اور ہنود کی خدمت مین حاضر ہوا کرتا تہا
لیکن اسکے قلب کی تشفی کہین نہین ہوئی ایک روز شہرت سنکر
رامانند کی خدمت مین حاضر ہوا۔ رامانند ایک ایسا شخص
بیراگی تہا کہ جسنے تعصب قلبی کی وجہ سے کسی مسلمان کی شکل کبہی نہین
دیکہی تہی۔ اور کسی نیچ قوم سے گفتگو نہین کرتا تہا لہذا کبیر بہی بوجہ
اپنی نیچ قوم یعنی جولاہہ ہونے کے اُسکے فیض کلام سے محروم رہا۔ اس
بہ غلطی سے کبیر کو گو نہ رنج ہوا اور اسی رنج مین اوسنے رامانند کی آمد و
رفت کی راہ مین خندق کہودی۔ اور اوسمین خود پوشیدہ بیٹہا۔
جبکہ آخر شب مین رامانند غسل کرنے کے واسطے چشمہ کی طرف گیا
اور طہارت سے فارغ ہو کر اپنی عبادت کرنے کے مقام پر اوسی راہ
گذرا ناگاہ سر خندق پر پہونچا کبیر نے خفیہ خندق سے نکلکر رامانند
کے پاؤن پکڑ لیے۔ چونکہ شب تاریک تہی اسلیے کبیر کو رامانند

شناخت نکر سکا۔
رامانند برہمن دہیان گیان کی بدولت فنا فی الرام تہا اور اوسکی
خیال مین سوای رام کے دوسری چیز ممکنات مین نظر نہین آتی
تہی۔ لہذا اوسی حالت مین رامانند کے منہ سے لفظ رام نکلا۔
کبیر نے بمجرد سننے اس لفظ کے رامانند کے پاؤن چہوڑ دیے
اور اوسی لفظ کو اپنا ورد کر لیا۔ یہانتک کہ مدت دراز کے بعد
کبیر کی بہی وہی حالت ہوگئی جو رامانند کی تہی۔ اوسکو دنیا مین
جو کچہ نظر آتا تہا وہ سراپا رام کا ہی جلوہ اسکی نظر مین معلوم
ہوتا تہا۔ بعد انقضاے زمانہ دراز آنے جانے والون نے
رامانند کی خدمت مین عرض کی کہ ایک شخص کبیر نامی قوم
جولاہہ سے یہان بہت شہرت رکہتا ہے وہ اپنے آپ کو
تمہارا شاگرد کہتا ہے حالانکہ تم ارذل اقوام سے ملتفت
اور متکلم نہین ہوتے ہو۔ رامانند نے کبیر کو طلب کیا۔ جبکہ
کبیر کی آنکہہ رامانند کے چہرہ پر پڑی۔ کبیر کی زبان سے
حالت بیخودی مین اسطرح لفظ رام نکلا جیسے کوئی کسی کو
پہچان کر کہتا ہے۔ رامانند سنتے ہی کبیر کو آغوش محبت مین
لیکر نہایت التفات ظاہر کرنے لگا۔ عام لوگ اس حالت کو

دیکھکر متعجب ہوئے اور اونسے دھورانند سے دریافت کرنے لگے
رامانند کہ برہمن عصر تھا جو ایدہ ہوا کہ برہمن اس زمانہ کا دلیپی عالم باعمل
خدا رسیدہ کبیر ہے۔ اسنے ذات حق کو اچھی طرح پہچانا ہے۔
لکھا ہے کہ ایک جماعت برہمنان شاستر کی دریائے گنگا کے کنارہ
جمع تھی اور آب دریا کی ستایش کرنے مین مصروف تھے۔ اور اکثر مین
اوسوقت کہہ رہے تھے کہ ایسا پاک پانی ہے کہ انسان کے تمام گناہ
اور آلایش اسمین غسل کرنے سے دور ہوجاتی ہے

اس درمیان مین اون برہمنون مین سے ایک نے پانی پینے کی خواہش
ظاہر کرکے کسی سے طلب کیا لیکن کبیر کہ یہ بھی اوسوقت اوس جماعت
کے قرب مین موجود تھا۔ اپنے ذاتی خلق کے سبب خود پانی لینے کو
گیا اور اپنے لکڑی کے کاسے مین دریا سے پانی لاکر اونکے سامنے
پیش کیا چونکہ کبیر جولاہہ تھا اور ایسی نیچ اقوام سے برہمن لوگ کوئی
شے خوردنی یا آشامیدنی [illegible] لینا پسند نہین کرتے ہین [illegible] اوس برہمن
نے اوس پانی کو قبول نہین کیا کبیر نے کہا تم لوگ ابھی کہہ رہے تھے کہ اس
گنگا کے پانی کے اشنان سے تمام گناہ اور آلایش پاک ہوجاتی ہے
اور یہ [illegible] صاف ہوکر [illegible] پانی ہے جبکہ اس گنگا کے پانی سے
اس [illegible] کاسہ چوبین کی کثافت نہ دور ہوئی تو جسد انسانی [illegible] کی

الالایش دور ہو کیونکر ہوسکتا ہے۔ جبکہ یہ بانی سیکر پیشے کی فرومایگی
نہ کہو سکا تو اسقدر ستایش کی قابل نہین ہے۔ ہندوستان مین رواج ہے
کہ ہنگام پرستش اصنام قدرے گل وغیرہ نچھاور کرتے ہین۔ کبیر نے
ایک مالن کو دیکھا کہ کسی بت کی پوجا کی خاطر پہول چن رہی ہے۔ کبیر
نے کہا کہ ان پہولون مین روح نباتی ہے۔ اور جس بت کی پوجا کی خاطر
تو گل جمع کرتی ہے وہ مرگ جبری اور خواب جمادی مین گرفتار ہے
اوسمین روح نہین ہے۔ کیونکہ اوسکو انسان نے کان سنگ سے جدا
کرکے تراشا ہے اور حالت روح مین بہی روح نباتی کو روح جمادی پر
فوقیت کا درجہ حاصل ہے۔ یہ بیعقلی کا کام ہے۔ غور کرنا چاہیے کہ
کہ تراشندہ سنگ کہ ہمیشہ سینہ سنگ پر پاؤن رکھکر بیٹھکر اوسکو تراشتا ہے
اگر اوسمین روح یا قدرت ہوتی تو تراشندہ کو کچھ سزا دے سکتا۔
دانا ہے بیدار دل کو (کہ مراد رام مظہر لش سے ہے) پوچھنا چاہیے
کبیر نے ایسی ایسی مضامین زبان سے نکالے ہین کہ سوائے صاحب کمال
اور صاحب باطن کے دوسرا نہین کہہ سکتا۔ اسکی باتون مین ہمراز
تصوف بھرا ہوا ہے۔ بہت سی تصانیف ہندی اشعار کی ہین
(جنکو دوہا کہتے ہین) تمام توحید اور تصوف سے مملو ہے۔ اس
کا ہمیشہ خیال رہا کہ ہندو مسلمان دونون گروہون کو ایک کرنا چاہیے

چنانچہ اسکی تصانیف اور اقوال اگر غور سے دیکھی جائین تو ہندو اور مسلمان جو چاہے اپنی طرف منسوب کر سکتا ہے۔ اسیواسطے اسکی قبر کو ہندو اور مسلمان دونون متبرک مقام جانتے ہین اور دونون گروہ جمع ہوتے ہین۔

کبیر ہمیشہ خدمت فقرا کو کار نیک اور بہتر جانتا مساکین کی مہمانی سے خوش ہوتا حتی المقدور کوئی دقیقہ کسی مہمان کی خاطرداری مین اوٹھا نہین رکھتا تھا۔ ایک عجیب و غریب حکایت کبیر کی مہمان نوازی کی میرزا محسن نے لکھی ہے جسکو ہم بہی نقل کرتے ہین۔ کہ ایکروز ایک جماعت فقرا کبیر کے مکان پر پہونچی اور مہمان ہوئی۔ کبیر نے اپنی عادت کی موافق اونکو اپنے مکان مین جیسے کہ موجود تہی عمدہ جگہہ قیام کے واسطے بتائی۔ اور مہمانی کے کاروبار مین مصروف ہوا لیکن مہمان نوازیون نے کبیر کی یہ حالت بنادی تہی کہ اوسوقت ایک حبہ پاس موجود نہ تہا۔ اور زیور وغیرہ کی قسم سے بہی نہ تہا جو صرف دعوت مہمانان ہوتا۔ ناچار ہوکر ادہر ادہر قرض تلاش کیا مگر مہمانون کی بدقسمتی سے میسر نہوا۔ تب کبیر نے اپنی بی بی سے کہا کہ تو ہمسایہ مین جا اور جو کچھہ تجھکو قرض مل سکے لا۔ زوجہ نے جواب دیا اگر کسی سے ملیگا نہین البتہ ایک بقال دوکاندار جو فلان محلہ کے ناکہ پر بیٹھتا ہے مجھ پر عاشق ہے

بدنظری سے ہمیشہ دیکھتا ہے میں یقین کرتی ہوں کہ اگر اوس سے کچھ سوال کروں تو عجیب نہیں جو وہ کچھ دے - لیکن وہ بدنظر فاجر ہے میری ہمت اوس سے طلب کرنے کی نہیں ہوتی - کبیر نے کہا کہ مہمان کی مدارات مجھپر فرض ہے - تو جلدی اوسکے پاس جا اور جس طرح اوس سے ممکن ہو کچھ سامان لا - کہ ان کی تواضع میں دیر نہو - عورت لاچار ہوکر بقال کی دکان پر گئی - چونکہ اوسکی بدنظری سے اس عورت نے اوسطرف کی راہ بہی چھوڑ دی تہی اور تکلم تو ممکن ہی نہ تہا - اب جو بقال نے اوس عورت کو اپنی دکان پر دیکہا تو نہال ہوگیا - اور سمجھا کہ آج شاید مراد پوری ہو - جب عورت نے سوال کیا تو بقال جوابدہ ہوا کہ آجکی شب اگر تو میرے بستر پر گذارے اور وعدہ مستحکم کرے تو جو کچھ درکار ہو میں دیسکتا ہوں - ناچار عورت نے خاوند کی فرمانبرداری کے سبب اوسکے نازیبا سوال کو منظور کیا اور وقت معین پر آنے کا اقرار کرکے کچھ نقد و جنس لیکر گہر آئی - اور مہمانوں کی اچہی طرح خاطر و مدارات کرکے وقت معین پر بقال کے پاس جانے کے منتظر ہوئی - ناگاہ اوس شب طوفان باد و باران اس کثرت سے ہوا کہ انسان کی ہمت باہر نکلنے کی مقتضی نہ ہوتی تہی - بقال بد افعال طغیان باران دیکھکر مایوس ہوگیا اور سمجھا کہ آج پہر آرزو پوری ہونے میں

کہنہ مشت پڑ گئی - لیکن جب کبیر مہمانوں کو بعد فراغت طعام مشروب
خواب میں مصروف کر چکا تو وقت معین پر عورت کو ایفائے وعدہ
کی غرض سے اپنے کاندھے پر سوار کرکے اور اوپر ایک کمبل ڈالکر
بارش کا بچاؤ کرکے روانہ ہوا اور بقال کی دکان کے قریب ایک گوشہ
میں خفیہ عورت کو اوتار دیا اور کہا کہ میں یہاں جب تک تو واپس
نہ آئیگی موجود رہونگا - جا - اور اپنے ایفائے وعدہ سے اوس
بالہوس کی ہوس کو بجھا - عورت بقال کے پاس پہونچی تو بقال نہایت
متعجب ہوکر پرسان ہوا کہ ایسے طوفان میں تو نے کس طرح آنیکی
ہمت کی - عورت نے کہا کہ صرف اس غرض سے کہ تو مجھکو دغاباز
نہ سمجھے - ایفائے وعدہ مجھپر ضرور تھا - لیکن جب بقال نے دیکھا کہ
ایسی بارش میں اتنی دور آئی - اور نہ اسکے پاؤں بھیگے نہ بدن تر ہوا
اور زیادہ متعجب ہوکر پوچھنے لگا - عورت نے تمام حقیقت یعنی
شوہر کا کاندھے پر سوار کرکے لانا اور مہمانوں کے واسطے سامان
لیجانے کی غرض سے بقال سے وعدہ کرنا وغیرہ - بیان کیا -
بقال کبیر کی یہ الفت سنکر ششدر ہوگیا اور بیہوشی طاری ہوگئی
جب ہوش آیا تو باہر آکر کبیر کے پاؤں پر گرکر عذر تقصیر
چاہی اور جو کچھ اوسکے پاس مال و متاع تھا - بطور نذر پیش کر

بیراگی ہوگیا۔

لکہا ہے کہ جب کبیر مرگیا تو ہندو اور مسلمان دونون گروہ اوسکی نعش پر تنازعہ کرنے لگے۔ مسلمان کہتے تھے یہ مسلمان تہا۔ اسکو دفن کرنا چاہیئے۔ ہنود کا قول تہا کہ کبیر ہندو تہا اسکی نعش کو جلانا مناسب ہے۔ ہزارون ہندو اور مسلمان جمع تہے۔ ایک فقیر اوسکی نعش پر آیا اور کہنے لگا کہ کبیر ہر دلعزیز انسان تہا زندگی مین ہمیشہ تم دونون گروہون کو رضامند رکہتا رہا ہے بعد مرگ بہی تمہاری رضا کے خلاف اوس سے نہوگا بہتر ہے کہ اس کی نعش کو حجرے مین بند کردو اور بعد تہوڑی مدت کے دیکہنا جیسا کچہہ اوسکو منظور ہوگا اوسکا ظہور ہوگا۔ چنانچہ نعش حجرے مین بند کرکے تہوڑے عرصہ کے بعد حجرہ کہولا۔ تو نعش غائب تہی۔ دونون حیران رہ گئے آخر مقام جگنا تہہ مین جہان کہ سورج کا مندر ہے اور رتہہ جاترا ہوتی ہے مسلمانون نے اوسکی یادگار کے واسطے فرضی قبر بنائی جو اسوقت تک ایک متبرک جگہہ سمجہی جاتی ہے۔ اور بعض بعض مقامات پر ہنود اور مسلمانون نے یادگار کے واسطے قبرین اور مندر بنا لئے ہین۔ ہر سال بروز معین مین وہان میلہ جمع ہوتا ہے

شعر

ایدوست چنان بزی کہ بعد از مردن ۔ انگشت گزیدنی بہ یاران ماند

عرفی کہتا ہے - چنان با نیک و بد بسر کن کہ بعد از مردنت **عرفی** ٭ مسلمانت بزمزم شوید و ہندو بسوزاند ٭

نامدیو بیراگی

اور ایک نامی گرامی بیراگی - نامدیو گذرا ہے - اسکے حالات مین لکہا ہے کہ ایکوقت تبکدہ بشن مین برہمن اور نقال بہت سے جمع تہے - نامدیو کی کثیف حالت دیکہکر اوسکو مندر سے باہر نکالدیا - کہ یہ شائستہ مقامات متبرک نہین ہے - نامدیو تبکدہ سے باہر نکلکر پشت تبکدہ پر آکر بیٹہہ گیا - اسکے بیٹہتے ہی وہ بتخانہ روگردان ہوا اور اوسطرف پہر گیا جدہر نامدیو بیٹہا تہا - الغرض بیراگی لوگ ریاضت وغیرہ کے معتقد نہین ہین کہتے ہین زبان سے بشن کا نام لیا جاوے خواہ کسی حالت مین ہو - یہی بندگی اور یہی ریاضت ہے - اسی سے مکت حاصل ہوگی - اور یہی ذریعہ حق سے واصل ہونے کا ہے - بیراگی فرقے کے بزرگ لوگ معتر ہین کہ اونکے عقائد اور خیالات وید اور آسمانی کتب کے خلاف ہین - وہ نہ اپنے ہندو نہ مسلمان ہونے کے مقر ہوتے ہین نہ کسی دوسرے فرقے سے اپنے آپ کو نسبت دیتے ہین - بہت سے مسلمان بہی اس فرقے کے پیرو ہین جو اونہین ہین ہل جل گئے ہین اور اکثر فقرا

اور دریوزہ گردن کی حالت مین ظاہر ہوتے ہین -
اسی گروہ کا ایک مرتاض نارایین داس نامی تہا کہ اپنے آپکو
پہلا پیغمبر ؑ والی ظاہر کرتا تہا -

؎ پیراگیون کے چار گروہون مین سے ایک پہلا گروہ راما نج کے نام سے مشہور ہے راما نند اسی راما نج کا چیلا تہا - راما نج کے معتقد گروہ کا نام را مانندی ہے -

صاحب دبستان اس شخص سے خود ملاقی ہوا ہے - وہ لکہتا ہے کہ نارایین داس اک تارک الدنیا انسان تہا جس شخص کو دیکہتا اوسکی تعظیم ضروری کرتا - اور کہتا کہ یہ جسم بیت اللہ ہے -
پیرا تنا کو الی (کرلی) یہ قوم کہتریون کے فرقے مین سے ایک شاخ ہے - جو کہ بوجوہ چند در چند اصل کہتریون سے جدا محسوب ہوتی ہے
اس خدا رسیدہ کا اصل وطن گجرات مضافات پنجاب مین تہا - دنیا داری کے علایق ترک کرکے وزیر آباد مین نکل آیا اسکا بہی ریاضت پر اعتقاد نہ تہا - کہتا کہ سب فضول ہے - اوسکا عقیدہ ہے کہ مرتاض لوگون نے سابق کے جنم مین مخلوق خدا کو حیران و سرگردان کیا تہا جسکی سزا مین اب خود حیران ہو رہے ہین - اور اسی طرح ہر ایسی عبادت کو جسمین کچہہ رنج اور تکلیف پہونچے عبادت نہین خیال کرتا - بلکہ کہتا تہا کہ اوسکے سابق افعال کی سزا ملتی ہے -

چنانچہ روزہ داروں کی طرف اوسکا خیال ہے کہ پہلے جنم مین زبردستی ہونگو بھوکا پیاسا رکھا ہوگا۔ جو اب خود مبتلا ہے گرسنگی ہین۔ اور جو سیدارات ورلشت پر طعنہ زن ہے کہ اپنے پیش دستون کو خواب سے مانع رہے ہین۔
تپسا دسیسری فرقے کے سناسی (کہ مدت دراز تک ایک پاؤن پہ کہڑے ہونے کی ریاضت کرتے ہین) اوسکے قول کی موافق وہ لوگ ہین جنہون نے اپنی پہلی حیات مین خادمون کو ہمیشہ وقت بیوقت اپنے حضور کہڑے رکہنے پر مجبور کیا تہا۔ علیٰ ہذا القیاس نماز معکوس اور طواف کرنے والے بہی اوسکے ایسے خیالات سے آزاد نہین رہتے ہین۔
جو لوگ قربت عورات سے مجتنب ہو چکے ہین اوسکے کہنے کی موافق وہ لوگ ہین جنہون نے اپنی دخترون اور متعلقہ عورات کو جو کہ قابل نکاح و شوہر نہین باوجود دست رس ہونے کے اونکو لطف زندگی سے محروم رکہا تہا جسکا نتیجہ اب خود جہیل رہے ہین۔
لیکن یہ شخص بہی آزار جانداز کا قائل نہین ہے۔ اور اسپر جو ستے آتے سکلف یا صفتون کو بہی سزا دیا ہے۔ کہ اوسمین بہی ایک قسم کی تکلیف ہوتی ہے۔ مگر عقیدہ پراگیان سکے خلاف اسکا یہ عقیدہ ہے۔ کہ کوئی اوتار نہین ہو سکتا ہے اور نہ ہوا ہے۔ کیونکہ ذات باریتعالیٰ حلول اور اتحاد سے منزہ ہے۔ لیکن یہ بہی ہے کہ توحید کا منکر بہی نہ تہا۔

اسی پیرانہ کے ہم عقیدہ اوسی زمانہ مین ایک شخص انغار گذرا ہے لیکن اسمین او پیرانہ مین اسقدر فرق تہا کہ شخص آخرالذکر وحدت الوجود کا قائل تہا اور وہ نہین - اور اکثر اپنے خیالات کے سبب بیمار کے پرہیز وغیرہ کرنے کا بہی منکر تہا - کہتا کہ بے سود ہے - پیرانہ اور کوہلی اور انند وغیرہ قریب قریب ایک ہی زمانہ مین گذرے ہین جو کہ سنہ ۸۰۰ سنہ ۸۵۰ ہجری تک محسوب ہوتا ہے -

چیتن

کبیر کے پینسٹھہ برس بعد اس شخص کی پیدایش ہوئی ملک بنگال کے شہر ندیہ مین ایک برہمن کے گہر پیدا ہوا چوبیس برس کی عمر تک تحصیل علم اور دنیاداری مین پہنسا رہا بعد اسکے پہر شادی کر کے تہوڑے عرصہ کے بعد تارک الدنیا ہوگیا اور ملک اڑیسہ مین جاکر اشاعت دین کرنی شروع کی - اور سنہ ۱۵۲۷ء مین لوگون کے سامنے سے روپوش ہوگیا - اس شخص کی بدولت بنگالہ اور اڑیسہ مین بشن کی پرستش جاری ہوئی - لیکن بشن کی پرستش کے ساتھہ جگنا تہہ جی کی پوجا کی شاخ اسکی لگائی ہوئی ہے - اپنے بے انتہا کمالات دکہاکر لوگونکو اسقدر معتقد بنا گیا ہے کہ اوسکے مرنے کے بعد سے اسوقت تک اوس ملک مین عوام اوسکو بشن کا اوتار سمجہکر اوسکی بہی پرستش کرتے ہین - اسنے بہی ذات کا لحاظ دخل رامانند وکبیر مہدلہ

بشنو پرست) اپنی تعلیم مین سے بالکل اوٹھا دیا تھا - اس کا خیال تھا
کہ ہر دل ایمان کی قابلیت رکھتا ہے - ہر ذات ایمان کے سبب پاکیزہ
ہو سکتی ہے - الغرض ایمان مطلق اور دوامی عبادت اوسکی تعلیم کا
ماحصل تھا - اور وہ تعلیم بھی صرف دھیان گیان سے کرنا پسند کرتا تھا
ظاہری کوئی برتاو اوسکے عمل مین نہ آتا تھا - گرو کی اطاعت کی زیادہ
تاکید ہے - لیکن یہ بھی تعلیم تھی کہ دینی اور دھرمی اوستاد یعنی گرو کو بجائے
ماں باپ کے تصور کرو دیوتا کی برابر نہ قرار دو - اسکے پیرو اکثر خانہ دار بھی
ہین اور بعض تارک الدنیا بھی ہین - ہر ذات کے لوگ اسکے چیلے ہین
بعض لوگ تجرد مین عمر بسر کرتے ہین - بعض مثل بھکاریون کے دریوزہ گری
کرتے ہین - لیکن دینی تعلیم دینے والے اکثر متاہل اور خانہ دار دیکھنے
مین آئے - جو کرشن جی کے مندر کے احاطون کی کوٹھریون پائی جاتی ہین
ملک اوڑیسہ مین چیتن کی بھی پرستش گھر گھر ہوتی ہے متمول لوگ
چھوٹے چھوٹے مندر اپنے گھرون مین بنا لیتے اوسمین مورت رکھکر
پرستش کیا کرتے ہین - اکثر عورات بھی اس فرقہ مین حالت تجرد مین
بسر کرتی ہین - سوائے ایک لٹ کے باقی تمام سر کے بال بھی منڈا ڈالتی
ہین - الغرض بنگالہ اور اوڑیسہ مین بشن اور چیتن کی پرستش مساوی
درجہ پر ہوتی ہے -

بلبھ سوامی

چیتن کی وفات کے بعد سنہ ۱۵۲۰ء میں بلبھ سوامی پیدا ہوئے جنہوں نے بشن کی پرستش کا ڈھنگ بدل ڈالا چیتن کے مرنے کے بعد وشن کی روحانی پرستش موقوف ہوئی اور بلبھ سوامی کی تعلیم کے موافق یہ عقیدہ جاری ہوا کہ روحانی آزادی (جسکی کوشش تمام طرق مذکورہ بالا کرتے چلے آتے ہیں اور اوسیکے واسطے صدہا مذہب پیدا ہوتے اور ہوتے رہتے ہیں) بغیر جسمی آزادی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور خدا کی تلاش میں برہنگی اور فاقہ کشی اور تنہائی اور تجردی میں نہیں ہونا چاہیے بلکہ عیش کی حالت میں خدا کی عبادت اور تلاش کرنا لازم ہے۔ اسکا بنا اس گروہ میں وشن کی پرستش کی ساتھ کرشن جی (یعنی کنہیا) کی پوجا بھی پھیلی اور اونکی طرح حالت ذوق وشوق میں خدا کی عبادت کا دھیان کرتے ہیں۔ کرشن اور رادہاجی کے عشق کا حال ایک رمز عشق الٰہی تصور کرکے خوش ہوتے ہیں۔ اس فرقہ والے دن میں آٹھ دفعہ عبادت کرتے ہیں اور کرشن کی مورت کو نہایت نفاست سے رکھتے ہیں اور پوجتے ہیں۔

ایک شخص میاں لال نامی بھی اسی زمانہ میں اسی عقیدہ کا

پیرو گذرا ہے - جو کہ گجرات مضافات پنجاب مین بڑی شہرت رکہتا تہا
بہت سے بیراگی اوسکے گرد انبوہ کئے رہتے تہے - یہ سادہ لوح ترک حیوانات
جلالی و جمالی کا پابند تہا - ہر کہ و مہ کی تعظیم کرتا تہا - جوئین وغیرہ
جو کہ سر اور کپڑون مین اکثر کثیف لباس اور غلیظ مزاجونکی پیدا ہوجاتی
ہین - میان لال کے بہی پیدا ہوتی تہین - لیکن یہ شخص اونکو تن سے
جدا نہین کرتا تہا - کہتا کہ اونکے روزی اور قوت میرے تن پر خدا نے
پیدا کیا ہے - پہر کسواسطے اسکو جدا کیا جائے - بیراگی لوگ اکثر
کانون مین حلقہ ڈالا کرتے ہین جسکو ہندی زبان مین بالا کہتے ہین
اور یہی لوگ جوگی مشہور ہین -

عقاید چارواکی

چارواکی فرقے کی حالات اور عقاید وغیرہ کچہہ سب سے نرالے
پائی جاتی ہین - یہ فرقہ کسی پیشوا کا پیرو نہین ہے - بلکہ تمام پیشواؤن کو
بدترین الفاظ سے یاد کرتا ہے - محسن کشمیری کے مکتوبات سے جو کہ
(محسن ہنود کے فقراکی بہگت مال سے انتخاب کرتا ہے) معلوم ہوتا ہے کہ اس
گروہ کے عالمون نے انسان کی روح اور نفس ناطقہ کو اس طرح یقین کیا ہے
کہ جسم انسان مین پانچ اسکند یعنی پانچ قوتین ہین اونکے مجموعہ

یا ہراک کو نفس ناطقہ کہتے ہین - اول قوت یعنی کسی شے کا حواس ظاہری سے ادراک کرنا - اسکو روپ اسگند کہتے ہین - اور مفہوم حواس کو وید یا اسگند کہتے ہین خودی اور منی اور انانیت کا گیان اسگند نام ہے - اور حیوانات کو جان لینا اسکو سوگیان اسگند کہتے ہین - اور جو کچھ دل مین خیال پیدا ہوتے ہین اونکو سوسکار اسگند بیان کرتے ہین - اونکا دعوے ہے کہ سوائے ان پانچ اسگند کے بشر اور حیوانات کے جسم مین نفس ناطقہ کوئی دوسری شے نہین ہے - عالم اور مخلوق کے واسطے کوئی صانع درکار نہین - اور اس جہان کا کوئی بنانے والا نہین ہے - اعلی اور ادنی ہونا عالم کی طبیعت پر موقوف ہے - جو کچھ کہ وید مین لکھا ہے اور ہم پر ظاہر نہین ہوا ہے اوسکے سچ ہونے مین کلام ہے ورنہ ظاہر نہونے کی وجہ کیا ہے - اور جس چیز پر کوئی دلیل بھی نہو صرف حکم ہی ہے ہم اوسکو کس طور پر سچ تصور کرین - وید کے مضامین کے جھونٹ ہونے پر صاف ثبوت ہے کہ وید مین ہوم کرنے کا حکم دیا گیا ہے جسکا نتیجہ بیان کیا گیا ہے کہ صاحب ہوم کو مرنے کے بعد اچھے مراتب ملینگے - اور ہوم کا اجر فرشتو نکو پہونچتا ہے - تو جائے غور ہے کہ جو چیز آگ مین ڈالی گئی اور خاک ہوگئی

پہر وہ خاک شدہ اشیٔے کس طرح فرشتون کو پہونچیگی - اور وید مین
لکہا ہے کہ مرنے کے بعد متوفی کے وارث طعام وغیرہ خیرات کرین
جسکا ثواب متوفی کو ملیگا - یہ بالکل لغو ہے - کیونکہ مثلاً فرض کرو
کہ اپنا کوئی شخص وطن سے دو چار منزل دور چلا جائے اور سکے
لواحق عمدہ عمدہ کہانے طیار کرکے خیرات کرین - کیا ہو سکتا ہے
کہ اوسکو وہ دور شدہ شخص پا سکتا ہے اور سفر مین اوسکی گرسنگی کو
مفید ہو سکیگا - جب زندگی مین نہین پا سکتا تو بعد مردن دوسرے
جہان[ف] مین کس طرح اس طعام کی لذت اور اثر سے بہرہ یاب ہو سکیگا -
یہ صرف برہمنونکا خام خیال ہے اور اپنی مٹہی گرم کرنے کا کام ہے
ذی شعور انسان ایسے لغو عقاید سے دور ہین - اور اسی طرح
ایک احکام وید سے یہ ہے کہ گنہگار سختی عذاب اور نکوکار اجر
ثواب سے بہرہ یاب ہوگا - یہ دونون قول دروغ ہین - کیونکہ
ظاہر ہے کہ دنیا مین گنہگار تکلیف روزہ اور ٹہنڈے پانی سے
غسلون اور شب بیداری اور طاعات اور عبادات وغیرہ سے
آزاد اور آسودہ ہے البتہ نکوکار پابند وید ان سب بلاؤن مین
گرفتار ہے کہ جو درحقیقت عذاب اور تکالیف ہین پس

[ف] وید کے پیرو تعلیم کرتے ہین کہ بعد مردن روح انسان دوسرے جہان مین جاتی ہے - فرقہ چارواگی اسکا قائل نہین ہے -

ہر دانا عاقل کو لازم ہے کہ تمام لذتون اور راحتون سے بہرہ یاب
رہے اور مشتہیات سے محترز نہو کسواسطے کہ بعد فنا خاک مین ملکر
پھر یہان آنا نہوگا۔ مصرع ع باز آمدنت نیست چو رفتی رفتی ؎
لیکن انسان کو لازم ہے کہ آزار حیوان سے دست کش رہے
کیونکہ اس وجہ سے وہ خود آزار کھینچنے کا مستحق ہوگا دوسرونکو
آزار پہونچانا بھلا نہین ہے۔ ان عقائد کے لوگ ہندوستان
مین بہت سے گذرے ہین۔ بڑا دعوے اس گروہ کے
عالمونکا ترک عبادت پر یہ ہے کہ جبکہ صانع عالم ظاہر نہین ہے
اور ادراک بشری اوسکے اثبات پر قادر نہین ہوسکتا تو ہم کو
ایک ذات مظنون اور موہوم بلکہ معدوم کی بندگی کرنا لازم نہین ہے
معابد اور صوامع وغیرہ مین جبہہ سا ہونا۔ اور وجود ذات [illegible]
پر جو کہ سواے خیال شہود کے کوئی نمود نہین رکھتے ہین قائل
ہونا اور جنت کی ذہنی راحتون کی امید پر حریصونکی طرح بے
وقوف بنکر موجودہ نعمتون اور راحتون سے باز رہنا دانائی کا
کا کام نہین۔ عاقل لوگ نقد کو ادھار پر نہین چھوڑتے ہین
جو کچھ ظاہر نہو اوسپر یقین کرنا بیہودہ اور نادانی ہے اونکے
خیال کے موافق وید حقیقت مین اون لوگون کے اقوال ہین

چونکہ جاہ دوست تھے۔ آسمانی کتاب اوسکو تصور کرنا عین حماقت ہے
اجسام عناصر اربعہ سے ترکیب پاتے ہین اور عناصر اربعہ کا مقتضائے
جسم کی شکل ہوتی ہے۔ جب کہین کسیکو ویدپڑہتے سنتے ہین یا دیکھتے
ہین اوسکا مسخر کرتے ہین اور اسیطرح تمام افعال پیروان شرع ہنود پر
خندہ زن ہو کر اوس سے نفرت ظاہر کرتے ہین۔ اور اونکے مقابل
جب کبہی ہنود برہما اور بشن اور مہیش کا (کہ اونکو خالق اور حافظ
اور ہادم عالم تصور کئے ہوئے ہین) ذکر کرتے ہین تو جا روا گی اوسکو
فحش کے ساتہہ اس طرح تشبیہ دیتے ہین کہ ذکر اور خصیتین سے
مراد ہے۔ جب ہندو لوگ کہتے ہین کہ بشن چہار دست تہا تو جواب
دیتے ہین کہ عورت سے مباشرت کرنے کے وقت ہر شخص کی یہی
حالت ہوتی ہے۔ جب ہندو کہتے ہین کہ مہادیو کے سر پر سے دریائے
گنگ روان ہوا ہے۔ تو اسکے جواب مین کہتے ہین کہ ذکر کی حالت
بہی انزال اور بول کے وقت ایسی ہی ہوتی ہے۔ اور اسیطرح
اور برہما کو بچہ دان تصور کرتے ہین۔

علی ہذا القیاس اسی ڈہنگ کے بہت سے لاطائل اور بیہودہ عقاید
اور خیالات کے پابند ہین۔ ان عقاید کی تعلیم اکثر سینہ بسینہ ہوتی ہے
بعض بعض قصص اور ایسے ہی خیالی عقاید کے مکتوبی مجموعی بہی اس گروہ

کے سرگروہوں کے پاس پائے جاتے ہین۔

عقاید سراوگیان

اوسوال۔ اور سراوگی۔ اور جتی۔ اور جین۔ یہ سب ایک ہی فرقہ کے نام ہین۔ دراصل یہ بودہ دہرم سے نکلا ہے۔ جسکو کہ اوس گوتم بودہ نے مسیح سے پانچسو برس قبل ہندمین جاری کیا تہا جسکا بہت مفصل حال ہم التثلیث جلد دوم الہند مین لکھہ آئے ہین۔ اس گروہ کے بعض عقاید کا آغاز تو گوتم کی زندگی مین ہی ہو گیا تہا۔ لیکن یہ عقاید بطور خود کوئی مذہب نہ تہے انکو فروغ نوین اور آٹھوین صدی عیسوی سے ہوا ہے۔ اسوقت مین ان عقاید کے علانیہ وعظ اور جگہہ جگہہ اوپدیش ہونے لگے تہے اور اسی وقت سے اسکو جداگانہ ایک مذہب تصور کیا گیا۔ اس مذہب کے زیادہ تر مقبول بودہ کے پیرو ہین کیونکہ گوتم بودہ کے دہرم مین کچھہ خیالات پوران سے لیکر اور کچھہ بطور خود افراط کرکے اسکے پیشواؤن نے یہ نیا دہرم چلایا ہے۔ یہ لوگ اوتار وغیرہ کے قائل نہین ہین ذات خداوند تعالی کو حلول اجساد سے پاک جانتے ہین۔ لیکن تناسخ ارواح باجسام مختلفہ کے قائل ہین۔ وید اور پوران کے منکر

ہین بلکہ اِن کے خیال کی موافق شریعت ہنود بدترین شریعتہائے عالم سے ہے۔ اگر کسی شخص سے اونکو آزار پہونچتا ہے تو کہتے ہین کہ شاید اس شخص نے گنگا کا پانی پیا ہے کہ برے افعال اسکی خصلت ہے۔ یہ لوگ آزار جانوران سے نہایت محتاط ہین یہانتک کہ دریا مین پایاب اوترتے وقت نہایت احتیاط سے پاؤن رکہتے ہین اس خیال سے کہ مبادا کوئی حیوان آبی پاؤن سے مرجاے۔ ہمیشہ موہنہ کو کپڑا لپیٹے رہتے ہین۔ تاکہ سانس کی آمد و رفت سے ہوا کے باریک حیوان جو نظر نہین آتے ہین مر نہ جائے۔ سبزہ پر پاؤن نہین رکہتے کہ اوسمین روح ہوتی ہے۔ اور اکثر حشرات الارض بہی چہپے ہوتے ہین اونکو صدمہ نہ پہونچے۔ پانی پیتے وقت کپڑا موہنہ کو لگا کر پانی چہان کر پیتے ہین تاکہ پانی کے باریک کیڑے موہنہ مین جانے سے مر نہ جائین بعدہ اوس کپڑے کو لمحہ دو لمحہ پانی مین رکہتے ہین کہ اگر پانی کے حیوان کپڑے مین آ گئے ہون تو پہر پانی مین چلے جائین۔ اکثر بنگال اور بہورہ ہندو اس عقیدہ کے پابند ہین۔ مارواڑ مین۔ یہ لوگ زیادہ تر سکونت گزین ہین بعض مضافات دکن مین بہی اونکے مولد اور مسکن ہین۔ غلہ فروشی اور ملازمت اونکا خاص پیشہ ہے۔ اس فرقے کے پیشوا کو جیتی اور سیوڑہ کہتے ہین۔ سیوڑہ ... [illegible]

کے سرگروہوں کے پاس پائے جاتے ہین۔

عقاید سراوگیان

اوسوال۔ اور سراوگی۔ اور جتی۔ اور جین۔ یہ سب ایک ہی فرقہ کے نام ہین۔ دراصل یہ بودہ دہرم سے نکلا ہے۔ جسکو کہ اوس گوتم بودہ نے مسیح سے پانچسو برس قبل ہند مین جاری کیا تھا جسکا بہت مفصل حال ہم **التثلیث** جلد دوم **الہند** مین لکھہ آئے ہین۔ اس گروہ کے بعض عقاید کا آغاز تو گوتم کی زندگی مین ہی ہو گیا تھا۔ لیکن یہ عقاید بطور خود کوئی مذہب نہ تہے انکو فروغ نوین اور آٹہوین صدی عیسوی سے ہوا ہے۔ اسوقت مین ان عقاید کے تعلیم و وعظ اور جگہہ جگہہ اوپدیش ہونے لگے تہے اور اسی وقت سے اسکو جداگانہ ایک مذہب تصور کیا گیا۔ اس مذہب کے زیادہ تر مشابہ بودہ کے پیرو ہین کیونکہ گوتم بودہ کے دہرم مین کچہہ خیالات پوران سے لیکر اور کچہہ بطور خود افراط کر کے اسکے پیشواؤن نے یہ نیا دہرم چلایا ہے۔ یہ لوگ اوتار وغیرہ کے قائل نہین ہین۔ ذات خداوند تعالی کو حلول اجساد سے پاک جانتے ہین۔ لیکن تناسخ ارواح یا اجسام مختلفہ کے قائل ہین۔ وید اور پوران کے منکر

ہین بلکہ ان کے خیال کی موافق شریعت ہنود بدترین شریعتہاء عالم سے ہے۔ اگر کسی شخص سے اونکو آزار پہونچتا ہے تو کہتے ہین کہ شاید اس شخص نے گنگا کا پانی پیا ہے کہ برے افعال اسکی خصلت ہے۔ یہ لوگ آزار جانوران سے نہایت مجتنب ہین یہانتک کہ دریا مین پایاب اوترتے وقت نہایت احتیاط سے پاؤن رکھتے ہین اس خیال سے کہ مبادا کوئی حیوان آبی پاؤن سے مرجاے۔ ہمیشہ موںہہ کو کپڑا لپیٹے رہتے ہین۔ تاکہ سانس کی آمد و رفت سے ہوا کے باریک حیوان جو نظر نہین آتے ہین مر نہ جائے۔ سبزہ پر پاؤن نہین رکھتے کہ اوسمین روح ہوتی ہے۔ اور اکثر حشرات الارض بھی چھپے ہوتے ہین اونکو صدمہ نہ پہونچے۔ پانی پیتے وقت کپڑا موںہہ کو لگا کر پانی چھان کر پیتے ہین تاکہ پانی کے باریک کیڑے موںہہ مین جانے سے مر نہ جائین بعدہ اوس کپڑے کو لمحہ دو لمحہ پانی مین رکھتے ہین کہ اگر پانی کے حیوان کپڑے مین آگئے ہون تو پھر پانی مین چلے جائین۔ اکثر بقال اور بوہرہ ہندو اس عقیدہ کے پابند ہین۔ مارواڑ مین یہ لوگ زیادہ تر مسکن گزین ہین بعض مقامات دکن مین بھی اونکے مولد اور مسکن ہین۔ غلہ فروشی اور ملازمت اونکا خاص پیشہ ہے۔ اس فرقے کے افراد کو جینی اور سیر نوڑہ کہتے ہین۔

کراتے ہین اکثر اسقدر محتاط ہین کہ راہ مین چلتے وقت سوکہے درختونکی
شاخون سے جاروب بناکر اپنے آگے آگے زمین کو صاف کرتے
چلتے ہین تاکہ اگر حیوان کسی مقام پر پوشیدہ ہو تو ظاہر ہو جائے کہ اوس سے
قدم کو بچایا جائے - اکثر انہین صاحب جاہ و دولت ہین - دانشمندی
مین بہی حصہ لئے ہوئے ہین اور تجرد اور پارسائی کے ساتہہ عمر گذارنا
بہتر جانتے ہین - مصنف دبستان المذاہب ناقل ہے - کہ اس گروہ
کے دو فرقہ ہین - جنکے نام **لونکی** اور **پوجاری** ہین - لونکی خدائے
تعالی کو یگانگی کی صفت کے ساتہہ یقین کرکے پوجتے ہین اور جمیع نقص
و نقائص اور حلول و اتحاد وغیرہ سے منزہ جانتے ہین - اور بت پرستی
کو برا سمجہتے ہین -
اور فرقہ پوجاری بت پرستی کا پابند ہے - اونکے بتکدے بنے ہوئے
ہین جنمین صرف **پارسناتہہ** کی مورت پوجی جاتی ہے - سوائے
پارسناتہہ کے دوسرے کوئی مورت انکی پرستش مین نہین آتی نہ کسی کی
طرف معتقد ہین - دونون فرقون کے اشخاص ہر قسم کے گوشت اور ان قسم
ترکاریون سے جو کہ گوشت کے رنگ اور ذائقے سے مشابہ ہین یا اونکی
شکل ہین کامل پرہیز رکہتے ہین - اکثر دیکہا گیا ہے کہ اگر کسی سرا کی
ترکاری تراش کر پکانے کے واسطے رکہی ہے اور کوئی شوخ مزاج

انسان اوسطرف گذرا - گذرنے والے نے صرف اتنا ہی کہا کہ (ترکاری کاٹ کر طیار کرلی) پس سراوگی (اس ترکاری کو کبھی صرف مین نہین لائیگا - کیونکہ گوینده کی زبان سے لفظ (کاٹنا) نکلا تہا - اور کاٹنا اونکے خیال کے موافق اعضائے حیوان کے واسطے مخصوص ہے - لہذا وہ ترکاری پہینکدی جائیگی -

جینی - لوگ اکثر اپنے قومی احباب کے گہر دعوت مین جاتے ہین لیکن صرف اسقدر کہانا کہاتے ہین کہ اونکے کہانے سے کسی گہروالے کی خوراک مین کمی نہونے پائے - چنانچہ چند گہرون سے دو دو چار چار لقمے فراہم کرکے کہاتے ہین - ٹہنڈا پانی نہین پیتے - تلاش کرتے ہین کہ اگر کسی جگہہ غسل کے واسطے پانی گرم ہوا ہے تو وہان سے تہوڑا لیکر تشنگی بجہاتے ہین - اور ایک قسم کے فقرا انہین دونون قسم مین سے دیکہے گئے کہ اونکا نام **ڈہیا آتما** ہے وہ فقیر بالکل صورت اور لباس مین جتیون کے مطابق معلوم ہوتے ہین - لیکن بال نوچنے سے نہین نکلتے بلکہ ترا شتے ہین - اور روپیہ جمع کرتے ہین - گہرون مین کہانا پکاتے ہین - آب سرد بھی پیتے ہین - اور حالت تجرد کو برا جانتے ہین -

میرزا قتیل لکہتا ہے کہ یہ فرقہ نہایت کم آزار اور نہایت رحمدل ہے - احتیاط کے سبب موہنہ دہونا اور کلی کرنا اور غسل کرنا شد ضرورت

کے وقت پیش آتا ہے ورنہ بیچارے پانی کے کیڑونکی حفاظت کے
سبب سے تائب ہین - برخلاف اِن کے دیگر اقوام ہنود جب تک غسل
سے فارغ ہہون کہانا کہانا ہی برا جانتے ہین - سراؤگیون پنجیؤنکا
قول ہے کہ پانی کے وہ کیڑے جو نہایت باریک باریک غیر معلوم ہین
پانی زمین پر گرنے سے ہلاک ہوتے ہین - جو لوگ منہ ڈہنے کی بہی
احتیاط کرتے ہین اونکو سیوڑا کہتے ہین - سیوڑا اکثر علوم حکمت مین
بہت کوشش کرتے ہین اور اکثر صاحب کمال گذرے ہین چنانچہ
ابوالفضل نے بہی اکبر نامہ مین جہان کہ ہدایت موجودات کا
ذکر کیا ہے اونکے اقوال کو قابل دلیل اور لایق ثبوت جانا ہے -
سیوڑا لوگ بہی شادی نہین کرتے بلکہ تجرد کو پسند کرتے ہین - جو سراؤگی
کہ منہ نہین باندہتے ہین اور عورت سے اجتناب کرتے ہین اونکو
جتی کہتے ہین -
چونکہ سراؤگی شرع ہنود سے باہر ہین اسلئے فرقہ **اگروال** سراؤگیون
سے عداوت قلبی رکہتے ہین - حالانکہ خود اگروال بہی پارسناتھ کی
مورت کو پوجتے ہین اور رتھی پر اوس مورت کو سوار کرکے بڑی تجمل
سے نکالتے ہین - لیکن سراؤگیونکی عداوت کچھ ایسی رگ و پے مین سمائی
ہے کہ اونکو دیکھکر آنکھون نہین جاتا دیکھا جاتا ہے فرزانہ خوشی

مشہور سیاحان ایران سے ہے اپنے سفرنامہ مین لکہتا ہے کہ
مین سنے ایک سر پورہ کو گجرات مضافات پنجاب مین دیکہا اور
اوس سے دریافت کیا کہ اپنے گروہ کے پیشواؤنکی کوئی ایسی
حکایت بیان کرو جو سب سے زیادہ نادر ہو - اوسنے جوابدیا
کہ ہمارے گروہ کے لوگ خواہ صاحب تجرّد ہون خواہ ارباب تعلق
ہر حال مین اس امر کے ساعی ہین کہ کسی کو آزار نہ پہونچائین -
مگر صاحب خرد کم ہوتے ہین - اور علوم غریبہ مثل تسعیدات وغیرہ
ہمارے گروہ مین بہت ہین - ایک مہا آتما نہایت دولتمند
اور متمول اور صاحب جاہ و ثروت تہا - ایک دولتمند عورت
اوسکی معتقد تہی اکثر نیازمندانہ حاضر ہوتی تہی - ایکروز عورت
نے اپنے شوہر کی نامہربانیون سے تنگ آکر اوس مہا آتما سے
عرض کیا کہ کوئی تدبیر بتاؤ جس سے خاوند کی تعدی سے امن ملے
مہا آتما نے کچھہ جواب نہ دیا - عورت نے کہا کہ اگر میری آرزو نہ پوری ہوگی
تو دوبارہ نہ آؤنگی - مہا آتما نے کہا کہ اگر مین تیرے آنے گوارا
کرونگا اور چاہونگا تو تو ضرور آسکیگی - یہ کہکر تہوڑی سی گہاس
اوٹہاکر اوسپر کچھہ پڑہ کر اوسکو دی اور کہا کہ صاف شدہ پوشاک
پہنکر اس گہاس کو پانی کے ساتھہ پیکر اپنے لباس پر چہڑک

تیرا شوہر تجہپر مہربان ہوجائیگا - عورت شادان ہوکر مکان کو چلی آئی اور اوس گہاس کو پتہر پر پہینکا ابہی اوٹہا نہین چکی تہی کہ شوہر مکان مین آیا اور عورت اوس گہاس کو پتہر پر چہوڑ کر کار و بار خانہ داری مین ایسی مصروف ہوئی کہ اوس گہاس کی مطلق خبر نہ لی - آدہی رات کے وقت جبکہ گہر کے سب انسان خواب مین مشغول تہے وہ پتہر افتان و خیزان دروازہ پر ایسے زور سے لگا کہ سونے والون کی آنکہہ کہل گئی اور اوس پتہر کی یہی حالت کہ ڈہاڑ دہاڑ کواڑون پر صدمہ دیتا ہے مگر کواڑ بند ہونے کے وجہ سے گر پڑتا ہے - شوہر نے عورت سے اس تعجب خیز واقعہ کا سبب دریافت کیا عورت نے خائف ہوکر سب ماجرا شوہر سے بیان کر دیا تب شوہر نے مستعد ہوکر دروازہ کہولا اور وہ پتہر روان دوان اوس مقام پر پہونچا جہان جہاسی جی براجمان رہتے تہے - لیکن شوہر بہی اوس پتہر کے پیچہے روانہ ہوا اور فقیر کی جہونپڑی کے پاس خفیہ اس واقعہ کی سیر کرنے لگا - اوس پتہر کو دیکہکر مہاتما بولا کہ افسوس پتہر اور وہ دلربا نہ آئی - اوسکے شوہر نے اوس فقیر کو قتل کر دیا - اس قسم کی باتین اور کمالات سر بورہ لوگون مین بہت ہین - اور بہت

سے لوگ اس عقیدہ اور ان کمالات سے موصوف دیکھی گئی ہین-

مہر چند لونو [۵] سنہ ۵۶ ہجری مین علاقہ جودہپور مارواڑ مین موجود اور اوسی اطراف مارواڑ مین شیورام پوجاری بہی سنا گیا ہے کہ بہت مشہور و معروف شخص گذرا ہے - راول پنڈی مین چگنہ بقال ایسا ہی صاحب کمال گذرا ہے - اوراسمین جینیون کی تمام صفات پائی جاتی ہین - اگر کسی چڑیمار کے ہاتہہ کسی قسم کا جانور نظر آتا فوراً خرید کر اوڑا دیتا - جہانتک اس طائفہ سے ہوسکتا ہے رہائی طائران مین سعی کرتے ہین -

ایک مشہور گفتار اسی قسم کی مرزا قتیل نے بہی اپنی تصنیفات مین لکھی ہے - اور اوسکو ہم بہی ناظرین کے ازدیاد شغف کی خاطر درج کرتے ہین یعنی ایک راجہ کی عملداری مین ایک مفلوک مسافر وارد ہوا - چونکہ مسافر اپنے گروہ مین صاحب تہا لہذا اوسکی حمیت کسی سے سوال کرنیکی مقتضی نہوئی اور شب حالت گرسنگی مین بسر کی - علی الصباح اوسی شہر کے ایک باشندہ نے اوسکی حال سے واقف ہوکر اوسکو صلاح دی کہ کسی طریقہ سے ایک چمگادڑ پکڑ کر فلان سراوگی کے مکان کے سامنے اوس چمگادڑ کے مار ڈالنے کی کوشش کر - لیکن حقیقتاً اوسکو جان سے ہلاک کرنیکا ایذا

---

[۵] غالباً وہ مقام جودہپور یا اودیپور - یا بیکانیر - یا آنبیر تہا -

پہونچا اور سراوگی کو دکہا۔ پس سراوگی تجکو کچہ نقد دینے پہ راضی ہوگا
اوسوقت نقد لیکر چمگادر چہوڑ دینا اور اپنی فرو ریات رفع کرنا۔
مسافر نے اس تعلیم پر عمل کیا۔ اور اپنے لباس کی مدد سے ایک چمگادر
پکڑ کر دوکان مذکور کے سامنے گیا اور چمگادر کو ستانے لگا۔ سراوگی
اس حال سے واقف ہوکر کسیقدر نقد دینے پر اور اوسکو رہا کرا دینے پر
آمادہ ہوا۔ لیکن مسافر نے پاؤن پہیلائے اور کہا کہ اسنے شب بہر
مجکو حیران کیا ہے مین ہرگز اسکو زندہ نہ چہوڑونگا القصہ سراوگی
نے مبلغ سات سو روپیہ دیکر اوس چمگادر کو رہا کرایا مسافر
خوش وخرم وہان سے راہی ہوا۔
ہفت تماشا مین تحریر ہے کہ سراوگی منہ نہین دہوتے کلی نہین کرتے
ہندوون مین ایک مثل مشہور ہے کہ خط کا اناقہ بند کرنیکے واسطے
سراوگی کا آب دہن کافی ہے۔ کچہ حاجت گوند وغیرہ کی نہین۔

عقائد سکہان

واضح ہو کہ کہتری ابتدا مین ایک فرقہ تہا لیکن زمانہ مین اسکو ہزارون
فرقہ ہوگئے ہین اور ہر فرقہ کا انسان اپنے آپ کو دوسرے
اسقدر علاحدہ سمجہتا ہے کہ ایک دوسرے کی جماعت مین شامل نہین

ہوسکتا۔ انہین کہتریون کے فرقون مین سے ملک پنجاب مین
ایک گروہ بیدی نام سے مشہور ہے اس بیدی گروہ مین سے
سکہون کی بنیاد پیدا ہوی ہے۔ کیونکہ اوسی بیدی جماعت مین سے
ایک شخص کا نام نانک چند یا نانک سنگہ تہا یہ شخص علم
فارسی کا اچہا ماہر تہا ضرورت کے لائق عربی سے بھی ناواقف
نہ تہا۔ علاوہ علم کے مبدء فیاض اور معطی حقیقی کی بارگاہ سے
خاص طور کا شعور بہی اوسکو حاصل تہا جسکے باعث اوسکی دماغی
وسعت بہ نسبت علم کے کہین زیادہ وسیع تہی۔ جوانی مین تارک الدنیا
ہوکر سیاحت پر مستعد ہوا اور یہ مستعدی کچہ ہندوستان کی ہی
سیر پر قانع نہوی بلکہ پیادہ پا تمام بلاد عرب و عجم کی گشت لگاکر
ہر فرقہ کے فقرا کی خدمت مین بے تعصب بغرض حصول برکات
حاضر ہو ہوکر فیض حاصل کیا اور اس خوشہ چینی سے اوسنے مزرعۂ
دل مین ایسا بڑا خرمن کمال جمع کیا کہ مدت تک اپنے گروہ کو قوت
قلبی یعنی باطنی سنجیدگی اور صفائی سے ارواح مستعدین کو غذا
پہونچاتا رہا۔ تارک الدنیا ہونے کے بعد نانک چند وصوف کے
دو لقب زیادہ تر مشہور ہوگئے ہین یعنی اونکو نانک شاہ اور
بابا نانک کہتے تہے لیکن اوسکے مرید او معتقد بوجہ حسن عقیدت

نانک شاہ کہتے تھے۔

انکے مرید یا چیلہ دو قسم کے پائے گئے ہین ایک وہ جو بظاہر و باطن تارک الدنیا ہوکر گروہ مین شامل ہوے ہین۔ دوسرے وہ جو تارک الدنیا نہین ہین۔ اوران دونو گروہون کے واسطے شناخت پائی جاتی ہے یعنی ایک ایسی جماعت ہے جو گردن سے اوپر کے بال تراشنا برا سمجھتی ہے اسکو خالصہ کہتے ہین دوسرے وہ جو گردن سے اوپر بال کا چھوڑنا برا سمجھتے ہین انکو خلاصہ کہتے ہین۔ چونکہ بابا نانک کو اور نیز اونکے بعد اونکی پیروی ہین اونکے چیلون کو حلوا زیادہ تر عزیز رہا تھا اسلئے حتی الامکان زیادہ تر حلوا ہی اونکی غذا سمجھی جاتی ہے اور بعد وفات نانک شاہ روزمعین پر اونکی فاتحہ کیواسطے بہی حلوا درکار ہوتا ہے جب اس عقیدہ کے دو شخصون مین کسی امر پر باہم رنجش ہوتی ہے اور پھر بعد صفائی ہر دو جانب اتفاق اور ملت ہو جاتی تو ہر دو فریق قدرے حلوا پر بابا نانک کی فاتحہ کرتے ہین جسکو اونکی نذر چڑہانا کہتے ہین۔ اس عقیدہ کے پیرو جا ہے وہ ملت ہنود سے کسی قوم کے ہون ایک دوسرے کے ہاتھہ کا کہانا کہاتے ہین جبکہ وہ سکہون کے عقیدہ مین شامل ہو جاے۔ اہل اسلام سے بہی اگر بال بڑہا کر انکے گروہ مین شامل ہو تو کچھ مضائقہ نہین سمجھتے ہین البتہ اوسکے ہاتھہ کا کچھ کہاتے

پیتے نہین - اس گروہ کے باہم سلام وعلیک کرنے کا یہ لفظ مقرر ہے
واہ گرو -
نانک شاہ نے اپنی تصنیف مین اکابر اسلام کے بہت فضائل بیان
کئے ہین - اور اس امر کا مدعی ہوا ہے کہ روح پاک حضرت محمد مصطفے
صلعم سے مجکو بے انتہا فیض پہونچا ہے - اوسنے اپنی تصنیفات کا نام
گرنتھ رکہا ہے وہ تصنیف اوس گروہ کے علما کے پاس موجود ہے
مذہبی اصول بزرگ شخص کے معلوم نہوے کہ وہ کیا ہین اہل تواریخ نے
اسکا زمانہ جوکچہ بیان کیا ہے وہ ظہیر الدین محمد بابر شاہ
بادشاہ ہندوستان کا زمانہ ہے - اب اس عقیدہ کے لوگ پنجاب
مین سنگہ اور دیگر بلاد ہندوستان مین سکہ مشہور ہین - یہ لوگ سوا
نانک شاہ کہ جو انکا پیشوا تہا کسی دوسری ذات مقبولہ ہنود کو نہین
پوجتے ہین - بلکہ اوسکو بجای سمجہتے ہین - اور سوای نانک چند کے
نام کے مالا پھرنے کی دوسری کوئی قسم کی عبادت نہین کرتے ہین - اور
نہ اونکی عقیدہ کی موافق کوئی دوسری عبادت باعث ثواب ہے -
سوای گائے کے گوشت جس قسم کا گوشت اونکو میسر ہو بخوشی رغبت
کہاتے ہین - البتہ حقہ پینے سے تمام وکمال متنفر ہین - اور دیکہا گیا کہ
انکی جماعت مین نوکور کی تعداد زیادہ تر ہے اور اناث بہت کم - اسکی

اکثرون کا خیال ہے کہ شاید اغلام کا چرچا انہین ہو۔ واللہ اعلم
اور اکثر ین اس گروہ کے لوگ صاحب سیف ہین دشمن پر حملہ کرتے وقت
داڑہیان دانتون سے دبا کر اکال اکال کا شور بلند کرتے ہوے
حملہ آور ہوتے ہین۔ نانک شاہ کی زندگی مین ایک واقعہ پیش آیا
جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ کسقدر عقیدتمند تہے۔ ایک شخص
نے ایک پرند طوطی کو کمال محبت سے پرورش کرکے اوسکو ایسا
تعلیم کیا تہا کہ اوسکی مانند دور دور تک اچہا بولنے والا نہ تہا نانک شاہ
کا بیٹا جو کہ اونکی تارک الدنیا ہونے سے قبل کی پیدائش تہا۔
اوس طوطی کو پسند کرکے اوسکی قیمت دریافت کرنے لگا۔ لیکن
اوس طوطی کا مالک اوسکو فروخت کرنا نہ چاہتا تہا اسلئے کئی بار
دریافت کرنے پر بہی وہ جواب دینے پر متوجہ نہوا۔ اس عرصہ مین بہت سے
سکھ اپنے مرشد زادہ کو کہڑا دیکہکر جمع ہو گئے آخر بہت اصرار پر طوطی
کے مالک نے کہا کہ یہ طوطی میری جان ہے اسکی قیمت بہی خریدار
کی جان ہے۔ یہ سنتے ہی ہزارون سکھ جو وہان موجود تہے تلوارین
لیکر اوس سے ضد کرنے لگے ایک نہین ہم سب کی جانین اس طوطی
کی عیوض مین لے مگر مرشد زادہ کو طوطی دیدے۔ اوس بیچارے نے
یہ حالت دیکہکر مفت طوطی حوالہ کی۔ اسطرح نانک چند کے پسر نے

تلوار کی برش کی آزمایش کیواسطے قصد کیا تو ہزارون گردنین زیر تیغ جہک گئین - یہ حالت عقیدتمندون کی دیکہکر وہ خاموش ہو رہا -

القصہ جب نانک شاہ نے دنیا سے انتقال کیا ایک مرید اوسکے قایم مقام منصوب ہوا اور اپنے مرشد کے آئین کا رواج دیتا رہا - اسیطرح یکی بعد دیگرے دس خلیفہ تک نوبت پہونچی آخر خلیفہ کا نام گرو گوبند سنگہ ہے - بعد انکے خلافت کا سلسلہ ٹوٹ گیا اور اس آخر خلیفہ کے وقت مین خلیفہ کو سجادہ نشینی کے خیالات کے ساتہ تخت نشینی کا تصور پسند آیا چنانچہ یہ عہد دولت شاہ عالم بادشاہ ہند کا تہا - جو کہ بہادر شاہ کے لقب سے مشہور ہے اور یہ عالمگیر کا بیٹا تہا - اوسوقت مین مریدان گوبندنی پنجاب کی مختلف آبادیون مین منتشر ہو کر جابجا بلوہ اور فساد برپا کر صوبہ دار لاہور کی امن مین خلل ڈالا بالآخر گرو گوبند گرفتار ہوکر قید ہوا اوسکا جانشین بندا نامی بہی عہد فرخ سیر مین آہنی پنجرون مین بند ہو کر اپنی کردار کو پہونچا - اوسوقت سے یہ جماعت پراگندہ اور منتشر ہو گئی پہر کوئی اونکا سرگروہ نہین پیدا ہوا اگر پیدا ہوا ہو تو بہی اونسے ایسا غلو نہین پایا -

ایک شخص ستہرا قوم کہتری سے گرو گوبند کا مرید اور ہمراز گذرا ہے
اسکے سلسلے سے ہند مین ایک جماعت فقرا ستہرا شاہیون
کے نام سے دریوزہ گر اور دوکانون پر بہیک مانگتی نظر آئی ہے
اس جماعت کے فقرا نہایت سخت اور بیرحم دیکہے گئے ہین۔ دو
ڈنڈے انکے ہاتون مین ہوتے ہین ہاتہہ مین آہنی چہریان وغیرہ بہی
ہوتی ہین جنسے لکڑیون کو بجا کر دوکانون کے آگے بیجا شور و غل
کرتے ہین اور صاحب دوکان کو پریشان کرتے ہین خواہ وہ کسی
قوم سے ہو جب تک اوسکی دوکان سے وصول نکرلین گے ہٹنا
نہین جانتے۔ اوسپر طرہ یہ ہے کہ جو منہ سے نکلتا ہے وہی لیکر ٹلتے ہین
عوام مین انکا دوسرا نام مُشٹرا ہے۔
صاحب ہفت تماشا ایک عجیب حکایت لکہتا ہے کہ ستہرا ایک روز
کسی ہندو کے گہر ایسے وقت پہونچا کہ صاحب خانہ نے خواب سے بیدار
ہوکر جو انسان کی پہلی شکل دیکہی تو وہ ستہرا ہی کی تہی اتفاق سے
اوس روز اوس ہندو کو کہانا نصیب نہوا۔ وہ ہندو شاہزادہ محمد
اعظم شاہ پسر اورنگ زیب کی حضوری مین رہتا تہا۔ یہ ذکر شاہزادہ
کے سامنے بہی آگیا کہ ستہرا کی نحوست کا یہ اثر ہوا کہ تمام روز کہانا
میسر نہوا۔ بر سبیل مذاق شاہزادہ نے ستہرا کو طلب کرکے اپنی

خلوتکدہ مین شب باش کیا اور علی الصباح سب سی پہلے اوسی کا
منہ دیکھا حسب اتفاق شہزادہ بہی اوس روز بوجہ کاروبار کے آب و
طعام رہا شب کو وقت کہانا کہاتی وقت اوسکی نحوست کو یقین کر کے
طلب کیا جب ستہرا حاضر ہوا تو حکم دیا کہ اوسکو زمین مین چومیخا[1]
کرکے زدوکوب کیجاوے ستہرا نے اس سزا کا سبب دریافت کیا تو ظاہر
کیا گیا کہ تیرے چہرہ کی ایسی سخت نحوست ہی کہ جس سے آج تمام دن
کہانا نہ ملا۔ ستہرا نے جواب دیا کہ میری چہرہ کی نحوست حضور کے چہرہ کی
نحوست سے زیادہ نہین ہی کیونکہ میری نحوست نے تو صرف اسقدر ہی اثر
کیا کہ آپکو اب کہانا میسر آیا۔ لیکن آپکی چہرہ کی نحوست مجکو یہ سزا دلواتی ہے
کیونکہ مین نے حضور کا ہی چہرہ سب سے قبل دیکھا ہی۔ عالی دماغ شہزادہ
اس جواب سے خوش ہوا اور ستہرا کو مورد عنایت کرکے رہا کیا۔

عقائد مختلفہ فقراء ہند

ناظرین تواریخ پر یہ امر بھی قابل اظہار ہی کہ جسطرح مجوس و پارسیان
ایران مین بہت سے طریقہ اور مذہب جاری ہوگئے اونکے پیرون کے

---

[1] انسان کے چارون دست و پا علاحدہ علاحدہ میخ کا کر اوس سے مضبوط
باندھتے تھے اور پھر زدوکوب کرتے تھے۔ فی زمانہ اوسکا کسیقدر نمونہ انگریزی عدالتوں اور
محبس وغیرہ مین ٹکٹکی کے نام باقی ہے۔

متعدد گروہ بن گئے ہین اور اونمین سے اکثرین فی زمانہ اپنے
لباس اور ظاہری نام ونشان بدلکر فرقہ اسلام مین شامل
ہوگئی ہین اور حقیقتاً اس پردہ مین چھپ کر اپنی اصلی کیش کے
پیرو ہین (جیسے کہ فرقہ سمراویان - وخدائیان وراویان وشید
رنگیان وشیدائیان وپیکریان ومیلانیان وآلاریان واخشجانیان
ومزدکیان وغیرہ وغیرہ کہ جنکا حال المجوس جلد اول الہند مین مفصل
طور پر بیان ہوچکا ہے) اسیطرح ہندوستان مین بھی بہت سے
آوارہ گرد گروہ فقراؤن کے پائے گئے ہین جنکی وضع اور لباس مختلف ہے
بعض مثل ہندوونکی ہین اور بعض کی تراش خراش مسلمانون سے ملتی ہے
لیکن اونکے عقائد کا کوئی پتہ مستقل نہین چلتا کچھ خیالات صوفیہ اسلام
ملتے ہین اور کچھ ہنود کے فقرا سے یون سمجھنا چاہے کہ یہ لوگ نہ ہندو
ہین نہ مسلمان - چونکہ مرتاضان ہنود کا سلسلہ اوپر سے چلا آتا ہے
لہذا اس موقع پر انکا حال لکھدینا کچھ بیجا نہین ہے
واضح ہو کہ ہندوون مین اصل شریعت کا نام سمارتک ہے کہ
تمام پیغمبران ورہبران فرقہ ہنود اوسکی مطیع اور پیرو ہوتے چلے
آئے ہین - اور وید کتاب آسمانی سمجھی جاتی ہے اور سب اوسپر عمل
کرتے ہین - لیکن وید ایک ایسا کلام ہے کہ ہر طریقہ کے اور ہر عقیدہ کے

پابند اپنی عقیدہ کی دلیل مین اوسکو پیش کرتے ہین اور وہ اسی کی
سعاوت کرتاہے خواہ وہ طریقہ اور عقیدہ باہم مختلف ہون۔

اہل سمارتگ کا عقیدہ ہے کہ نرنجن حق تعالیٰ ہے جو سب سے اول
تنہا تہا۔ نرنجن کی ناف سے ایک گل نیلوفر (کنول) ہزار برگ
پیدا ہوا۔ اوس پہول سے برہما پیدا ہوا۔ اس برہما کو چتر مکہ کہتے ہین
(یعنی چار سر والا شخص) اور آٹھ ہاتھ اوسکے تصور کیے گئے ہین۔ اس
برہما کی ناف سے ایک کنول پیدا ہوا جو پانصد برگی تہا اوس کنول سے
بشن پیدا ہوا کہ چار ہاتھ والا شخص ہے۔ اور اوسکے ایک ہاتھ مین
نیزہ اور دوسری مین چکر ہے جو کہ زمانہ قدیم مین ہند مین ایک حربہ
جنگ تہا۔ اور تیسری ہاتھ مین گرز۔ اور چوتھی ہاتھ مین ایک پہول ہے
اس بشن کی ناف مین بہی ایک کنول ہے جو صد برگی مانا گیا ہے۔ اس
کنول سے مہادیو پیدا ہوا جو تین سر اور آٹھ ہاتھ والا شخص ہے ایک
بیل پر سوار گردن مین سانپ ہاتھی یا شیر کی کہال لپٹی ہوئی خاک
آلودہ جسم چاند اور سورج اور اگنی یعنی آتش یہ تین اوسکی آنکہین
ہین۔ یہ عقائد اون لوگون کے ہین جو شرع ہنود کے پیرو کہلاتے ہین
علاوہ انکے کچھ لوگ شیو پرست لوگ ہین اور پرستاران بشن [illegible]
سناسی وغیرہ ہین جنکے حالات ہم قبل ازین بیان کر چکے ہین

جناک مان ایک گروہ فقرہے جو اپنے آپ کو پرستاران شیو سے منسوب کرتا ہی لیکن عقائد مین اصل پرستاران شیو سی کہین جدا ہین۔ سر کے بال تراشتی ہین بدن پر خاک ملتی ہین۔ مہادیو کو موجود حقیقی مانتے ہین۔ انکی بھی قسمین ہوگئی ہین انکا عقیدہ ہی کہ روحانی مادہ سے نو برہما ہین جو کہ سب مین برہما کی ذات کا پرتو ہین او، ہزار بشن ہین جو بشن اول کی ذات کا پرتو ہین اور گیارہ مہادیو ہین جو پہلے مہادیو کی ذات کا پرتو سمجھے جاتے ہین اور بارہ خورشید ہین جو خورشید اول کی ذات کا پرتو ہین اور سولہ کلا (یعنی حصہ ماہ) ہین جو چاند کا پرتو متصور ہوتے ہین۔ کیونکہ یہ لوگ فروغ ماہ کے سولہ حصہ مانتے ہین اور اٹھائیس منزل ماہ ہین۔ اور نو گرہ یعنی سبعہ سیارہ اور عقدتین۔ اور گنیش کو ایک فرشتہ تصور کرتے ہین جسکا سر مثل ہاتھی کی تسلیم کیا ہی۔ اور بجای شش جہت کی ہشت جہت تعبیر کرتے ہین اسطرح پر کہ مشرق۔ مغرب۔ شمال جنوب۔ ایسان (یعنی گوشہ مشرق و شمال) دائب (گوشہ شمال و مغرب) نیرتی (گوشہ مغرب و جنوب) اگنی (گوشہ جنوب و مشرق) اور بھیرو اور ہنومنت کے قائل ہین درگا کی آٹھ حالتین معانی مانی جاتی ہین۔ یعنی **کالکا چنڈکلا۔ بیشری کوماری بشنوی باراہی سچامنداست۔ مانترا ہواتی پاربتی**

مہالچھمی - سرستی جو کہ مہادیو کی بی بی ہے ست جگ کے رکہیشر و نکے اسطرح یاد کرتے ہین کاشپ جو کہ آفتاب کا باپ تہا بشِشٹ جو کہ رام کا اوستاد تہا - ویشوامتر جو کہ چہتری تہا رضات اور عبادات کی بدولت برہمن کے مرتبہ پر پہونچا - بالمیک جو مصنف رامائن ہے بیاس جی جو کہ مصنف مہابہارت ہین - بردواج جمدالگنی وغیرہ - دواپر جگ کے رکہیشروں مین گوتم کبہ - پرشر تار - ہین - کلجگ کے رکہیشر و نمین چونہ - اپرونہ - اور وہ - چاندکیہ وغیرہ ہین یہ گروہ اسمای مذکورہ بالا کے اشخاص کو زندۂ جاوید جانتا ہے - اور سپت رکہیشر (جنکو فارسی ہفت اورنگ کہتے ہین - اور مرتاضان فارس مین بہی مقبول بزرگ مانے جاتے ہین) سے مراد کاشپ - اتر - بردواج - ویشوامتر - گوتم - جمدالگنی - بشِشٹ ہین -

مداری

پوشیدہ نہ رہے کہ ہندوستان مین ایک فرقہ ہے جو اپنے آپکو مسلمان صوفی کہتا ہے اور البتہ بعض قواعد اور عقائد مین صوفیہ کا پیرو بہی ہے - چنانچہ تجرید کو افضل مین تصور کرتے ہین - اور چونکہ مطلع ہو چکے ہین کہ سناسی اور جوگی وغیرہ فقرای ہنود اپنے معتقدین کے سلسلون کے بارۂ خرقہ بیان

لہذا یہ بہی مدعی ہوے ہین کہ ہم ہی چہار وہ فرقہ ہین اور جب کبہی اپنی عقائد کے فقرا سے ملاقی ہوتے ہین باہم سوال کرتے ہین کہ ہم چہار پیر اور چودہ خانوادہ بس بیان کرو وہ چہار پیر اور چودہ خانوادہ کونسے ہین۔ اور اپنی مریدون کو برسون اسکی تعلیم کرتے ہین لیکن اسکی تعلیم مدت العمر مین بہی پوری نہین ہوسکتی بیان کرتے ہین کہ پیر پیران حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور صاحب راہ و کہ مصطفوی مرتضی علیہ السلام ہین اور بعدہٗ خلافت کے مرتبہ سے جناب امام حسن علیہ السلام مستفیض ہوی و بعد آنجناب خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ چوتہا ہوے کہ جو مرید بہی اور خلیفہ بہی حضرت علی کرم اللہ وجہ کے تہے۔ یہ چہار اصحاب ممدوح چہار پیر کہلاتی جاتی ہین۔

خواجہ حسن بصریؒ سے دو سلسلون کا آغاز بیان کرتے ہین۔ اور کہتی ہین خواجہ صاحب کے خلیفہٗ اول جناب حبیب عجمی ہوی ہین انسے نو خانوادہ جاری ہوی جنکے نام۔ حبیبیان۔ طیفوریان۔ کرخیان۔ سقطیان جنیدیان۔ کازرونیان۔ طوسیان۔ فردوسیان۔ سہروردیان۔ ہین۔ اور دوسری خلیفہ خواجہ صاحب کے شیخ عبد الواحد زید تہے جنسے پانچ خانوادہ جاری ہوی۔ یعنی زہیریان۔ عیاضیان

اودہیان۔ ہبیریان۔ چشتیان۔ بس یہی مجموعہ ہوکر چہاردہ خانوادہ
کہلاتے ہین۔
انکا عقیدہ ہی کہ عرفاء طریقت کی ایک جماعت ہی کہ اونکی مراتب اور
درجہ تک رسائی نہین ہوتی ہے۔ بلکہ پیغمبر اونکا خوشہ چین ہوتا ہی
اکثر اوقات فنافی البنگ ہوکر اپنی تصوف کے معتبر تذکروں کے ساتہ
یہ روایت بہی کمال ذوق وشوق سی بیان کرتے ہین کہ ایک روز جبرئیلؑ
کے اشارہ سے پیغمبر خدا صلعم صحرا کی جانب سیر کرنے تشریف لے گئے۔
حکم خدا سے زمین کی طنابین کہنچ گئین۔ اور پیغمبرؐ ایک دور ودراز فضا
دشت مین پہونچے وہان ایک مقام پر کچہ شور سنائی دیا رسول خدا نے
جبرئیلؑ سے اوسکا باعث دریافت کیا جبرئیلؑ اوس مکان کے قریب
پہونچکر (جہان سی شور کی آواز آتی تہی) پیغمبرؐ سے کہا کہ اندر داخل ہونے کی
اجازت آواز دیکر صاحب خانہ سی طلب کرو۔ پیغمبرؐ نے اجازت چاہی اور
بعد حصول جنا پیغمبرؐ اوس مکان مین داخل ہوے دیکہا کہ ایک جماعت
فقرا یہان بیٹہی ہے۔ جنکی تعداد چالیس ہی کہ ننگے ہین۔ اور ایک لڑکا اونکی
خدمت مین مصروف ہے پیغمبرؐ نے ہر چند خواہش کی کچہ [illegible] مگر
اونمین سے کوئی ملتفت نہوا۔ یہانتک کہ بہنگ گہوٹنے کا وقت آیا اور بہنگ
طیار کی گئی۔ لیکن چونکہ وہ سب برہنہ تہے بہنگ چہاننے کیواسطے کوئی کپڑا

موجود نہ تہا۔ الغرض پیغمبر نے اپنا سفید عمامہ پیش کیا اوسمین بنگ چہانی گئی اور بنگ کے رنگ سی عمامہ کا رنگ کسیقدر سبز ہوگیا یہی وجہ ہے کہ بنی ہاشم کا لباس سبز مانا گیا ہی۔ اس خدمت سی وہ جماعت خوش ہوئی اور تجویز کیا گیا کہ اس خدائی جلودار کو تہوڑی سی بنگ دینا چاہیے کسلیئے کہ ہمیشہ یہ لوگ عقیدتمندانہ ہم لوگون کی دروازے پر آتے ہین۔ کچہ بنگ دیجے تاکہ اسرار الہی انکی آئینۂ دل مین ہویدا ہوجاے۔ المختصر قدرے بنگ پیغمبر کے حوالہ کی گئی۔ جس وقت سی کہ اوس بنگ کا ایک گہونٹ پیغمبر کے حلق سے نیچے اوترا ہی تمام اسرار ملکوتی وجبروتی سی ماہر ہوگئے اور جو کچہ اونسے مخلوق کو پہونچا ہی یہ سب اوسی جرعہ کی خوبی ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

یہ لوگ ہندوستان مین بہت سے ہین ان عقائد مین جو زیادہ تر مشہور ہین اونمین سی ایک گروہ کا نام مداریان ہے۔ جو شل سناسیان اود ہوت کے ہین۔ بال بڑہانا اونکو راکہہ سی رنگنا۔ تمام بدن کو راکہہ ملنا جسکو بہبوت بہی کہتے ہین۔ گردن اور کمر مین لوہی کی زنجیرین لپیٹنا اور سیاہ علم اور سیاہ عمامہ باندہنا وغیرہ انکا شیوہ ہی۔ نماز روزہ سی کچہ واسطہ نہین نہ اوسکی حال سی کچہ آگاہی۔ ہمیشہ آگ کی آگے بیٹہنا اور آگ کی پرستش کرنا۔ اور کثرت سی بنگ نوش کرنا یہ اونکا طریقہ ہی کیسی ہی

سردی ہو مگر اس گروہ کے کامل ہمیشہ خاکپوشی پر گذران کرتے ہین حتی کہ موسم سرما اور کابل و کشمیر کی سرزمین مگر انکی وہی خاکپوشی۔ مداریون کی بقبولہ ایک روایت بہی صرف اس گروہ کے خیالات ظاہر کرنیکو اس جگہ لکہنا لطف سے خالی نہو گا۔ اونکا عقیدہ ہی کہ جبکہ پیغمبر آخر الزمان صلعم معراج مین تشریف لیگئے خدا کا حکم پہونچا کہ بہشت و دوزخ کی سیر کرو۔ جبکہ وہ جنت پر پہونچے دیکہا کہ جنت کا دروازہ سوزن کے سوراخ سے بہی زیادہ تر تنگ پایا رضوان نے پیغمبر کو اندر آنیکا اشارہ کیا لیکن پیغمبر بوجہ تنگ ہونے در جنت کے قاصر رہے۔ اوسوقت جبرئیل امین نے کہا کہ کہو دم مدار پیغمبر خدا نے اوسپر عمل کیا فوراً در جنت سے گذر گئے اور بہشت مین داخل ہوے۔ اسیواسطے اس گروہ کا کلمہ یہی قرار پایا ہے ہمیشہ اسکا ورد کہتے ہین اونکا خیال ہی کہ اس لفظ کا ادا کرنیوالا جنت مین راہ پائیگا ورنہ نہین۔ اور یہہ بہی کہتے ہین کہ۔

جبکہ بدیع الدین مدار ہند مین آئے دیکہا کہ ایک جوگی ہی اوسکو ہند کے بہت سے آدمی پوجتے ہین۔ اور کمال معتقد ہین۔ اور بہت سے اوسکے چیلے اوسکے گرد ہمیشہ جمع رہتے ہین۔ بس مدار موصوف نے اپنے قیام کیواسطے ایک مقام وہین قریب مین تجویز کرکے ٹہرنا پسند کیا۔ اور اپنی مریدہ پایلی کو کہ نام اوسکا جمن تہا کچہ پاچک صحرائی جمع کرلانے کے واسطے حکم

حکم فرمایا تاکہ آگ اور دہونی کا سامان کیا جاے حسب اتفاق
جمن مذکور اوسی طرف نکل گیا جہان وہ گرو اور چیلی بیٹھے تہے - جوگی
جمن کو وضع قطع سے مسلمان دریافت کرکے مار کر اور ٹکڑے کر کے
کہا گئے - جبکہ جمن کو گئی ہوی دیر گذری اور واپس آنیکی کوئی امید نہوی
اور دہونی وغیرہ مین دیر ہوتی تہی - تو مدار صاحب خود جمن کو تلاش
کرنے نکلے - اور اونہین جوگیونکے پاس جاکر جمن کو دریافت کیا - جوگیون نے
کہا کہ ہمنے اوسے نہین دیکہا پس مدار صاحب نے ایک آواز دی جس سے
سارا صحرا گونج گیا اور ہر عضو جمن مذکور کا سب جوگیون کے پیٹ مین سے
جوابدہ ہوا کہ دم مدار - مدار صاحب نے جوگیون سے کہا کہ مین اپنے جمن کو
تم سب کے پیٹ مین سے نکالون یا ایک کے جوگیون نے کہا کہ ایک کے
پیٹ سے نکالئے - پس بتوجہ مدار صاحب اعضاے جمن باطنًا سب کے
شکم سے نکلکر ایک کے پیٹ مین جمع ہوے اور اوسکے کسی قسم کے اثر کسی پر
نظاہر ہوے آخر اوس ایک جوگی کی ناک سے جمن نکل آیا جسکو اس امر کیواسطے
سب نے مخصوص کر دیا تہا - اور اوس جوگی کو کسی طرح کی تکلیف نہوی یہ حالت
دیکہکر وہ سب جوگی وہان سے بہاگ گئے مدار صاحب نے اپنی سکونت کیواسطے
وہ مقام پسند فرمایا اور وہین رہنے لگے - اور وہ مقام اس دم تک
مکن پور کے نام سے مشہور ہے - مکن پور مین ابتک مدار صاحب کے

مزار پر سال مین ایکدفعہ عرس ہوتا ہی مداریون سے جہانتک ممکن ہوتا ہی خواہ کہین ہون اوس روز میین پر مکن پور پہونچنے کی کوشش کرتے ہین اونکا عقیدہ ہی کہ اندہی لولے لنگڑے اپاہج وہان شفا پاتے ہین۔

کہتے ہین کہ جمن کے عہد خلافت مین زن بہرام چتیان نامی اپنی ہاتہہ مین ایک سمرن ڈالکر آئی تہی اور مدعی ہوئی تہی کہ اگر کوئی شخص میری ہاتہہ سی سمرن اوتاری اور غلبۂ شہوت سی بیتاب نہو تو کہا جا سکتا ہی وہ کامل ہے۔ چونکہ وہ عورت انتہا درجہ حسین تہی بہت سی ہندو و مسلمان فقرا ارادہ کرکے گئی لیکن سب فریفتۂ جمال بیمثال ہو ہو کر منفعل ہوی سب کی آخر جمن کی نوبت آئی جمن نے اپنی اعضای تناسل سی اوس تسبیح کو اوتار الیکن شہوت اوسپر غالب نہوئی۔ اور جمن اوس جلسہ فقرا مین سب سی زیادہ معزز مانا گیا اس گروہ کی اسیطرح سیکڑون خیالی داستانین ہین زیادہ لکہنا طول فضول ہی۔ اگرچہ یہ داستانین اور روایتین تواریخ کو بے وقعت اور غیر معتبر بناتی ہین لیکن ایسی جماعتون کی خیالات ظاہر کرنیکے واسطے اسکی سوا کوئی دوسرا بہی نہین ملتا ہی کیونکہ اونکی عقائد کی کتب تو موجود نہین ہین جنسے اونکی عقیدونکی کیفیت معلوم ہو۔ لاچار بنظر واقفیت طائفان فقرا ہند انکا اندراج ضروری سمجہا گیا۔

جلالیان

ہندوستان مین یہ ایک گروہ فقرا ہے جو اپنے آپکو مریدان سید جلال بخاری سے بتاتے ہین۔ چونکہ گروہ ماریان اپنے سنی ہونیکا مدعی ہی لہذا یہ جماعت بھی اپنے شیعہ ہونیکا اظہار کرتی ہی سب شیخین مین بدل مصروف ہی نہ نماز سے غرض نہ روزہ سے واسطہ نہ ریاضات و طاعات و شاغل صوفیہ سے سروکار۔ بھنگ نوشی پر مائل اور گلی کوچہ مین سائل نظر آتے ہین سانپ اور بچھو اور دیگر اقسام کے زہریلے جانورون کو بصد شوق کہاتے ہین بلکہ اس فعل مین بڑی مہارت پہونچاتے ہین جہان کہین اس گروہ کے فقرا کو سانپ نظر آتا ہی فوراً بغیر سر و پا برید او سکو چبا جاتے ہین اور کہتے ہین کہ ماہی حضرت مرتضیٰ علی کی ہی اور بچھو کو حضرت علیؓ کا جہینگا تصور کرتے ہین یہ لوگ برہنہ بدن خاک ملے ہوے لیکن بالون کو زیادہ بڑہا کر جٹائین نہین بناتے ہین چار ضرب لگانا اور ملکون ملکون پہرنا انکا طریقہ ہی۔ بعض اگر کچھ پاتے ہین واپسی کیوقت پیر کی خدمت مین تحفہ لیجاتے ہین۔ مرید ہوتے وقت جو کچھ انکے پاس مال متاع ہوتا ہی سب پیر کی نذر کرتے ہین پیر و پیشوا اونکو ایک کلاہ فقر عنایت کرتے ہین جسکو مرید لوگ کلاہ تہری بہی کہی بڑ تکبہ سمجھتے ہین پیر کے دربار سے ایک شجرہ (یعنی اسماے بزرگان مشرب کا

سلسلہ) مرحمت ہوتا ہی جسکو تعویذ بنا کر گلے مین ڈالتے ہین۔ انکا عقیدہ ہی کہ جبکہ روح قبض کرنیکو واسطے عزرائیل (کہ جو ایک فرشتہ ہی اور بارگاہ باری تعالی اسے قبض ارواح کی خدمت اوسکی متعلق ہی) آئیگا تو یہ ٹوپی خود بخود منہ پر آجائیگی تاکہ عزرائیل کی صورت (نہایت کریہ منظر ہی) نظر نہ آئے۔ صاحب دبستان لکھتا ہی کہ انکا مرشد ہر روز تیار اما دہ ہی جس مرید کی دختر خوبرو کا آوازہ اوسکے گوش زد ہوتا ہی وہ پیر و مرشد کی خدمت مین حاضر ہو جاتی ہے۔ بلکہ خود اوسکے مکان مین رونق افروز ہوتے ہین۔ اور وہین عیش مناتی ہین کبھی اپنے مقام پر بلا لیتے ہین۔ اور نکاح وغیرہ سے بیخبر ہین۔ اگر کوئی دوسرا اعتراض کرتا ہی تو جواب دیتے ہین کہ ہمارا پیر خلیفہ برحق حضرت علی کرم اللہ وجہ کا ہے یہ فعل اوسکا بیجا نہین ہے۔ ملک سندہ مین سید جلال بخاری کا مقبرہ ہی اور اوسی نواح مین یہ لوگ بہت ہین۔

بینوا

ہندوستان مین ایک گروہ فقرا ہی جنکو بے قید اور بینوا کہتے ہین یہ لوگ تارک الدنیا ہین لیکن دریوزہ گری کرکے اوقات بسر کرتے ہین سوای کھانے پینے کی شئے کے کسی سے کوئی چیز لینا برا جانتے ہین۔ اور اسقدر

کہ جسقدر ضروری ہی راہ مین پڑی ہوی پارچون سی جمع کرکے بناتی ہین جس شخص سی کوی شئی لیتی ہین اوسکو گالیان دینا اور نفرت کا اظہار کرنا انکا شیوہ ہی۔ اکثر دیکہا گیا ہی کہ دشنام دیتی وقت لوگ انکو زدوکوب کرتی ہین انکا قول ہی کہ حق روح ہی اور جسد محمدؐ اور چار یار دوست ودو پا اور دم مدار۔ یعنی مدار حیات نفس اور روح پر ہے۔ اور تمام قسم کے مسکرات انکی استعمال مین رہتی ہین۔ اور وحدت الوجود پر ایمان رکہتی ہین۔ بعض انمین مرتاض بہی ہوتی ہین لیکن نہ ہندو ہین نہ مسلمان۔ انکا مرشد دراصل ایک مرتاض گدا شاہ این نامی گذرا ہی۔ یہ گروہ حیوانات کو ذبح کرنا برا فعل نہین جانتا ہے۔

کاکان

ایک دوسرا فرقہ فقرا کا کاکان کے نام سی مشہور ہی تجرد شعار اور وحدت الوجود کے معتقد تارک الدنیا لوگون کے رنگ ڈہنگ مین ہین۔ اس عقیدہ کی پیرون مین ایک بڑی کمال کی صفت دیکہی گئی ہی یعنی انمین یہ وصف ہی کہ جسکی طرف نظر بہر کے دیکہا فوراً وہ شخص انکی پیچہے ہولیا جسپر انکی نظر پڑتی ہی اوسکو تاب نہین رہتی۔ اس گروہ کا بڑا مرشد ایک شخص مسلمان ابراہیم کاکا [illegible] جہانگیر بادشاہ [illegible]

زمانہ مین گذرا ہی مشہور ہی کہ ابراہیم کاک جسکو چاہتا تہا اپنے پاس
بُلا لیتا تہا - اوسکو مرید بہی اس کمال سی متصف تہی - ہندو او مسلمان
ہر قسم کے لوگ اسکے مرید تہی ہندوون کو دعوت اسلام نہین پہونچاتا تہا
نہ مسلمان کی ستایش سی غرض تہی نہ ہندو کی بدی سی کام تہا - اوسکی
زبان پر ہمیشہ اوتارون او پیغمبرون کے نام جاری تہی - رام - اللہ -
خدا سب قسم کی لفظ اوسکی استعمال مین تہی - شب کو نہ خود بستر پر استراحت
کرتا نہ کسی مرید کو اجازت دیتا جب غلبۂ خواب سی مجبوری ہوتی دو دو
مرید باہم پشت سی تکیہ دیکر ایک دوسری کے سہارہ سی شب بسر کرتی تہی
ایک روز اپنی مریدون کو تعلیم دیتی وقت سمجہایا کہ ہم سی قبل بہت سی
مخلوق خدا گذر گئی ہی بہتر ہی جو ہم تم بہی اونکی موافقت کرین یہ کہکر
سب مرید اونکی ساتہ اپنی دستور کی موافق پشت سی پشت ملاکر سو گئی
علی الصباح ابراہیم کاک معہ بہت سی مریدونکی مردہ معلوم ہوی - اسکی حالات
مین لکہا ہی کہ ایک روز موذن کی آواز سنکر بولا کہ حق ہی - اوسیوقت
حاضرین مین سی کسیکی ریح خطا ہوئی ابراہیم کاک بولا کہ حق ہی اوسوقت
ایک طالب علم موجود تہا اوسنی کہا کہ ایسی کلمات کفر کے ہین انکا منہ سی
نکالنا اچہا نہین - کاک نذکو رجوابدہ ہوا کہ دونو آوازین تموج ہوا
سی پیدا ہوئین او تموج ہوا سی تئین حق ہی طالب علم نے کہا کہ

پہر اسمین بدبو ہونیکی کیا وجہ ہی- جواب دیا کہ ہماری تمہاری مصاحبت سے بدبو آنے لگی- طالب علم نے بات ٹال کر کہا کہ بنگ کی کثرت سے تمہارا دماغ بیکار ہوگیا ہی- بنگ پینا اچھا نہین بنگ انسان کو پلصراط سے گذرنے نہ دیگی- کاک نے جواب دیا کہ بنگ نوش بہت ہین ہم پلصراط سے اسطرف ایک شہر آباد کرلینگے اور اوسکا نام بنگی پور رکہین گے- ہمکو پلصراط سے گذرنیکی ضرورت نہوگی-

ایک دوسرا فرقہ نربخیان مشہور ہی اسکے پیشوا کا نام گوسائین ہرداس تہا- ہرداس قوم جاٹ کا ایک شخص مرتاض گذرا ہی جو موضع کانیرا مضافات سوا لکا ہرداس کی فقیری کا حال اسطرح لکہا ہی کہ یہ شخص اپنی قوم مین متمول اور خوش حال تہا شکار کا بہت شوق رکہتا تہا- شب و روز شکار کی خاطر کوہ و دشت مین خوار ہوتا رہتا تہا- ایک روز ایک ہرنی کو تیر مارا وہ ہرنی گابہن تہی- اور بچہ اوسکے شکم مین پورا تہا- تیر ایسا بیٹہا تہا کہ اوس بچہ پر بہی اثر کرگیا تہا- ہرداس یہ حال دیکہکر تیر و کمان توڑکر کپڑے پہاڑ کر فقیر ہوگیا کچہ روز دیوانہ وار پہرتا رہا ہر دم گریہ و زاری کا شغل تہا بارہ برس تک اس پشیمانی مین سرگردان رہا اس مدت کے بعد اسکے کچہ لوگ مرید ہوے آخر ایکہزار پچپن برس ہجری مین اسکا انتقال ہوگیا- یہ گروہ بت و بتخانہ یا مسجد و

مسجد و کعبہ کا پرستار نہین ہے۔ اور کوئی سمت قابل تعظیم نہین سمجھتے ہین
اور کسی چیز کو وسیلہ حق رسی نہین گردانتے ہین۔ نِرنجن کو
پوجتے ہین اور اوسی کو خدا جانتے ہین اسیواسطے اس گروہ کا نِرانجنی نام
پڑگیا ہے۔ دنیا کی کسی کام مین مبتلا نہین ہوتے ہین ترک و تجرید
انکا شعار ہے۔ بعض اسقدر تارک الدنیا ہین کہ پانی پینے کیواسطے
پیالہ وغیرہ بھی نہین رکھتے۔
دربارۂ آزار حیوانات نہایت محتاط ہین۔ سبز گھاس وغیرہ بھی نہین
تراشتے ہین اور کسی چیز کا جلانا اچھا نہین سمجھتے ہین یہانتک کہ طعام
بھی پکانا انکے نزدیک معیوب ہے ہندوون کے مکان پر جاتے ہین
جو غذا اجالی و جلالی سے پاک و صاف ہو اوسکو لیتے ہین مرنیوالے سے
نزع کے وقت دریافت کرتے ہین کہ جسم کو دریا مین یا زمین یا آگ مین
سونپا جاے جیسا وہ کہہ جاتا ہے ویسا عمل کرتے ہین۔

داود پنتھی

ایک شخص قوم کا نداف داود نامی گذرا ہے ملک مارواڑ کے
ایک بستی نراینہ نامی کا باشندہ تھا اکبر بادشاہ ہندوستان
کے زمانہ مین اسکا حال ظاہر ہوا اور ایک بڑی جماعت اوسکی

گرویدہ نظر آئی یہ شخص تارک الدنیا تہا کمال توجہ سے مریدون کو تعلیم دیتا تہا اسنے اپنے معتقدون کو گوشت سے منع کیا اور ترک حیوانات جلالی و جمالی کی تاکید کی۔ کسی حیوان کو ستانا اسکے عقیدہ کی رو سے بہت برا تہا۔ لیکن عورت اور مرد کی آمیزش کو اچہا جانتا تہا بلکہ اس فعل پر تاکید کرتا تہا۔ دنیاوی کاروبار کی اوبچہن سے کنارہ کشی کو منع کرتا تہا۔ دنیادار اور آزاد سب قسم کے لوگ اسکے پیرو تہے۔ اس عقیدہ کا کوئی شخص مرتا ہے تو اوسکے گروہ کے آدمی اوسکی لاش کو کسی جانور (مثل بیل۔ گائے۔ بہینس وغیرہ) کی پشت پر باندہکر جنگل اور بن میں چہوڑ دیتے ہین اور کہتے ہین کہ بہتر ہے جو اس تن مردہ سے دد و دام ہی سیر ہو جائین۔

اور ایک دوسرا گروہ فقرا ہے جو پیارا پنتہی کہلاتے ہین جنکا پیشوا ایک شخص بابا پیار نامی گذرا ہے۔ یہ لوگ دریوزہ گر ہین انکا قاعدہ ہے کہ مکان یا دوکان کے سامنے خاموش کہڑے ہو جاتے ہین منہ سے سوال نہین کرتے تہوڑی عرصہ تک سخی کی سخاوت کا انتظار کرتے ہین بعدہ چلے جاتے ہین۔ یہ لوگ مسلمانون سے کچہ احتراز نہین کرتے ہین بلکہ انکے گروہ کے بعض لوگ اپنے آپکو مسلمان بہی کہتے ہین۔ زیادہ عقائد اس گروہ کے معلوم نہین ہوے لیکن زمانہ

حال تک یہ لوگ ہندوستان کے آبادیون نظر آتے ہین۔

بشنوئی

بشنوئیون کا پیشوا ایک مرتاض گوسائین جانبا نامی گذرا ہی یہ لوگ اپنے گروہ کو جہان نما کہتے ہین اور انکی گروہ ہین ہندو اور مسلمان دونو گروہ کے لوگ شامل ہوتے ہین انکا عقیدہ ہے کہ دنیا مین بدترین افعال آزار رسانی حیوانات ہے۔ سوا اپنے ہم مذہب کی کسی ہندو یا مسلمان کے ساتھ ہم کاسگی نہین کرتے ہین طریقہ یہ ہے کہ پانچ وقت رو بقبلہ ہوکر مثل مسلمانون کے نماز ادا کرتے ہین۔ اور خدا اور فرشتون اور پیغمبر کے نام اسطرح ادا کرتے ہین (اللہ۔ میکائیل۔ عزرائیل۔ جبرائیل۔ محمد ائیل۔ وغیرہ) اور مردہ کی نعش کو زیر زمین دفن کرتے ہین حتی الامکان بد بات منہ سے نہین نکالتے ہین۔ بعض انمین کے دنیادار ہین اور بعض دریوزہ گر۔ دریوزہ گرون کا قاعدہ ہے کہ جو کچھ اونکو بہیک مانگنے مین ملتا ہے سب گرو کی خدمت مین حاضر کرتے ہین تاریخ ہفت تماشا مین فرقہ بشنوئی کا طریقہ اسطرح لکہا ہی کہ تمام ماہ مبارک رمضان مین روزہ رکھتے ہین اور نماز بموجب مطابعت امام ابو حنیفہ کی ادا کرتے ہین

مین شب بہر تلاوت قرآن شریف مین مصروف رہتی ہین اورونکو
فرقہ ہنود کے مذہبی رسم سوای روزہ کی ادا کرتے ہین محرم تعزیہ داری
انکا شغل ہی اور کالکا[1] کے سامنے ناچنے مین بہی تامل نہین کرتی ہین
متہرا و بندرابن مین مثل ہنود کی جاکر آرتی[2] سنتے ہین اور خود
بہی گاتے ہین۔

الغرض لشنوئی مسلمانون کی تقلید مین گوشت خوک سے اور ہندوونکے
تقلید مین گوشت گاو سے اجتناب کلی رکہتے ہین۔ انکے نام اکثر
ہندو اور مسلمانون کے مشابہ ہوتے ہین۔

فرقہ سورج مکہی

یہ فرقہ قدمای اہل ہند سے ہی۔ چونکہ آفتاب پرست ہین لہذا ہندی

---

[1] کالکا ایک عورت روحانی مانی گئی ہے جسکو مہا دیوی کا مظہر تصور کرتے ہین۔
[2] اصل مین کنہیا جی کی مدح کو کہتے ہین جنکو بشن کا اوتار تسلیم کرتے ہین اس
کہتا کا یہ قاعدہ ہے کہ وقت شب اپنی تمام معمولی ضروریات سے فارغ ہوکر بطور سبین کے
بہت سے لوگ ایک جگہ جمع ہوکر اوس نظم کو جو کنہیا جی کی مدح مین ہے زمزمہ کے ساتھ
گاتے ہین اور ایک تہال پیتل کی ہاتھ مین لیکر دوسرے ہاتھ کی اونگلیون سے اسطرح
بجاتے ہین کہ مثل خوش آواز باجہ کے معلوم ہوتا ہے۔

زبان مین انکو سورج بھی کہتے ہین - انکے دو فرقہ ہین -
ایک وہ ہین جو آفتاب کو جمیع ملائکہ بزرگ مین بزرگ تر فرشتہ تصور کرتے ہین - اور مقر ہین کہ آفتاب آتما اور بدہ یعنی نفس اور عقل رکہتا ہی - ضیاء عالم اور باقی تارون مین نور اوسیکا فیض ہی تکوین موجودات سفلی اوسی کی ذات سے ہی - اور پرپ دیو یعنی فرشتونکا سردار - اور ستارونکا بادشاہ اور حاکم افلاک ہی اور وہ مہا جوت یعنی بڑی روشنی والا سر اور ڈنڈوت اور نمشکار یعنی مستحق نیایش و سجود ہین - جب آفتاب طلوع ہوتا ہی پاکیزہ بدن اور لباس سے اوسکی مقابل کہڑی ہوکر کچھ عبادت کرتے ہین بعدہ ایک دعا پڑہتے ہین جسکو ہم ناظرین کو ملاحظہ کیواسطے بلفظہ درج کرتے ہین -
مہا جوت اوتم اودی نرسوا دوین اا رسود رشن درشت مہین مہا اوتار اوتم پرکاش بہ تہی سمرن مہاداتا کمت سنگ آتماوات سریر جوت سوا تما بدہ نات سرب جوت اتپ پرکاش پرم جوت او پاسک سرگ وا تا دیو سہا -
اسکا ترجمہ اسطرح ہی کہ ای بڑی روشنی اور بلند نور والی تیرا مشاہدہ ہماری واسطے بہت مفید ہی - تو وہ نور ہی کہ کوئی اعلیٰ اور روشن نور تیری نور سے زیادہ نہین ہی - پس بندگی اور ستایش تجکو سزاوار ہے -

کہ تو خلیفہ خداوند تعالیٰ ہی تیری بخشش سی ہم امیدوار ہین اور اپنی حاجتین تجھسے طلب کرتے ہین - جبکہ تیری تصویر ایسی نورانی ہی تو تیری پاکیزگی اور خوبی اور جلال کا حال نفس ناطقہ اور عقل بود کیا بیان کر سکتی ہی وہ نور جو تجھسے اوپر ہی تو اوسکا مظہر کا معلول ہی تو اوسکی تسبیح کی قابل ہی ہمارا دل ہی لذتون کی الفت چھوڑا دی اور دینی مدد کر - اور نورانیت مین ہمکو اپنی مانند بنا - اور اپنا قرب نصیب کر - ہمارا قلب ہر لحظہ لذتون کو چھوڑ کر تیری ہمسایگی اور حضوری کا مرتبہ پاوے - اور ہمنی صرف تیری رضامندی کی سبب دنیا کی جمیع لذتین ترک کردین تا کہ رضامندی مین ہم تیری مانند ہو جاوین اور تجھ تک پہونچین - اور تیری ساتھ رہین -

دوسرا گروہ انسے زیادہ تر معتقد آفتاب پرستی ہی پہلےسے بڑہکر آفتاب کا مرتبہ سمجھتے ہین - انکا عقیدہ ہی کہ عالم علوی اور سفلی دیعنی سورلوگ اور بہولوگ) مین جو کچھ ہی اوسکی تکوین حضرت نیر اعظم کی بدولت ہی جب ہم اوسکو دیکھتے ہین تو اپنی بینائی کو منور کرتے ہین - کہتے ہین کہ سن نگری یعنی مجردات کو ہم سنتے چلے آتے ہین آنکھہ سی نہین دیکھا ہی تو ذی عقل انسان چشم دید کی مقابلہ مین شنیدہ امور پر مطمئن نہین ہو سکتا ہی - اسی قسم کی دلائل پیدا کرکے آفتاب کو خدای ہستی تصور کرتے ہین - اور اوسکی

اوپر ستائش یعنی پرستش کرتے ہین -

المختصر وہ لوگ وہ جینود یا یعنی آزار حیوانات سے محترز ہین - اور
حتی الامکان ہر ودان کی کوشش کرتے ہین یعنی انسانون سے
بھلائی سے پیش آتے ہین - اور وہم تارک یعنی فسق و دروغ سے بچتے ہین ج
جو لوگ اس عقیدہ کو دنیا دار ہین وہ سوائے ایک بی بی کو دوسری عورت
کو نہیں پرہیز کرتے ہین - اور کئی قسم کی عبادتیں آفتاب کو نام کی بناتے
ہین - اونکو ہیان موت کہتے ہین فرقۂ اول کے علماء اور پنڈت
وغیرہ افلاک اور ستارون اور اونکی احکام وغیرہ قائل ہین اور علم بیدانگ
یعنی طب کو اچھا سمجھتے ہین - عقل اور فکر کی عزت کرتے ہین کہتے ہین
کہ آہرناسن گیان اور ساد و ہان کو درمیان ایک وسیلہ ہے یعنی فکر کو
معقول اور محسوس کو درمیان واسطہ تصور کرتے ہین کیونکہ تمامی صور
عالم محسوسات سے ہین - اور حقائق معقولات عقل و فکر پر واقع ہوتی ہے
اسی گروہ مین ایک طائفہ ہے جو تپشیا مین جد و جہد بہت کرتے ہین اور اس امر کو خیال
کہ ریاضت شاقہ اور عبادت بلیغہ انسان سے وہم کو دور کرتے ہین سخت سخت
ریاضتیں کرتے ہین - کوشش کرتے ہین کہ حالت خواب مین معلم ہوتا اور زخم وغیرہ کی
بدن مجروح ہونا وغیرہ یہ سب وہم ہے محنت کرینگی اس حکم کو اپنے دل سے دور کرتے
ہین جسکا نتیجہ اسطرح ظاہر ہوتا ہے کہ تن اونپر کوئی زخم کارگر ہوتا ہے نہ خواب مین
احتلام واقع ہوتا ہے یہانتک کہ بلند دیوار پر سے بذریعہ اور کسی سہارہ اسطرح

چڑھتے ہین جیسے کوئی ہموار زمین پر چل سکے - اور بارش کی آغاز اور انجام پر قادر ہوجاتی ہین - تسخیر قلوب مین پوری طاقت ہوتی ہے - اور اکثر مخفی امور کا افشا ایسے لوگونکی ذات سے ہوتا ہے - غیب کی بات بتاتی ہین خیر و شر اور حادثات زمانہ سے مطلع کرتے ہین جہانتک دیکھا گیا ہے انکے قلب بہت صاف اور منور پائے گئے ہین - اور جب کوئی سختی مخلوق پر آنیوالی ہوتی ہے تو چند فقرا باہم ملکر اوسکے دفعیہ کی کوشش کرتے ہین جسمین وہ اکثر کامیاب ہوتی ہین -

ایسے لوگون سے اکثر امور عجیبہ اور کمالات غریبہ ظہور مین آتی ہین - شب و روز انکھین بندکرکے دہیان گیان مین معروف رہتے ہین اور محسوسات مین مشغول نہین ہوتے - ایک دوسرا گروہ فقرا کا دیکھا گیا ہے کہ جو بن باسی کہلاے جاتی ہین انکا حال اسطرح ہے کہ آبادی سے متنفر ہوکر جنگلون اور پہاڑونمین بسر کرتی ہین ایک مقام پر نہین رہتے جنگلے درختون کے پہل انکی غذا ہوتی ہین - صحرا کی درندے جانور انکو کوئی آزار نہین پہونچاتی - بعض لوگ انمین سے اہل تعلق بہی ہوتے ہین اپنے اہل و عیال ہمراہ رکہتے ہین اونکی بہی وہی حالت ہوتی ہے - اگر کسی کی کوئی اولاد پیدا ہوئی یا کوئی دوسرا خوشی کا سبب ظاہر ہوا تو یہ لوگ کچھ خوشی کرنا نہین جانتے اور اسیطرح اگر کوئی مرجاے تو اوسکی عزاداری اور ماتم - یعنی غم و الم سے بہی سروکار نہین تناسل اور التذاذ طعام و اکل و شرب سے اوسیقدر حلال جانتے ہین جسقدر کہ ضرورت واقع ہو ضرورت سے زیادہ کو ہر حالت مین حرام تصور کرتے ہین اور جو لوگ زیادہ کے

طالب ہوتی ہین اونسے نفرت کرکے دور ہوجاتی ہین - اس عقیدہ کی پیرو ون مین ایک فقیر **آودت جوت** نامی بڑا نامی گذرا ہے -

کوہستان کلنگ (مضافات کشمیر) مین ایک گروہ فقرا قیام گزین ہے اونکو **سوروار** کہتے ہین - اسیطرح ایک دوسرا گروہ ہے جو کہ **نندوار** کے نام سے مشہور ہے ان ہر دو فرقہ کے عقائد بھی جداگانہ ہین - آخر الذکر آفتاب پرست ہے نہایت سادہ روئی کے ساتھ گذران کرتا ہے ایک دوسرا فرقہ ہے جسکا نام عوام مین **چندر بھگت** ہے اس گروہ کا طریقہ قمر پرستی ہے - یہ لوگ چاند کو نہایت مقرب فرشتہ تصور کرتے ہین کہتے ہین مستحق تعظیم و عبادت چندر ہے - کیونکہ تدبیر عالم سفلی اوسی سے متعلق ہے اسکی روشنی کی کمی بیشی کے حساب سے اوسکی تاثیرات کا پتہ ملتا ہے لیکن انکا یہی عقیدہ بھی ہے کہ قمر سے افضل نور آفتاب کا ہے قمر کو آفتاب سے روشنی حاصل ہوتی ہے - مگر آفتاب تک رسائی کے واسطے قمر کا توسط درکار ہے بغیر اسکے ممکن نہین - یہ لوگ چندر کی تصویرین بناتے ہین اور اوسکی پرستش کرتے ہین - اوسکو اپنا قبلہ جانتے ہین اور کسی حیوان کو آزار نہین پہونچاتے ہین - انہین مین سے ایک اور گروہ پیدا ہوگیا ہے کہ وہ بعض دوسرے ستارونکو بھی قابل پرستش جانتا ہے -

ایک گروہ فقرا ہے جو **اگن بھگت** کہلاتے ہین انکا شیوہ آتش پرستی ہے کہتے ہین کہ برترین ذات حق سبحانہ تعالی ہے لیکن یہ بھی برترین آتش ہے آفتاب ہی مراد لیتے ہین - اور اوسکو **اپرم اگن** کہتے ہین - انکا عقیدہ ہے کہ دوسرے تارے

اور سیارے آفتاب کی ہی روشنی سے فروغ پاتے ہین۔ **آتش فرودین** کو
(ہر سال شمس کا اول مہینہ اور ماہ شمس کا اول روز جو نام فرشتہ) ہی آفتاب کے
نور کا پرتو تصور کرتے ہین۔ لیکن آتش کی پرستش کرتے نہین انکا عقیدہ ہے کہ آتش کے
توسط سے آفتاب تک رسائی ممکن ہے۔

ایک دوسری جماعت فقرا ہے جو **پون بھگت** یعنی ہوا پرست کہلاتی جاتی ہے
اون لوگون کے عقائد کے موافق موجود حقیقی ہوا ہے اور نفس ناطقہ بھی ہوا ہی سے مراد ہے
اور ایک دوسرا فرقہ ہے جو **جل بھگت** کے نام سے مشہور ہے (یعنی آب پرستاران)
انکے قول کے مطابق موجود حقیقی **پانی** ہے اسیواسطے چشمون اور نہرون وغیرہ کی تعظیم کرتے ہین
اور ایک فرقہ ہے جو **پرتھوی بھگت** مشہور ہین (یعنی پرستاران خاک) یہ کہتے ہین کہ
موجود حقیقی خاک ہے۔ اور اوسکی تعظیم کرتے ہین۔ اور مٹی کو سجدہ کرتے ہین اپنے عقیدہ
اور طریقہ کے موافق خاک بندگی اور عبادت کرکے ملتجی ہوتے ہین۔

اسیطرح ایک دوسرا فرقہ ہے جو موالید ثلثہ (حیوانات۔ نباتات۔ جمادات)
کا پرستار ہے انکو **ترلوچا** کہتے ہین۔

اور ایک گروہ ہے جسکا عقیدہ یہ ہے کہ موالید ثلثہ مین سے جہان کہین جو کچھ اچھا
نظر آتا ہے اوسکی پرستش کرتے ہین یہ لوگ **عجائب پرست** مشہور ہین
انکے خیال کے موافق کوئی شے عالم مین بغیر انسان کامل موجودات سے نہین ہے۔
اسلئے فقط انسان کو ہی خدا جانتے ہین۔ انکے نزدیک انسان کسی حال مین نہین ہوتا

ایک دوسرا گروہ ہی جو اطراف **کاشیال** مضافات کشمیر مین پایا جاتا ہی
انکا شیوہ بت پرستی ہی۔ انکا طریقہ سب سے نرالا ہی اگر کوئی شخص انکی برادری مین سے
مرجای تو اوسکی صورت کا پتلا اسطرح بناتی ہین کہ نصف اوپر کا مردانہ اور نصف
نیچے کا زنانہ ہوتا ہی یہ پتلہ سنگ وغیرہ سی بنا کر رکہتی ہین اگر متوفی خانہ دار تہا
مگر کوئی اولاد نہ رکہتا تہا تو انمین دستور ہی اوسکی عورت کا بیاہ گہر کے کسی ستون
کے ساتہ کردیتی ہین اور جسقدر اعزا عزاداری کیواسطے آتی ہین وہ باری باری سے
متوفی کی عورت سی صحبت کرتی ہین تاکہ اولاد پیدا ہو بعد پیدا ہونی اولاد کی اوسکے
باپ کا ترکہ اوس اولاد کو ملتا ہی۔ یہ لوگ کشتن حیوانات کو جائز رکہتی ہین
ایسا ہی ایک دوسرا فرقہ کشمیر مین فقرا کا دیکہا گیا ہی کہ چند برادر حقیقی ملکر
ایک عورت کرلیتی ہین اور اپنا کام نکالتی ہین اور اکثر دیکہا گیا ہی کہ مکان مع
زمین و بچہ و عورت وغیرہ سب فروخت کردیتی ہین۔ اکثر عورات کو گروی کرتی
ہین پہلے اکثر ہین اکثر زمانہ حال مین مسلمان بہی ہوگئی ہین لیکن یہ طریقہ نہین
چہوڑتے ہین۔ یہ بہی جانور ذبح کرتے ہین
اور ایک دوسرا فرقہ ہی جو دہیڑ کہلاتا ہی۔ یہ لوگ سوای انسان کی باقی
تمام حیوان کہاتی ہین۔ تمام مین نیچ قوم کے لوگ ہین۔ آفتاب کو سجدہ کرتی ہین
انکا قول ہی کہ ہمارا فرقہ تمام فرقون سی افضلتر ہی یہی فرقہ ہندوستان مین
حلال خور اور خاکروب مشہور ہی (دہید یعنی ڈہیڈ)

عقائد فرا تبتیان

دراصل یہ لوگ ساکنان کوہستان ملک تبت سے ہین بلکہ اوس ملک کی زیادہ تر
آبادی انہین لوگونکی ہے۔ یہ لوگ خدا کو مجرد اور بسیط اور توانا جانتے ہین اور
اوسکا وہی اقنوم ثلثہ جانتے ہین جو کہ مقبولہ ہنود مین یعنی برہما بشن مہیش۔
روح کو قدیم تصور کرتے ہین کہتے ہین کہ ارواح کا اصل مسکن عالم علوی ہے لیکن
عالم سفلی مین بہیجی گئی ہین۔ جب تک روح اپنی حالت اور خدا کو شناخت نکریگی
عالم علوی مین جانے نہ پائیگی۔ اسی عالم خاکی مین پڑی رہیگی ان لفظون کا منشا
مسئلہ تناسخ کی تسلیم کرنے کو ظاہر کرتا ہے انکے خیال کے موافق نفس ناطقہ جب بدن سے
جدا ہوتا ہے تو عالم علوی مین جاتا ہے اور آسمانون سے گذر کر سب سے اوپر پہونچتا ہے۔ وہان
ایک بڑا دریا ہے اوس دریا مین ایک پہاڑ ہے حق تعالی اوس پہاڑ پر بیٹھا ہے۔ اگر
وہ روح کسی نیکوکار کی ہے تو خداوند تعالی اوس روح کو نہایت خوبصورت شکل
مین نظر آتا ہے اور اوسکو اس مشاہدہ سے عجیب و غریب ایسی لذت حاصل ہوتی ہے کہ
زبان اوسکو بیان کرنیسے قاصر ہے۔ اور ابد الاباد تک اوس مشاہدہ سے وہ روح محظوظ
اور بہرہ مند رہتی ہے۔ اور وہ روح کسی بدکار کی ہے تو حق تعالی اوسکو نہایت
خوفناک اور کریہ صورت مین نظر آتا ہے چنانچہ وہ روح اوسکی ہیبت سے اپنے آپ کو
فلک الافلاک سے نیچے گراتی ہے۔ اور اسی عالم خاکی مین گرفتار رہتی ہے۔ ان

لوگون مین ایک بڑا مرتاض گذرا ہے جسکے اکثر حکایات زبان زد ہین۔ اوسکا نام پستہ مشہور ہے منجملہ اون حکایات کی ایک یہ ہے کہ ایک مرتبہ پستہ کسی پتھر پر کودا تہا جس سے اوسکی قدم کا نشان پتھر پر جم گیا۔ اوس مقام پر اسوقت تک اوسکی تعظیم کرتے ہین۔ اور وہ مقام متبرک مانا جاتا ہے۔ اسیطرح اور بہی بہت سی روایات اوسکی خوارق عادات کی مروی ہین۔ لکہا ہے کہ جبکہ وہ شخص قریب المرگ ہوا بہت چیلون کو اپنے پاس اس غرض سے بلایا کہ اپنا جانشین کسیکو کرے۔ اونمین سے ایک شخص کو مخاطب کرکے کہا کہ مین تیری گہر آونگا اور اپنا تمام مال واسباب اوسکی حوالہ کیا۔ اسکے بعد مر گیا پس ماندون نے اوسکو حسب دستور دفن کر دیا۔ اسکے بعد اوس شخص کی عورت سے ایک پسر پیدا ہوا جسکو اوسنے وصیت کی تہی۔ وہ لڑکا ایکسال کا اندر رونے لگا اور شاہدان وصیت متوفی کو فراہم کرکے تمام اشیاء اپنے نام بنام بتا کر اوس سے لیکر دوبارہ اوسکی تفویض مین دین اور پہر اوس زمانہ تک جب تک کہ تمام اطفال گفتگو کرتے ہین) کچھ نہ بولا۔ جبکہ سن بلوغ کو پہونچا درویشی اختیار کی۔ کہتے ہین کہ زمانہ حال تک اوس قوم مین یہ سلسلہ جاری ہے اور سمجھتے ہین کہ یہ کامل ہمیشہ ان لوگون کو تعلیم کرنیکو واسطے آتے ہین جنمین نقص باقی ہے۔

انکی بت جداگانہ شرق رویہ ہوتی ہین جسطرح دیگر اقوام اپنے عبادتخانون کو جداگانہ نام کہتے ہین مثلاً ہنود کا مندر یہود کا کلیسا۔ نصاریٰ کا گرجا۔ مسلمانون کا مسجد پارسیون کا آتشکدہ۔ وغیرہ وغیرہ ہوتی ہین یہ لوگ اپنے معبد کو چھتری کہتے ہین

اور اونکی بہت تعظیم کرتے ہین۔ انکی قوم مین ابتک یہ سلسلہ جاری ہی کہ جس شخص کے دو پسر ہون ایک دنیادار بنایا جاتا ہی۔ اور دوسرا لاگا فقیر۔ کیونکہ انکی خیال کی بموافق انکی زندگی دو قسم پر ہی۔ ایک دنیاوی دوسری مذہبی۔ لہذا ایک بیٹے کو دنیادار بناتے ہین اور دوسرے کو دین کی خدمت کی متعلق بنایا جاتا ہی جبکہ والدین ضعیف ہو جاتی ہین تو اونکی خدمت دنیادار پسر کی متعلق ہوتی ہی اور والدین کی وفات کی بعد اونکی یادرے اور درویش پسر سے ہوتی ہی۔ اس طریقہ کی پابندی مین ادنی اعلی امیر غریب راجہ اور پرجا سب گرفتار ہین اور انکا سب سے بڑا معبد بار سپا ٹک نام کا ہی جو شخص اسکی زیارت کر آتے ہین وہ لامہ یعنی مرشد اعظم کہلاے جاتے ہین لیکن اس عقیدہ کی زیارت کیواسطے جو امور مقرر ہین وہ سب پورے ہون تب زیارت کا مستحق ہی (لامہ یعنی حاجی) جسقدر لامہ ہوتے ہین اونکو حیوانات کا گوشت اور عورت کی قربت بالکل ترک کرنی ہوتی ہی۔ اور کوئی دنیاوی کام کرنے کی اونکو اجازت نہین ہوتی ہی اور بڑے بڑے بال بٹکر جٹائین بناتے ہین۔ اور انسان کی کھوپڑی کی ہڈی مین خورد نوش کرتے ہین۔ اور انسانکی انگلیونکی پوروونکی ہڈیونکو جمع کرکے تسبیح کے دانے بناتے ہین۔ نلی کی ہڈی اونکو بانسری یا نفیری بنانیکے واسطے بہت کافی ہوتی ہی۔ کہتے ہین کہ ہم مردہ ہین ہمکو زندونکے اسباب سے تعلق نہین ہم مردونسے تعلق رکھتے ہین اکثر یہ لوگ سحر و شعبدہ اور افسون وغیرہ مین ذی کمال ہوتے ہین۔ طبابت جراحی بھی انکا خاص پیشہ ہی یہ لوگ اکل و قتل حیوان سے مجتنب رہتے ہین اور دوسرے مذہب کی انسان کی ہاتھ کا کھانا کہانیسے محترز نہین سمجھتے ہین

ہر شخص کی ہاتہہ کا پکا کہانا کہاتی ہین - اونکو پاس اونکی مذہب کا مکتوبی مجموعہ اونکی ساری تحریر مین ہی -

گائے کی پرستش

جہانتک زمانہ قدیم کی تواریخ پر نظر کیجاتی ہی تو یہی بات پایۂ ثبوت کو پہونچتی ہی کہ دنیا مین پرستش کیواسطی جس سرزمین مین سب سے پہلی حیوانات مخصوص کئی گئی وہ ملک مصر ہی تواریخ مصر مین لکہا ہی کہ سب سے پہلے مزرایم دقبصریح بن حام بن نوح علیہ السلام نے دیوتاؤن کی پرستش کا طریقہ تعلیم کیا -

اس مزرایم کا زمانہ اوس زمانہ کی ابتدا تصور کرنا چاہئے جسکو اہل تواریخ زمانہ تبدیل زبان کہتے ہین جسکو ہم بہت صراحت کے ساتہ **التثلیث** یعنی اس جلد کے پہلے حصہ مین لکہہ چکی ہین اور پہر بہی بسبیل تذکرہ مجملاً اس جگہ بیان کرتی ہین - یعنی طوفان نوح کی تہوڑی مدت بعد نوح کی اولاد نے **بابل** کے ملک مین یہ ارادہ کیا کہ ایک ایسا بڑا برج بنایا جاے جسکی بلندی تمام روی زمین کی پہاڑون سی بلند ہوتا کہ اگر پہر کبہی طوفان آئے تو مخلوق اوسپر چڑہ جاے اور غرق ہونیسے بچے - چنانچہ اس ارادہ کی آغاز کیواسطے بڑی بڑی پتہر دور دور از سی لاکر فراہم کئی اور اوس خام خیالی کی پختگی کے ساتہ بنیاد جاے گی - اور کچہ اوسکی تعمیر ہوی - لیکن خدائے تعالی کو اونکی اس ارادہ کی تکمیل منظور نہ تہی بلکہ اس پیرایہ مین ایک بڑا اور ضرحمدی دوسرے

امر کا ظہور منظور تہا جسکا اسطرح آغاز ہوا۔ اس وقت تک دنیا کی بہت تہوڑی
زمین آباد تہی اور زیادہ آدمی ایک ہی جگہ پر مجموعہ کے طور پر مقیم تہے۔
توریت میں لکہا ہی کہ خدای تعالی نے اون سب کو خیال متفرق کر دئے اور اونکو
مزاجوں میں وحشت بہر دی چنانچہ سب خودرای ہوکر ہر چہار طرف ربع مسکون میں
چلے گئی۔ اور وہ برج ناتمام یونہی رہ گیا زمانہ حال تک بابل کی ویران زمین
میں اوس برج کا نشان باقی ہی جسکو سیاحان عراق وعجم نی اپنی اپنی سیاحت ناموں میں لکہا ہی
الغرض اوسیوقت مزایم مذکور اپنے قبیلہ کو ساتہ لیکر سرزمین مصر میں آیا اور اس
غیر آباد جگہ کو آباد کرکے اپنے نام سے مشہور کیا۔ یہ واقعہ طوفان نوح کے تین سو
برس بعد کا ہی۔ کہ مصر میں اسقدر آبادی ہوگئی تہی کہ ایک حاکم فرمانروا کی
ضرورت پیش آئی لہذا وہی مزایم اونکا بادشاہ قرار پایا۔ اونے جو کچہ سکہایا
اور بتایا وہاں کی مخلوق اوسپر کاربند ہوئی۔

تواریخ مصر میں لکہا ہی کہ مزایم سے علاوہ دیگر امور کے دیوتاؤں[1] کی پرستش
اور قربانی کی رسمیں بہی سکہائیں لیکن اس امر کا کہیں پتہ نہیں ملتا کہ کتنے
دیوتاؤں کی پرستش کا حکم کیا۔ تاہم پرستش کیواسطے کوئی ظاہری صورت وغیرہ

[1] سریانی اور عبرانی زبان کی توریت میں ایلی الفرد الوہیم تمام پر وہی ہے جسکے معنی حقیقت (ذہن کی یا قدرت قوت) کے ہیں لیکن چونکہ یونانی وغیرہ صورتوں میں بدلا ابتدا میں تواریخ مصر اور توریت وغیرہ کا ترجمہ کیا ہے اور وہ لوگ بت پرست او دیوتا پرست تہے ہر ایک قوت اونکی خیال میں دیوتا کی صورت [illegible] لہذا اوسکا ترجمہ دیوتا کیا گیا۔ دیوتا کے معنی ہیں دیو کی مانند۔ [illegible]
(تا بمعنی مانند)

اونکی پرستشگاہون مین نہ تہی۔ المختصر پرستش کے خیالات نے ملک مصر کی مخلوق کے دلین زیادہ تر گہر بنایا۔ اسکی تہوڑی وجہ کے بعد بت پرستی کا سلسلہ ملک عجم سے جاری ہوکر یہان ہی پہونچا (جیساکہ ہمنے اس کتاب کے پہلے حصہ التثلیث مین لکہا ہی) جس سے یہ لوگ بت پرستی کی طرف خشیت سے مائل ہوے۔ اور صدہا قسم کی اشکال بت پرستی کو واسطے مقرر کرلی گئین۔ یہ بت انسانون کی شکل کے تہے۔

طبقات الامم مین لکہا ہی کہ عیسیٰ سے تخمیناً دو ہزار برس قبل مصر مین **شاہان شبان** کی حکومت جاری تہی۔ انکا آخری بادشاہ (جوکہ دراصل شہزادی تہی اور اوسکا نام **زلفا** نام تہا) نہایت بد اقبال گذرا اوسکے عہد مین سلطنت کا کاروبار ابتر ہوگیا اور قوم **عمالقہ** (جوکہ عرب کی قومون سے ایک قوم تہی) مصر پر خروج کر آئی اور نیچی کی مصر پر قابض ہوگئی اوس قوم عمالقہ مین تخمیناً عیسےٰ سے اٹہارہ سو برس قبل ایک شخص **ولید بن دوقع** چرواہا گذرا ہی جو گائین چرایا کرتا تہا اور اپنی جہالت کے سبب (اس خیال سے کہ گائین دودہ دیتی ہین جس سے اونکی اور اونکے بچونکی پرورش ہوتی ہی) گائے کی نہایت تعظیم اور خبرگیری کیا کرتا تہا اور اونکو نہایت الفت اور محبت سے کہتا تہا انقلاب زمانہ سے اوسکو مصر کی قوم مین سرداری اور سرداری سے حکومت

مل گئی اور کئی پشت اوسکی نسل مین سلطنت رہی۔ اس ولید کے زمانۂ حکومت مین چونکہ یہ خود گاؤن سے الفت رکھتا تہا لہذا اسکے درباری خوشامد اور حضور رسی کی غرض سے اور بہی زیادہ اس فعل کو کرتے تہے۔ یہ بادشاہ ایسا اس طرف متوجہ تہا کہ بادشاہ ہونے کے بعد بہی اسنے اس کام کو ترک نہین کیا اور حالت حکومت مین اکثر صحرا مین خود جاکر بطور قدیم اپنی گائین خود چراتا تہا۔ چنانچہ ایک روز گائین چرا رہا تہا کہ ایک شیر صحرا مین اسپر حملہ آور ہوا اور اسکو ہلاک کر ڈالا۔ اسکے بعد اسکی دلداہی اوس الفت اور محنت کو جو گایون کے ساتہ تہی عمل مین لاتی رہی۔ عوام اونکی خوشامد وغیرہ کی سبب سے زیادہ تر اس کام مین مصروف رہے رفتہ رفتہ یہی الفت اور خبرگیری انسانون کی پشتینی عادی ہونیکے سبب پرستش کو پہونچ گئی۔

کتاب صاعد اس امر پر مخبر ہی کہ یہ **ولید نسل سام بن نوح** جسکو ہنود چاند تصور کرتے ہین لہذا اوسکی نسل چندبنسی کہلاتی ہی ولید مذکور۔ اوس بادشاہ کا باپ ہی جسکا نام **ریان** تہا اور یہ ریان حضرت یوسف علیہ السلام پیغمبر خدا کا معاصر گذرا ہی۔

الغرض رعایای مصر مین سوا امرا کے جبکہ بادشاہ کو اسطرف متوجہ دیکہا تو خود بہی حضوری کے لحاظ سے گاؤن کی پرورش کرنے مین مصروف ہوئی

اور غریبان امیرون کی خوشامد مین اونکی گایون کو الفت سے دیکھتے تھے کیونکہ اونسے دنیاوی اغراض متعلق تھین۔ اسیطرح جب کئی نسلین گذر گئین تو عام پرستش اور تعظیم اور محبت ہونے لگی۔

جبکہ آریا گروہ جسکی مفصل کیفیت ہمنے اس کتاب کے پہلے حصہ یعنی الثلث میں بیان کی ہے) ملک پنجاب مین مقیم تھا اوسوقت مین بہت سے ممالک اور آبادیون سے مختلف گروہ انسانون کے اپنے اپنے ملکون سے نکلکر اسمین آملے ان نئے آئے ہوونکے میل جول سے آریا گروہ مین یہ تعظیم جاری ہوی۔ پہلے ہی آریہ لوگ گائے کو پالتے تو ضرور تھے لیکن صرف اسی خیال سے اونکی پرورش تھی کہ گایون کے ذریعہ سے اونکا قوت حاصل ہوتا تھا یعنی اونسے بیل پیدا ہوتے تھے اور وہ دودہ دیتی تھین جنسے قوت اور کاشتکاری کا کام چلتا تھا۔ گائے کی پرستش کسیقدر مصر اور تمام دکمال ہندوستان کے ساتھ مخصوص ہوکر محدود ہو گئی۔ اب دنیا مین سوای ہندوستان یا بعض جزائر متعلقہ ہند و دیگر ممالک سرحدی ہندوستان کے اور کسی جگہ گائے کی عزت نہین ہے۔ المختصر اسی بنا پر اسکے تہوڑے عرصہ کے بعد مصریون مین بیل کی پرستش بہی جاری ہوی کیونکہ خیال کیا گیا کہ گائے کی عزت اسوجہ سے کی گئی کہ اونسے بچھڑے اور دودہ حاصل ہوتا ہے۔ تو بیل کی عزت نکرنے کی کیا وجہ؟ حالانکہ گائے کی عزت کا باعث یہی بیل ہے اگر بیل نہوتا تو گائے

کچہ حاصل نہین ہوسکتا تہا پس بیل باعث اول ہی لہذا بیل ہی قابل پرستش مانا گیا اور بیل کی پرستش اسقدر فروغ پذیر ہوئی کہ گائے کی پرستش مصر سے چہوٹ گئی۔ اور صرف بیل ہی بیل رہ گیا۔ چنانچہ ملک مصر کے نیچے کے حصہ مین ایک شہر **ہلیوپولس** مین جوکہ ایک بڑا صوبہ تہا تاریخ سے **بیل** کی پرستش کی خبر ملتی ہی۔

تاریخ مصر کا مصنف لکہتا ہی کہ جبکہ **کمبیس** (یعنی کیکاؤس بادشاہ فارس یعنی عجم) جبکہ اپنی ایک مہم سے ناکامیاب لوٹا اور جسنے افریقہ ایک خطہ زمین اپنی لی تہی) تو واپسی کیوقت شہر ہلیوپولس مین ہوکر گذرا۔ یہان اوس روز بیل کی پرستش کا دن تہا جسکے سبب سے تمام شہر مین مثل عید کے تمام شہر مین دہوم ہو رہی تہی اور ہر شخص خوشی مین مصروف تہا۔ کمبیس کو یہ یقین گذرا کہ شاید یہ لوگ میری ناکامی کی واپسی پر خوشی منا رہی ہین۔ اس خیال سے اوسکی آتش غضب نے اوس شہر اور باشندگان کو ایسا برباد کیا کہ مدت مدید تک اس شہر سے رونق مفقود ہو گئی۔ انہی مصریون کے میل جول سے بنی اسرائیل مین پرستش کی بنیاد جمی۔ اور بنی اسرائیل مین اس پرستش کی بہت ترقی ہو گئی چنانچہ شاہ **یاربعام** جوکہ بنی اسرائیل کا ایک بہت بڑا بادشاہ گذرا ہی اپنی ممالک کی حدود پر بے انتہا پتہر کے بچہڑی بناکر کہڑی کئی۔ اور گوسالہ **سامری** ہی بنی اسرائیل کی ایجاد تہی جسکو

مصریون سی تعلق تہا۔

اسکے بعد مصر مین اور بہی بہت سی جانورونکی پرستش ہونی لگی جیسیکہ لک لک۔ سانڈ۔ بیل۔ گینڈا۔ بلی۔ کتا۔ بہیڑیے۔ باز۔ وغیرہ وغیرہ سب پرستش کیواسطے مخصوص تہی اور ہر گروہ اپنی پرستش کیواسطے ایک جانور مخصوص کرتا تہا۔ آخر چند عرصہ مین یہ نوبت پہونچی کہ ایک گروہ کا مقبولہ جانور دوسری گروہ کے سامنی بے عزت اور قابل نفرین متصور ہوا۔ اور یہ نفرت باہم جدال اور قتال کا باعث ہوتی تہی۔

جانورونکی پرستش کی وجہ یہ بیان کیجاتی ہی کہ ایک وقت مین مصریونکو ایسا خیال پیدا ہوگیا کہ دیوتا لوگ اطراف عالم سی انسانون کی سرکشی کے سبب ملک مصر مین بہاگ آئی ہین اور مختلف صورتون مین اپنی آپکو چہپالیا ہے۔ دوسری یہ کہ مذکورہ بالا جانورون سی مختلف کاروبار مین مدد ملتی تہی اور وہ مدد اونکو دنیاوی کاروبار مین مثل کشت بکار سی دودہ وغیرہ کی بیل اور بہیڑ سی فائدہ پہونچتی تہی۔ مگر مچہ کی طرف ایسا خیال تہا کہ یہ دریائی مخلوق کا بادشاہ ہی اور وحشی عربون کے حملون کو روکتا ہی۔ لک لک اور ... ایسی سانپون کو روکتا ہی۔

تاریخ مصر کا مصنف لکہتا ہی کہ اسمین شک نہین جو لک لک جانور ملک مصر مین نہوتا تو مصریون کو بڑی مشکل پیش آتی کیونکہ ایسی سانپونکی وہان

بڑی کثرت تھی۔

اسیطرح بن بلاؤ اور لومڑی وغیرہ بھی قابل پرستش سمجھی جاتی تھے۔

قربانی کی رسم

قربانی کی رسم دنیا مین سب سے پہلے آدم علیہ السلام سے جاری ہوئی ہے جنکو مجوسی۔ پارسی۔ اقوام (از زند پاژند) کلشاہ کہتے ہین ابتدا مین اس بزرگ فعل کے فاعل وہی ایک متبرک ذات ابوالبشر[1] کی مانی گئی اونکی بہت ابتدائی زمانہ کی مثال ہابیل اور قابیل کا واقعہ ہے اوس زمانہ مین دستور تھا کہ سچ اور جھوٹ کی تمیز کے واسطے مدعی اور مدعا علیہ دونو اپنے اپنے دعوون کے ساتھ ایک ایک جانور ذبح کرکے ایک معینہ پہاڑ پر بہ نیت کرکے رکھتے ہے کہ خداوند تعالی ہم دونو مین جو شخص راستی پر ہو اوسکی قربانی قبول فرمائی جاوے۔ چنانچہ جسطرف راستی کی بنیاد ہوتی اوسکی قربانی کو ایک شعلہ نور آسمان سے اوترکر چشم زدن مین سوختہ کر جاتا تھا۔ پھر اوس معاملہ کا مذکورہ بالا بنیاد پر فیصلہ ہو جاتا تھا۔ یہ واقعہ آدم کی ہبوط سے بہت قریب کا ہے اور اس سے بھی قبل کا واقعہ جس سے قربانی کا

---

[1] اس بزرگ کو صاحب زند اوستا نے حیوانات کی مباحثہ مین جلمیس تلمیس کے نام سے بیان کیا ہے وہ فقط اس واقعہ کو تسلیم کرتا ہے اور کلشاہ کو اصحاب مذکورہ کا باپ کہتا ہے۔ یعنی جنکو اہل اسلام آدم صفی اللہ کہتے ہیں۔ صفحہ ۲۲

ہونا پایا جاتا ہی دیکہا گیا ہی ایک کتاب مین یون ہی لکہا ہی کہ آدمؑ
نے حواؑ کے ملنے کے وقت اور پہلی اولاد ہونیکے وقت خدا کی شکریہ مین
حیوان کی قربانی فرمائی ہی بعد آدمؑ کے بہی ہمیشہ اس نیک فال فعل کا
عملدرآمد وقتاً فوقتاً ہوتا رہا ہے۔

بعد طوفان نوحؑ اس متبرک فعل کا آغاز نوحؑ کی ذات سے ہوا بعض کتب
مین لکہا ہی کہ بعد ختم ہونے طوفان کے جب کشتی کو قرار ہوا اور نوحؑ
(معہ اس تمام مخلوق باقیماندہ کے جو کشتی مین رہ گئی تہی اور ڈوبنے سے
امن پا چکی تہی) زمین پر مقیم ہوئی تو آپ نے راہ خدا مین قربانی کی اور
سجدہ شکر ادا کیا۔

اسکے بعد مصر کی تواریخ سے ثابت ہوتا ہی کہ ملک مصر مین مصرایم بن
حام بن نوحؑ آباد کنندہ مصر نے اپنے قبیلہ کے لوگون مین قربانی سکہائی
اور یہ سب قربانیان اوسوقت تک حیوان کی ہوتی تہین۔ چنانچہ اس
کام مین مصری لوگون نے بہت غلو حاصل کیا۔ اور بے تعداد دیوتاؤن کے
نام سے بیشمار حیوان قربانیون مین ذبح کئے جاتے تہی۔ ابتدا مین چاہے
قربانیون کا منشا کچہ ہی کیون نہو لیکن آخرکار مصر مین قربانیون کا کرنا
اس بنا پر ہوگیا کہ وہ سب آفات ارضی وسماوی کا کفارہ ہو جاوین
چنانچہ قربانی کے سر پر ہاتہ رکہکر اوسکو لعنت وملامت کرتے اور دیوتا

آرزو کرتے کہ اس ملک پر جو بلائین آنیوالی ہین وہ اس قربانی پر پڑین سدوم والے اپنے ابتدای زمانہ سی ہمیشہ دو فعلونکی ساتھ اہل تواریخ مین مختص رہے ہین۔ ایک بت پرستی دوسرا قربانی۔

یونان کے باشندہ ایسے سمجھے جاتے تھے کہ گویا دنیا مین انکو جو کام متعلق ہوا ہی وہ صرف ایک قربانی ہی قربانی ہے۔ انکی قربانیون کی کوئی حد نہ تھی۔

تمام باقی اقوام یورپ مسیح علیہ السلام کی زمانہ تک اور بعض مسیح سی بہی بہت بعد تک بت پرستی اور قربانی برابر کرتے رہی ہین بلکہ یورپ کی بعض جاہل قومین مثل قوم سکسن اور باشندگان انگلینڈ و گاتہہ وغیرہ تو انسان کی قربانی تک کرنے کے عادی تہی دار نزاب قدیم انگلینڈ تواریخ خطا سی معلوم ہوتا ہی کہ چینی اقوام بہی اس بہارک فعل سی محروم نہ تہین بودہ مذہب کے رواج سی قبل بکثرت قربانیان انکی اون خداؤنکے نام پہ ہوتی تہین جنکو وہ دنیا کا مالک جانتے تہے (چین کی تواریخ مین لکھا ہی کہ چین کے باشندہ آسمان زمین دریا۔ چشمہ ہوا ابر۔ پہاڑ۔ صحرا۔ باغ وغیرہ وغیرہ سبکے جداگانہ خدا تسلیم کرتے ہین اور ان سب خداؤنکو ایک بڑی خدا کی ماتحت جانتے ہین) اسکا مفصل حال گائی کی قربانی کے مضمون مین ہم لکہینگے۔ انشاء اللہ تعالی۔

پارسی لوگ اس فعل سے بیباک وبہرہ مین جمشید سے قبل کا پتہ
بالکل نہین معلوم ہوتا لیکن جمشید کے زمانہ مین ایک عجیب وغریب
قربانی کا پتہ چلا ہی جسکو مفصل طور پر ہم مذکورہ بالا مضمون کے ساتھ بیان
کرین گے۔ لیکن جمشید کیوقت سے پارسیون مین قربانی اوسوقت تک
برابر ہوتی چلی آئی ہی جب تک کہ **زروشت** مقتدائے پارسیان نے
آتش پرستی کے مذہب کا رواج پایا۔

فرقہ ہنود مین تو بیشمار احکام اونکی مانی ہوئی آسمانی کتاب وید سے
ظاہر ہوتے ہین **یجروید** ادہیای ۱۹ منتر ۲۰ کے پدارتھ مین لکھا ہی کہ
اپنی بھلائی کی آرزو کرتے ہو تو جاندارون کا ہوم کرو اور جیسی فضیلت
اس رسم کی اونکے مذہب مین مانی گئی ہی شاید کسی دوسرے فرقہ مین ہو
یاگ اور **ہوم** دینداری کی بڑی جزو ہین۔

رگ وید ادہیای ۱۶۴ منتر ۳۵ مین اسطرح ہی
यज्ञो भुवनस्य नाभि

ترجمہ یگ دنیا کی نابہ (یعنی ناف) ہے۔

شتپتھ براہمنا کے صفحہ ۱۹۱ مین مرقوم ہے
यज्ञेनहि देवा दिवं गता
यज्ञेना सवन देयन द्विषन्तो मित्रा
भवान्तो यज्ञे सर्व सानोत्यितं नस्मा दगरज्ञ परमं
वहोंसा।

ترجمہ کسلئے کہ یگ سے دیوتا بہشت تک پہونچے یگ سے اونہون نے رکھشون کو نکالا - یگ سے بیری (دشمن) مِتری (دوست) ہوجاتے ہین - سب چیزین یگ مین شامل ہین - اسواسطے (دانا) یگ کو افضل چیز کہتے ہین -

تیتر ابرہمنا صفحہ ۲۰۲ مین لکھاہی यजा मानः पत्रार्यत्र मा

न मेव मंग लोक मम याती

ترجمہ قربانی کرنیوالا قربانی ہے - یہ قربانی کرنیوالے کو مبارک جگہ مین لیجاتی ہی -

اور شانڈا برہمن صفحہ ۵۵ مین ہے

हि अयो ग्राहि पमारग शाकल देव क यु मो सोउ

व यजन मा ही पितेको सोन सोइ व य जन मासि

मनुषा कृत सोन सीउ व य जन मसि यहि यावन

कस

ترجمہ اے قربانی کئے ہوے جانور کے عضو جو کہ اب آگ مین ڈالاجاتا تو پاپ کا ٹنیوالا ہے جو دیوتا نے کیا - تو پاپ کا مٹانیوالا ہے - جو پتہرون نے کیا - تو پاپ کا مٹانیوالا ہے جو منشون نے کیا - تو پاپ کا مٹانیوالا ہے - جو پاپ ہمنے دانستہ اور سہواً کئے - اوسکا تو مٹانیوالا ہے - یا پاپ کا - پاپ کا تو مٹانیوالا ہے -

مذکورہ بالا حوالجات کو رسالہ اصول تعلیم آریہ سماج لکچر نمبر ۱ مؤلفہ ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب بہادر مشنری چرچ مشن سوسائٹی امرتسر نے بھی بہت

مفصل اپنی تالیفات مذکورہ مین بیان کیا ہے۔

منوجی کی کتاب ۵ صفحہ ۳۹۴ مین لکھا ہے کہ برہماجی نے حیوانات کو قربانی کے لئے پیدا کیا ہے اسیواسطے انکو وید ریتی کی مطابق قتل کرنا دوش (گناہ) نہین ہو سکتا اور حیوانات چوپاے۔ درخت۔ کچھو۔ پرندے۔ جو قربانی کے صرف مین آتے ہین وہ بعدہ اچھی جنموں مین آتے ہین۔

اقسام طعام مین **منوجی** نے لکھا ہے کہ مدہوپر[1] کا کہانا ہی ہے جو کہ بادشاہون اور بزرگون کی شان کی لائق اور شایان ضیافت ہے

سداشیوجی کے تنترون مین لکھا ہے۔

मद्य मासं च मीनंच मुद्रा

मैथुन मेवच गरे ते पञ्च मकाराः स्यु मो क्ष दादि यो युग

ترجمہ شراب۔ گوشت۔ مچھلی۔ مدرا۔ عورت مرد کا جماع۔ یہ پانچون باتین یگ مین نجات دینے والی ہین۔

رگ وید اشٹک ۲ ادھیا ۳ ورگ ۹ منتر ۱۲ کی متعلق ایک اشلوک سطح پایا جاتا ہے

य न्नी क्षणं मांस्पचन्या उखाया या पात्राणि यूष्ण

आसेचनानि ऊष्मण्यापिधाना चरूणामङ्

काः सूनाः परिभू

षन्त्यश्वम् [illegible]

[1] یہ وہ کہانا ہے جو گوشت اور شہد سے بناتے ہین

ترجمہ بموجب بہاشا سور گیاس سوامی جی - جو ماتنس پکنے والی بلٹو ٹیون سے ہمیشہ دیکہہ بہال کو برتاؤ مین لاتے ہین - جو رس کے سیجن کرنیوالے برتنون کو گرمی پہونچانے والے سرپوشون کو کڑاہی وغیرہ کے لکشنون کو جانتے ہین وہ کہوڑے کو آراستہ کرتے ہین اور وہی ہر اک کام کی لائق ہوتے ہین -

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ رگوید کے زمانہ تصنیف مین گوشت کہایا جاتا تہا اور اس اشلوک مین گوشت پکانیوالون کو اور اونکی بلٹو ٹیون کو حفاظت سے رکہنے والون کو اور سرپوشون اور کڑاہی کے لکشن (ڈہنگ) جاننے والون کو خوش کردار اور اچہا انسان کہا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ گوشت کہانیکا حکم تہا -

۱- ترجمہ کی تشریح کرنیوالے نارائن کرشن اوپ پردہان آریہ سماج گجرانوالہ نے لفظ (دیکہہ بہال) کی تشریح اپنی ذاتی نفرت سے یون لکہی ہے کہ (بچنے کی احتیاط کو عمل مین لاتے ہین) یہ صریف افترا ہے - اصل اشلوک سے ایسا مدعا پیدا نہین ہوتا - شرح کی خبث باطنی نے اوسکو اصل مدعا ظاہر کرنیسے باز رکہا اور اپنے مطلب کی موافق ترجمہ کیا ہے جس سے گوشت پکانے کی بلٹو ٹیون سے بچنے کی احتیاط کا مدعی ہوا -

۲- اسپ ایک لفظ ہے جسکو بعض سنسکرت سے نکلی ہوئی زبانون (مثل گجراتی مرہٹی وغیرہ) مین اوس پانی کو بہی کہتے ہین جو گوشت کا شوربا یا ابلا ہوا پانی ہوتا ہے

جسکو مسلمانی زبان مین (یخنی) کہتے ہین۔ اسکو ذکر سے بہی گوشت کا کہانا پایا جاتا ہے اور اوس فعل کے اچہا ہونے مین کلام وید موافق ہے اسمین کچہ کلام نہین۔

اتہروید۔ کانڈ ۸ ادہیای ۳ منتر ۲۲

ये आमि मासमं पोरु ये पश्च ये क्रवि गर्भान खाद

न्ती केशवा स्ता नितो नाशयामसि ॥

अर्थववेद का०।८। अनु०।३। मं०२३॥

पृ२। ७२४॥

ترجمہ۔ جو کچہ مانس کہاتے ہین۔ اور جو پرش (انسان) کے بنائے ہوئے مانس کے کہانیوالے ہین۔ جو پرندون وغیرہ کے گریہ کو کہاتے ہین۔ ہے پرماتمن ہم اونکو معدوم کرنے والے ہون۔

اس منتر کے مضمون سے بہت صاف گوشت کہانی کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے اور بہت اچہا طریقہ بتایا گیا ہے۔ یعنی نہ کہانی کے اقسام لحم کو مستثنی کر دیا گیا ہے باقی کو کہانی کی قابل بیان کیا ہے۔ یعنی مثل پرندون کے کچا مانس (گوشت) نہ کہانا چاہئے اور انسان کا گوشت خواہ وہ بنایا ہو (یعنی مصالحہ وغیرہ سے لذیذ کرکے پختہ کیا ہوا ہو) تو بہی نہ کہانا چاہئے اور پرندہ وغیرہ (عام حیوانات) کے گریہ کو نہ کہانا چاہئے یعنی وہ بچہ جسکی ابہی حمل مین رہنے کی مدت پوری

نہوی ہو اور جانور ذبح کرنے کے بعد اوسکی شکم سے کم مدت کا نکلے اوسکو کہانا نہ چاہیے - یا وہ انڈے جنہیں پرندکی سینہ سے خون پڑہ گیا ہو جو کہ بہ کہنے کی قابل ہون نہ کہائی جائین - ناظرین کو ثابت ہوگا کہ کیسی خوبی سے گوشت کہانیکا لذیذ اور مفید طریقہ بنایا گیا ہے۔

مگر افسوس کہ نارائن کرشن نے جو اپنی ناسمجہی اور تعصب اور نفرت قلبی کے سبب چند اوراق فضول سیاہ کرکے اونکا نام انہسا پرچار رکہا ہے اوسکی صفحہ ۲۹ مین اسکی تشریح یون کی ہی - کہ **کچا مانس کہانیوالے** یعنی مانس کہانیوالے - **پرش کا بنایا ہوا مانس کہانیوالی** یعنی انسان کی ہاتہہ سے ترکیب اور ترتیب پایا ہوا مانس گویا کہ پکایا ہوا اور اگر یہ یعنی انڈی وغیرہ کہانیوالی ہون ہم اونکو مارنیوالی ہون۔

اس اشلوک کے ترجمہ مین صرف تین لفظ قابل غور ہین جو نارائن کرشن صاحب نے بہی اپنی تاویلات مین اختیار کئے ہین اور مین بہی اونہی کو اختیار کرتا ہون - یعنی **کچا مانس** اور **بنایا ہوا** اور گو ہم اب ہر شخص مصنف فیصلہ کرسکتا ہی کہ ہماری تعبیرات مذکورہ کس حد کو پہونچتی ہیں اور شخص معلوم کے خیالات کس پایہ کے ہین۔

اور اسیطرح منوسمرتی کے اشلوک نمبر ۳۱ سے گوشت کہانیکی اجازت مین لکہا ہی کہ **دیو پوجن** کرکے کہانا چاہیے۔

اوسی کتاب کے اشلوک نمبر ۴ اور نمبر ۱۴ اور نمبر ۲۴ مین قربانی کی خوبیان اور حیوانون کا قربانیون مین ہلاک کرنا حیوانون اور نیز اونکے واسطے بہتری کا واقعہ لکہا ہے۔

مؤلف تاریخ سراب لکہتا ہے کہ آریہ لوگ گای بیل۔ گہوڑے وغیرہ کی قربانی کرتے تہے۔ چنانچہ اسکی تصدیق مین وہ رگ وید سے ایک مضمون کا ترجمہ کرتا ہے کہ رگ وید مین اشومیدہ جگ کا حال یون لکہا ہے کہ گہوڑے کو نہلا کر اوسپر قیمتی ساز چڑہا کر اور اوسکے سامنے رنگ برنگ کے حیوانات کہڑے کرکے اوس سے اگنی کا طواف کرواتے اور اوسکو ستون سے باندہکر تبر سے کاٹ کر اوسکا گوشت سیخ پر کباب کرکے کہا جاتے اور بال کی گولی بناکر۔ اور رگ بید مین لکہا ہے کہ جب ہم بانجہ گای یا گابن گای یا سانڈون کو بل (یعنی قربانی) مین دیتے ہین تب ای اگنی تو پوری ہماری ہو جاتی ہے۔

یہود۔ اور نصارا۔ اور اہل اسلام تو ابتداء زمانہ سے اس مبارک اور مفید فعل کو کرتے چلے آتے ہین انکی تمام کتابین اس رواج ملت سے مملو ہین نظیر دینے کی کوی ضرورت نہین۔

مؤلف جہانتک تواریخ قدیمہ پر نظر کیجاتی ہے دنیا مین بے نہایت مذاہب پاے جاتے ہین۔ مذاہب کی تعداد غیر مہذب ملتونکے سامنے کم پائی جاتی ہے

کیونکہ ذی نہایت الیسی عقیدہ بہی دنیا مین نفس پرست انسانون نی جاری کئی
ہین - جو کبہی عقلاً او نقلاً درستی اخلاق کی باعث نہین ہوسکتی - او نہ اونین
ایسا ہونیکی قابلیت نظر آتی ہی - لیکن جہوٹی اور آزادی کی وجہ سے
نادان اور حریص انسان اونمین مبتلا ہوکر خود ہی گڈہے مین گرتے
رہی ہین اور دوسرونکو بہی روسیاہ بناتے رہی ہین - پہر بہی بہلائی کا وجود
صفحہ ہستی سی کبہی بالکل ناپید نہین ہوا ہی - ہمیشہ ایک سچا مذہب سلسلہ وار
جاری رہکر دنیا مین کہوٹے اور کہرے کی تمیز بتاتا رہا ہی اور ہر وقت مین
ایک مہذب ملت اپنا چہرہ روشن آفتاب کی طرح چمکاتی رہی ہی اور اسیطرح
آیندہ بہی انشاء اللہ تعالیٰ اوس سچائی پسند وحدہ لاشریک خدا کی
پاک او صاف نور کی روشنی بنی آدم کے دلون کو منور کرتی رہیگی۔
غرض اس بیان سی یہ ہی کہ قربانی کی رسم خواہ انسان کی ہو یا دوسرے
کسی حیوان کی زمانہ قدیم سے مہذب اور غیر مہذب مذاہب مین برابر مستعمل
ہوتی چلی آئی - مگر آجکل یورپ کی بعض بطئی الفہم اور غبی الدماغ اقوام نے
اس مذہبی اصول کی کنہ کو نہ پہونچکر اپنی خام خیالی سے قربانی کے
آئین کو وحشیانہ فعل ٹہراکر بند کردیا ہی لیکن جو اقوام اور اشخاص صرف
اونکی تقلید کو بغیر سوچے سمجہے بہتر سمجہکر اس قدیم اور کثیر المنفعت فعل کو حقارت
کی نظر سے دیکہتے ہین یہ اونکی بڑی نادانی ہی جیسا کہ فی زمانہ انگریزون کی

خیالات کی تقلید مین بعض اکابران قوم ہنود نے اس فعل کو بُرا اور وحشیانہ ٹھہرا کر ترک کر دیا ہے۔ اونکو چشم انصاف سے دیکہنا چاہیے اور غور کامل کے بعد اپنے ہی قلب مین محاکمہ کر کے فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ ہر بانی مذہب جو اصول اپنے مذہب کے جاری کرتا ہے۔ اگر وہ مذہب سچا ہے اور بانی ملت حقیقی راہبر ہے تو وہ اصول خالق عالم کی منشا سے ازروی الہام اور وحی کے اوس برگزیدہ بندہ کی قلب مین پیدا ہوتی ہین جنکو وہ بنی آدم کو تلقین کرتا ہے اور اون احکام کا نتیجہ ہمیشہ بالقوہ یا بالفعل بہتری پذیر ہوتا ہے۔
کچہہ یہ امر ضروری نہین کہ وہ تمام احکام اور اونکی انجام اور اونکی کنہ عام مخلوق کی سمجہ مین آسانی سے یا بغیر صفائی قلب کے آجائے کیونکہ ضروری بات ہے کہ عوام کے خیال سے بانی ملت کا خیال کہین اعلی اور دور پہونچنے والا ہے۔ اور اسی وجہ سے اوسکو حقیقی راہ کا ہادی مانا گیا ہے تو اوسکی وہ اصول ہماری ناقص فہم اور تاریک عقل مین نہ آسکنے کی وجہ سے لغو اور فضول کیسے سمجہی جاسکتی ہین۔ اگر ہم اوسکی مقرر کیے ہوے اصول کو بیکار ٹہرا سکتے ہین تو ضرور ہماری عقل پیشوای مذہب کی عقل سے زیادہ ہے۔ حالانکہ یہ خیال علی الاتفاق غلط ہے۔
جب عوام الناس کی عقول پیشوای دین کی عقل سے زیادہ نہین ہے تو پہر اس کوتاہ عقل کی کسی شایستہ اور حقیقی شریعت کے احکام اور

اصول پر حرف گیری ایسی ہی جیسے کوئی شخص آفتاب پر خاک ڈالنے
کی کوشش کرے۔ بہت سے ایسے حریص انسان جو دنیا مین
اپنی عقل اور دانائی کا نظیر نہین رکھتے تہے۔ اس ناپائدار
دنیا مین اپنی گمنام ہستی کا نام و نشان مثل آفتاب روشن
اور قایم رکہنے کی غرض سے بے نہایت کوششین کرگئے۔ مگر آخر کو
فنا کی آندہین اگر گہنا گئے۔ بہت سے اپنی بہادری پر پہولے ہوے
ہزارون سحر و جادو پر بہولے ہوے۔ کوئی نشۂ حسن پر مغرور کوئی
مال و دولت پر مسرور اپنی نفسانی خواہش کے سبب بانی مذہب
مشہور ہوے بعضون نے خدائی کے دعوی بہی چلائے مگر آخر
سب ناپید ہوگئے اور ہوجائینگے لیکن وہ سچا خدا اور اوسکا
پاک مذہب اسیطرح قایم رہیگا۔

یہ امر بہی تمام مذاہب مین مسلم ہے کہ قلب کی صفائی کے واسطے
دینی روشنی تمام دینی روشنیون سے افضل ہے۔

پہس جب زمانۂ حال کے ہندو دہرم عیسائیون کے مذہب کو اپنے
خیال کی موافق راہ راست سے ہٹا ہوا سمجھتے ہین اور اونکو دشٹ
اور ملیچہ (جو کہ ادنی اور حقیر درجہ کے لفظ ہین) بولتے ہین تو ضرور
عیسائیون کو بے عقل بہی ماننا پڑیگا۔ اور جب اونکا بے عقل

اور تاریک ذہن ہوگا ہنود کے قلبوں مین متمکن ہو لیا تو ظاہر ہی
کہ بے عقل انسان کی بات خطا سے خالی نہین تو پھر کسطرح اون
بے دینون اور تاریک عقول کے اشخاص کے اقوال کو بہتر سمجھ کر
اپنی تہذیب مین شامل کرتے جاتے ہین - اور اپنی قدیم اصول
مذہب سے مشکوک ہو کر متنفر ہوتے ہین - جبکہ یہ امر آفتاب کی
طرح روشن ہی کہ فی زمانہ دین مسیحی کے مقلد سالانہ جلسہ کرکے ہمیشہ
اپنی مذہبی کتاب کی ترمیم کرتے ہین (اسکی تصدیق مین چند جلد
بائیبل جو مختلف اوقات کی مطبوعہ ہون ملاحظہ کیجیے) اور وہ
خود اوس دین پر قایم ہی نہین ہین کیونکہ جب ترمیم ہوتی رہتی
ہے تو قیام کہان - پھر کسی شخص کا ایسے گروہ کی بات قبول کرکے
اپنی اصول دین سے دست کشی کرنا اور اونسے متنفر ہونا اس امر پر
دلالت کرتا ہے کہ شخص مذکور خود ہی اپنے دین کو برا سمجھتا ہے -
اب جو شخص جس مذہب مین ہو اور اوسی مذہب کی اصولونکو
جھوٹا اور قابل نفرین تصور کرتا ہو لیکن ابھی تک صاف طور پر
کسی دوسرے کا بھی مقلد نہو تو اوسکی حالت جیسی ہوگی وہ ناظرین
خود خیال کرسکتے ہین - اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ شَرِّ ھٰذَا
النَّاسِ وَالْوَاسِ الْخَنَّاسِ -

فی زمانہ ملک پنجاب مین تو تعلیم یافتہ ہنود مین ہی ایک آریہ خیال کے نادان انسان نے تعصب اور حسد کا چیلا بنکر بے ترتیبی کے ساتہ ایک کتاب ترتیب دی ہی جسکا نام اہنسا پرچار رکہا ہے حقیقت مین ایسے بیکار اجزا کو کتاب لکہنے سے لفظ کتاب بہی بدنام ہوتا ہی اوسمین اس امر پر بحث کی ہے کہ انسان کی قدرتی غذا گوشت ہی یا نہین اور قربانی مین جاندار کو مارنا اچہا ہی یا برا۔ اسی ضمن مین وید اور منوسمرتی وغیرہ مذہبی کتب ہنود کے وہ اشلوک بہی نقل کئی ہین جنہین گوشت کہانے کی خوبیان اور قربانی کے فوائد وغیرہ تحریر ہین۔ اسکے بعد اون اشلوکون پر یہ اعتراض کیا ہی کہ یہ اشلوک اصل کتب مین نہین ہین بلکہ گوشت خوار پنڈتون نے راجاؤن کی مصاحبت کے باعث اصل کتب مذہب مین خلط ملط کر دیے ہین۔ لیکن وہ خود کہتا ہے کہ اصل کتاب فی زمانہ موجود نہین ہین اسکے سوا کوئی دوسری دلیل ہی پیش نہین کرتا اون اشلوکون کی نسبت اوسکا دعوی ہے کہ نہ منوجی نے اپنی کتاب مین یہ اشلوک لکہے ہین نہ اصل وید مین ہین۔ اب اس بے دلیل کے مدعی کا دعوی کی جو وقعت ناظرین کے سامنے ہے ہم اوسکو اونہین کے انصاف پر چہوڑتے ہین حالانکہ کتب قدیمہ

ہنود کے کسی وقت مین معرض اتلاف مین نہین آئین بلکہ قدیم سے
اس وقت تک جیسی کہ تہین ویسی ہی موجود مین بعض ناواقف
ہنود نے بادشاہان اسلام پر الزام لگایا ہے کہ اونہون نے
ہنود کی مذہبی کتابین تلف کر ڈالین یہ الزام جہوٹا اور لغو ہے
کیونکہ قدیم سے اسوقت تک بہت سی راج گدیان ہنود کی ہندوستان
مین موجود ہین اونپر اہل اسلام نے صرف اسیقدر تصرف کیا ہے
کہ اونسے خراج لیا جاتا ہے باقی اندرونی اور ملکی حالت سے کوئی سروکار
نہین کیا پہر تلف ہونیکی وجہ کیا ہے اگر کتب خانہ غارت کئے ہوتے
تو اسوقت جو موجود ہین یہ کہان سے آئین۔؟ اور اگر مانا جاے
کہ گوشت خوار برہمنون نے اونہین خلط ملط کر دیا ہے تو جو کتابین
کہ اب موجود ہین اونہین کتابون پر عیسیٰؑ کے زمانہ سے قبل آجتک
عملدرآمد چلا آتا ہے کیا اس مدت مین جسقدر قوم ہنود مین
عالم فاضل برگزیدہ اشخاص گذرے ہین یہ سب جہوٹے۔ راستہ
سے پہرے ہوے اور دیانند سرستی جی نے اونہین کتابون سے
تعلیم پاکر سیدہا راستہ بتایا۔؟ دیانند جی نے اونہین کتابون
اور اونہین پنڈتون سے فیض پایا اور عقل سیکہی جنکو دیانند جی
کے پیرو اب گمراہ کہتے ہین جب یہ گمراہ تہے تو انکی تعلیم بہی گمراہی

خالی نہین - لہذا دیانندجی بہی گمراہ مانے جانے کی لائق ہین یہ امر ضرور ہے کہ آریہ قوم کے لوگ اوتار ہونے کے قائل نہین ہین پہر دیانندجی کسی کے اوتار ہو نہین سکتے - اوس فرقہ مین پیغمبری کا سلسلہ بہی مفقود ہے - تب کسطرح دیانندجی نے اس کہوٹے اور کہرے مضمون اور اشلوکون کی تمیز پای اس امر سے شک ہوتا ہے کہ ضرور وہ گمراہ تہے اور اونہون نے دہوکا کہایا اور مخلوق کو دہوکہ مین ڈال گئے صاحب عقل و خرد کو اونکی دہوکہ سی بچنا چاہی - راجہ بکرماجیت والی اجین اور بعدہ راجہ بہوج جیسے اشخاص گذری ہین کہ اگر انصاف کیاجای تو کہاجا سکتا ہی انکے مذہب اور علم سکے مگر انہین لوگون نے مضبوط کئے جنکی دربار مین نایاب عالم فاضل بڑی بڑی پنڈت دانا موجود تہی اور ہر وقت اونکو علم کے ترقی اور استواری کا خیال تہا کیا وہ سب لوگ گمراہ اور دیانندجی سے عقل مین کمتر تہے - ؟ یہ ہرگز قابل لحاظ نہین ہو سکتا - ظاہر ہے کہ دیانندجی مخلوق کو عقلاً اور نقلاً ایسی کج روی بتلا گئے ہین کہ امکے پیروون کو اب راہ راست کا ملنا معلوم - اور اللہ ہادی ہے -

گائے کی قربانی

عوام الناس (خواہ وہ کسی مذہب و ملت کے ہون) فی زمانہ
یہی خیال رکھتے ہین کہ گائے کی قربانی صرف مسلمان اپنی شقاوت
قلبی کی وجہ سے کرتے ہین مسلمانون کو بیرحم اور ناخدا ترس
حیوانون کا قاتل تصور کرتے ہین لیکن جس شخص نے ذرا بھی
کتب بینی کی ہے اور علم تواریخ کی سیر سے اپنے ناواقف دل کو
واقفکار بنایا ہے اوسکے دل مین یہ جھوٹا اور لغو خیال کبھی
متمکن نہین ہوسکتا۔ کسواسطے کہ دنیا مین شاید کوی قوم ایسی گذری
ہو جو علاوہ دیگر حیوانات کے گای کی قربانی سے بچی ہو۔
مین خیال کرتا ہون کہ کوئی مذہب اور کوئی قوم قدیم زمانہ مین
ایسی نہین گذری کہ جسنے گائے کی قربانی کو بہترین افعال سے
نہ تصور کیا ہو۔ اہل اسلام تو صرف اپنی غربت کی وجہ سے اس اعلیٰ
فعل کو گائے کی قربانی تک مخصوص کرتے ہین مگر دیگر اقوام علم
کی مذہب مین مذہبی مراتب کے لحاظ سے تمام قربانیون مین سے انسانی قربانی
اور گای کی قربانی افضل ہین باقی سب قربانیان انسے نیچی اور کم مرتبہ
رکھتی ہین تعصب ہر انسان کو اندھا بناتا ہی اور انصاف سے دور کرتا ہے

اگر کوئی شخص تعصب سے کنارہ کش ہوکر اور کتب قدیمہ کو نظر انصاف سے ملاحظہ کرکے اس امر مین غور کرے تو اوسکو مسلمانون سے اشد تر گائے کی قربانی کرنیوالی اقوام ہی ملینگی جنکی مقابلہ مین اہل اسلام گائے کی قربانیمین بہت کم ہین اب ہم واقفیت عامہ کی واسطے اپنی تہوڑی سی تحقیقات کا اظہار کرتے ہین۔

اہل مصر کے حالات تو ہم مفصل طور پر قربانی کے مضمون مین تحریر کر چکے ہین یہان دوبارہ اوسکا اعادہ کرنا طول فضول ہوگا۔ جنکو ملاحظہ کرنا ہو اوسکو غور سے ملاحظہ فرمائین۔

پارسی مجوسی فرقہ ایسا فرقہ ہے کہ اسمین بہت کم پتہ گائے کی قربانی کا دستیاب ہوتا ہے تاہم جمشید کے حالات مین غور کرنیسے معلوم ہوتا ہے کتاب صد در کا مصنف حالات جمشید ہی سے ناقل ہے کہ ایک روز ایک دیو جمشید کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ بہوکا ہون کچہ غذا مرحمت ہو جمشید نے ایک خادم کی ہمراہ اوسکو مطبخ شاہی مین پہونچوادیا مطبخ شاہی مین ہر روز بارہ ۱۲۰۰۰ ہزار انسان کے واسطے کہانا طیار ہوتا تھا اوس وقت سب موجود تہا وہ دیو اصرار کرتے کرتے تمام کہانا تہنا کہا گیا۔

مہتمم کو کمال تعجب ہوا لیکن چونکہ فرستادہ شاہ تہا خاموشی مین

مصلحت سمجھی۔ وہ دیو اوسی وقت پہر دربار مین حاضر ہوا بادشاہ
نے پہر حکم کیا کہ اسکو اور کہانا اسکی مرضی کی موافق دیا جاے
اس عرصہ مین موافق مضمون سکے دو بارہ بارہ ہزار آدمیون کا
کہانا طیار ہو چکا تہا الغرض وہ دیو بلا نوش پہر پہونچا اور پہر
تمام کہانا چٹ کر گیا کارپردازان باورچی خانہ شاہی سنے
اس تعجب خیز واقعہ کی بادشاہ کو فورًا اطلاع کی بادشاہ سخت
متعجب ہوا اور اپنی ظرف شاہی کی طرف خیال کرکے ٹال
گیا۔ اس عرصہ مین وہ دیو سہ بارہ دربار مین حاضر ہوا اور وہی
بہوک کی شکایت زبان پر لایا نیک مزاج بادشاہ نے نہایت
خائف ہوکر عبادت مین مشغول ہوکر بعد بندگی وجود اس
رمز کا انکشاف چاہا بارگاہ ایزدی سے اوسکو بشارت ہوئی کہ ایک
گاے سرخ رنگ کی ذبح کرکے اوسپر سرکہ اور لہسن ڈالکر
اوس دیو کے سامنے رکہہ۔ چنانچہ فورًا یہ عمل کیا گیا دیو مذکور ایک وہ
لقمہ کہا کر فرار ہو گیا اوسکی بعد جمشید کو معلوم ہوا کہ یہ ایک آفت ناگہانی
تہی اگر ایسا نہوتا تو تمام دنیا کی غذا کہا کر وہ انسانون کا بہی نوالا
کرتا۔ الغرض اس بلا سے نجات پانے کی خوشی مین جمشید نے اوس روز
عید مقرر کی جو آیندہ اوسی روز ہر سال ہوا کرتی تہی اس عید کو یارکی

لوگ گہنبار جمشیدی کہتے کرتے بعد جمشید و قبل از زمانہ زردشت[1] پیغمبر آتش پرستان اس مبارک عید او ربطریق مذکور گاے کو ذبح کرکے جنگل مین رکہدینے کی رسم بخوبی تمام جاری رہی البتہ زردشت نے گاے کے ذبح کرنے سے مخلوق کو منع کیا اور وہ عید آج تک قایم ہے بلکہ تمام عیدون[1] سے پارسیون مین یہی عید پانچ روز کی اور سب سے متبرک تصور کی جاتی ہے۔ اس مضمون سے قدیم پارسیون مین قربانی کی رسم کی خبر ملتی ہے۔

اہل یورپ اور یونان والے تو گاے کی قربانی قدیم سے کرتے چلے آتے ہین اور نہ اب اونکو اس سے کچھہ انکار ہے لہذا انکے حالات کی تصریح سے ناظرین کے لطف مین باعث تاخیر ہوگی۔ اہل چین کا حال تاریخ چین مصنفہ جیمس کارن مین اسطرح لکہا ہے کہ بادشاہ کی طرف سے ہر سال دو چین مین نیز حکیم کنفوشیوش (یا کیفوشش یا تفیوشیش) پر (جو کہ معلم اول اور صاحب عقل تام اوس ملک کے باشندونکے نزدیک مانا گیا ہے) سات ہزار گاے قربانی ہوتی ہین اور چالیس ہزار ریشمین تہان چڑہاے جاتے ہین اور بیشمار خیرات اوس حکیم موصوف کے نام سے کیجاتی ہے۔ اور یہ رسم اوس وقت سے قایم ہے جب سے کہ حکیم مذکور کا انتقال ہوا ہے

[1] مجوس یا پارسیون مین کئی عیدین مختلف ایام مین سالانہ ہوتی ہین۔

اس رسم کو بادشاہ وقت بہترین افعال مذاہب سے جان کر کرتا ہے
حکیم مذکور کے قبل ملک چین میں جہالت تھی اور اوس جہالت کا کوئی فعل
یا ترک بعض افعال قابل لحاظ نہین - عام لوگ قربانیان اسواسطے نہین
کرتے ہین کہ اونکے خیال کی موافق سوای بادشاہ کے امور ملت کا ادا کرنا
نادرست ہے صرف بادشاہ کی ذات اون سب امور ملت یعنی نماز روزہ
و عبادت وغیرہ وغیرہ ادا کرنے کی قابل ہے - اور اوسی کا فرض ہے -

فرقہ ہنود کے **وید** اور منو سمرتی اور دیگر کتب ملت سے علاوہ دیگر
قربانیون کے گاے کی قربانی زیادہ تر فضیلت رکھتی ہے چنانچہ جسقدر
تفصیل اور تشریح گاے کی قربانی کی اور بلکہ گاے کے ایک عضو کی خوبی
کے ساتھ فرقہ ہنود مین بیان کی گئی ہے کسی دوسری ملت مین نہین
کی گئی -

رگوید کا مضمون ایک مقام پر اگنی دیوتا کے بیان مین اسطرح ہے کہ جب ہم
بانجہ گاے یا گابھن گاے بل یعنی قربانی مین دیتے ہین تب ای
اگنی (آگ کا دیوتا) تو پوری ہماری ہو جاتی ہے -

یجروید کے شترا برہمنا مین بہت جگہ گلو میدہ یعنی گاے کی قربانی
کا صریح ذکر آیا ہے اور اوسکی بہت سی بھلائی اور خوبیان بیان کی ہین
یجروید - ادھیای ۴۷ - منتر ۲ صفحہ ۱۱ مین گاے کی قربانی کی جو فضیلت

لکھی اوسکو مطالعہ کنندگان وید کا دل خوب جانتا ہی خواہ ہٹ دہرمی
اونکی چشم و زبان کو سوزن تعصب سے بخیہ کرے مگر دل کی زبان تصدیق
تو بغیر اون کہی کہلوا سے رہ نہین سکتی -

تیتر ابرہمن -۳- صفحہ ۶۵۸ مین قربانیون کی تفصیل ایسی مفصل لکھی ہے
کہ جسکو دیکھکر ہر فرد بشر اس مبارک اور خیر الانجام فعل کو تسلیم کیے
بغیر رہ نہین سکتا - یعنی لکھا ہی کہ - بیل - گینڈ سانڈ - موٹی ٹانگون
والی گای - ایک چہپا گای کی - وہ گاے جسکا گربہ تازہ ہو - ایک
سانڈ - ایک سینگ کٹا بیل - ایک گای جو ایک مرتبہ کی حاملہ ہو -
بہورا بیل - چتکبرا بیل - دو رنگ کی گای - سرخ گای - سفید بانجہ گای
وغیرہ وغیرہ قابل قربانی بتای گئی ہین جو علاحدہ علاحدہ ہر اک دیوتا کی
واسطے مخصوص ہین - پہر دوسری مقام پر انہین میں ہر اک کی خوبیان بھی ظاہر کی گئین
منو کی کتاب صفحہ ۱۱۹ - ۱۲۰ مین قربانی کی حالات گئو سیدہ کی نام سی لکھی ہین
اور اونکو بہتر افعال سے مانا گیا ہے -

اتیکہنڈ - کہ مین گای اور گہوڑی کی قربانی کی صاف طور پر ہدایت لکھی ہے -
صاحب **صوت اللہ الجبار** اکابران ہنود مین سی **کپل** رکہہ کی لکھی
ہوئی عبارت کا ترجمہ اسطرح نقل کرتے ہین -
راجہ بہاگسی نی گای کی قربانی کی اور کپل رکہہ نی اوس قربانی اور [illegible]

تصدیق کی۔ اور کہا کہ بکری۔ گھوڑا۔ گائے۔ ہاتھی کشتہ یا ناکشتہ سب یگ کے عمل کے واسطے ہین۔

منو۔ ۵۔ صفحہ ۴۹۳ مین لکھا ہی عام دستور تہا کہ میزبان مہمان کی خاطر ایک گاے ذبح کرتا تہا۔ اسیوجہ سے سنسکرت زبان مین مہمان کا نام گنو گہنا رکہا گیا ہے۔ (از اصول تعلیم)

رگ وید اشٹکا ۴۔ ادہیای ۱۔ سوکت ۱۵ مین لکھا ہی کہ تین سو گائین قربانی کی گئین۔

رگ وید بہاگ ۲ صفحہ ۱۷ مین پہلس کے نذر کرنیکے باب مین ہدایت کی گئی ہے

منو سمرتی مین لکھا ہی کہ برہمن **کاشی** سے علم پڑہکر آوے تو اوسکے باپ کو چاہیے کہ گاے کو ذبح کرکے اوسکی گرم کہال پہ برہمن کا استقبال کرکے بٹہاے۔

پدم پران مین لکھا ہی کہ **کوشک** کے سات بیٹے تہے جو بوجہ قحط حیران ہوکر **گرگ** رشی کے پاس پہونچے۔ گرگ رشی نے اونپر ترس کہاکر اونکو گائین چرانے کی خدمت عطا کی چنانچہ اونہون نے چندمدت اوس خدمت پر اپنا معینہ فرض ادا کیا بالآخر ایک روز بہوک کی شدت سے ایک گاے ذبح کرکے کہا گئے۔ مگر اوس گاے کو پہلے **دیوون** اور **پتروں** کو قربانی چڑہا لیا تہا یہ روایت از مذکورہ بالا روایت مولوی عبید اللہ صاحب **تحفۃ الہند** نے بہی نقل کی ہی جو کہ پیدایشی ہندو دہرم تہے اور ہندو دہرم کے بڑے عالم شخص ہوے مگر جب تحصیل علوم ہندو سے فارغ ہوے تو اپنے قلب کی تسکین کے واسطے دیگر مذاہب کی کتب کی سیر مین مصروف ہوے اور آخر کو رہنماے حقیقی نے اونکو دین اسلام کی سیدہی سچی۔ اور صاف راہ دکہائی۔ اور اونہون نے مسلمان ہوکر

مذہب اسلام مین بہی بعد الفراغ تحصیل علوم اسلام مولوی کا خطاب پایا۔
اکل لحم کی بابت تو آریاؤنکی پیشوا پنڈت دیانند سرستی جی بہی ستیارتہ
پرکاش مین اسطرح لکہہ گئی ہین کہ مچہلی وغیرہ کا گوشت یگ مین
نجات دیتا ہی۔
منوسمرتی کے اشلوک ع۲۷ مین گوشت کہانی کا ذکر ہے۔ اور اشلوک ع۱۱
ع۱۲ ع۱۳ ع۱۴ ع۱۵ ع۱۶ ع۱۷ ع۱۸ ع۱۹ مین پرند اور چرند کے گوشت
کہانیکا ذکر ہے۔ اور اوسکی بہلائی بتائی گئی ہے۔ اور مخصوص ذاتون کے
ساتہ لکہا ہی اور ع۲۲ ع۲۳ ع۲۴ ع۲۵ ع۲۷ ع۲۸ ع۲۹ ع۳۰ ع۳۱
ع۳۲ ع۳۳ ع۳۴ ع۳۵ ع۳۶ ع۳۹ ع۴۰ ع۴۱ ع۴۲ ع۵۲ ع۵۳
ع۵۶ وغیرہ یہ سب اشلوک گوشت کہانیکے احکام اور خوبیون اور طریقون
اور جواز وغیرہ مین ہین واللہ ہادی۔

التماس

مولف اوراق ہذا ناظرین کی خدمت مین التماس کرتا ہی کہ بفضلہ تعالی
تاریخ الہند کی تیسری جلد مسمی الہنود اختتام کو پہونچی اس جلد کو التثلیث
جلد دوم الہند سے زیادہ تعلق ہی بلکہ اسکو التثلیث کا دوسرا حصہ تصور کرنا
چاہیے چونکہ احقر کو سفر رنگون درپیش تہا لہذا نہایت جلدی مین چند کاتبون کے
قلم سے لکہوا کر طبع کرایا گیا اور جلدی کی سبب طبع کی کاروائی پر بہی پوری نظر
نہو سکی ہے لہذا اس جلد کا اسلوبی کو نظر کرم سے قبول فرماوین انشاء اللہ تعالی
جلد چہارم نہایت عمدہ اور خوش اسلوب طیار ہو کر جلد آپکی نظر سے گذرے گی

اور اسکی بد اسلوبی کی تلافی اوسمین کیجائیگی ملک مین علم کے ناقدری کا حال اظہر من الشمس ہی اسی ناقدردانی کیوجہ سی الہند کا حصہ اول شایع ہوتا موقوف ہوا اور یہی کم توجہی اسکے اختتام کی تاخیر کا باعث ہو رہی ہے ہر معین قدردان تاریخ ہذا صرف ایک ایک خریدار اپنی احباب مین سی مرحمت فرمائین تو ادنی بات ہے کہ کمترین کے ہمت کو دوچند قوت پیدا ہوجاے اور جن اصحاب نے ان تاخیر اوراق کو اپنا عزیز وقت صرف کرکے فرمایا ہے مین اونکا صرف اس کتاب کے ایکبار دیکھہ لینے کا ہی شکریہ ادا کرتا ہون۔ انشاء اللہ تعالے جلد چہارم مین اقوام یہود اور نصارا کی تمام فرقہ اور مذہبی شاخین اور سب کے اصول اور مذہب نیچر اور تثلیث کے بعض دیگر فرقون کے حالات نہایت شرح وبسط کے ساتہ بیان ہونگے اور بعدہ جلد پنجم الاسلام کے نام سے مرتب ہو کر ایسے تئے اور عمدہ اور مستند مضامین سے پر ہو کر آپکی خدمت مین پہونچے کہ جسکی نظیر مین کوی دوسری کتاب اردو فارسی وغیرہ زبانون مین نہوگی۔ اوسکے بعد جلد ششم سے جلد دوازدہم تک راجگان ہندوستان کی ہر اک قدیم راج گدیون کے سلسلہ معہ نہایت عمدہ مضامین کے آراستہ ہو کر آپکی خدمت مین پہونچین گے لیکن ہمیشہ ہمیشہ آپکی عنایتون اور مہربانیون کی نظر کا اسطرف مبذول رہنا ضروری ہی۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان

قطعہ تاریخ طبع الہنود از مشفقی مکرمی جناب حاجی سید تجمل حسین صاحب تجمل جلالپوری محرر دفتر مطبع فتح الکریم بمبئی۔

بحسن کوشش و تالیف نادر ۔۔۔ جناب میرزا افسون والا

شہید و کامل و بیمثل و بے ند ۔۔۔ وحید العصر علم و فن ہین یکتا

چھپی الہند کی جب جلد ثالث ۔۔۔ رکھا نام الہنود اوسکا دلارا

تجمل نے لکھا یہ مصرعۂ سال ۔۔۔ چھپی یہ بے بدل تاریخ زیبا

۱۳۱۴ھ

تمت بالخیر